تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ شصت و نہم (٦٩)

قادیانی مشن اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۵ء تا ۱۹۴۷ء (۲۸)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ شصت ونہم (٦٩) قادیانی مشن اخبار اہل حدیث ۱۹۴۵ءتا ۱۹۴۷ء (۲۸)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال اشاعت	۲۰۲۰ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

فاتحۃ الکتاب	۹
اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۵ء سے	۱۱
مصلح موعود کون ہے	۱۱
عقاید مرزائیہ	۱۲
مرزا کے گول مول الہامات	۱۴
خلیفہ قادیان کی بلند پروازی	۱۵
آخری فیصلہ کا اثر قادیانی جماعت پر	۱۸
مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا قادیانی	۲۰
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔۱	۲۲
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۲	۲۳
کیا اب بھی مسلمان پوچھیں گے قادیانی مسلمان ہیں؟	۲۵
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔۳	۲۹
مرزائی اور بہائی	۳۱
مرزا کی تکذیب کی آواز: قادیان سے	۳۴
قادیان سے چورن کا اشتہار	۳۵
قادیانی تحریک کی بنا	۳۶
قادیانی مصلح موعود کی تکذیب	۳۸
بہائی دعوی	۴۰
مسٹر چرچل اور مرزا محمود: خاتمہ جنگ کے متعلق	۴۳
خلیفہ قادیانی کی دعا متعلق جنگ عظیم	۴۵
گورنمنٹ برطانیہ کو جنگی مصائب کیوں پیش آئے	۴۷
خاتمہ جنگ سے متعلق خلیفہ قادیان کی پیش گوئی	۴۹
باپ بیٹا دونوں ابراہیم	۵۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود کے ابراہیمی دعوی پر پیغام کا اظہار غضب	۵۴
قادیان میں طاعون	۵۶
قادیانی کی شان میں ایک عرب کا قصیدہ	۵۷
مرزا صاحب کی صداقت کا نشان	۵۸
ما انا علیه و اصحابی: کون مراد ہیں	۶۰
یورپ کی جنگ میں قادیانی کی تکذیب	۶۲
انگلستان میں تبدیل وزارت اور مرزا محمود کی کرامت	۶۵
بہاء اللہ موعود کل ہے؟۔ا	۶۶
ناجی فرقہ کون ہے	۶۹
شیخ بہاء اللہ موعود کل ہے؟ ۲	۷۱
خلیفہ قادیان، مسٹر ماریسن اور محمد علی لاہوری	۷۳
محمد علی لاہوری اور خلیفہ قادیان کا مباحثہ	۷۹
قادیانی خلیفہ کی کرامت بلکہ معجزہ	۸۰
قادیان میں الہام بافی	۸۱
ناجی فرقہ کون ہے	۸۲
جاپان کی شکست قادیان کی شکست کے ہم معنی ہے	۸۴
جاپانی شکست قادیانی تکذیب کی صریح دلیل ہے	۸۷
مولوی اللہ دتا جالندھری کے خط کا جواب	۸۸
جماعت احمدیہ کو انعامی چیلنج	۸۹
کسر صلیب اور مسیح موعود	۹۰
جھوٹ کی تائید بھی جھوٹ ہے	۹۲
عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے نام کھلا خط	۹۴
قادیان میں الہام بافی	۹۵
قادیانی کی ملہمیت اور مسیحیت کا ثبوت	۹۷
مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی	۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی تردید پر قادیان سے آواز	۱۰۳
قادیانی تفسیر نویسی	۱۰۴
جاپان پر مشنریوں کا حملہ: مرزا کے دعوی کا ابطال	۱۰۶
مرزا قادیانی اور اس کی براہین احمدیہ	۱۰۹
قادیانی تفسیر نویسی کا ڈھونگ	۱۱۱
ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۶ء سے	**۱۱۳**
مرزا قادیانی اور یاجوج ماجوج برطانی	۱۱۳
مرزا قادیانی اور مولوی سعد اللہ لدھیانوی	۱۱۴
سیٹھ عبداللہ الہ دین کی دعوت منظور	۱۱۶
بندہ نے سالانہ جلسہ قادیان پر کیا دیکھا	۱۱۸
مرزا کے خلاف آواز، قادیان سے	۱۲۱
عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کو جواب الجواب	۱۲۳
قادیانی مسیح کے آنے سے کیا فائدہ ہوا؟	۱۲۶
مرزا قادیانی اپنے مشن میں قطعاً ناکام رہے	۱۲۸
مباحثہ شملہ کے متعلق قادیانی غلط بیانی	۱۲۹
سوادِ اعظم اور مرزا اعظم	۱۳۰
مسلم لیگ اور قادیانی جماعت	۱۳۲
قادیانی انعاموں کی حقیقت	۱۳۴
مرزا قادیانی اور مولوی داؤد غزنوی	۱۳۶
قادیانی کذب بیانی	۱۳۶
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود	۱۳۸
اقوال مرزا کا حافظ کون ہے؟	۱۳۹
قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں۔ا	۱۴۱
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۱۴۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۲	۱۴۵
قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۳	۱۴۸
قادیانی مسیح موعود کی تکذیب پر قادیان سے آواز	۱۵۱
ثناء اللہ کی وجہ سے تین نشان کذب مرزا پر	۱۵۲
سمندر میں خوفناک طوفان: قادیان خبردار	۱۵۳
لمبی عمر پانے والا کون	۱۵۴
قادیانی مسیح اور اس کا صاحبزادہ خلیفہ قادیان	۱۵۵
امن کا شہزادہ آیا اور دنیا کو بے امنی میں چھوڑ گیا	۱۵۸
مرزا کا آخری فیصلہ مباہلہ نہیں تھا	۱۵۹
نزول مسیح کی حدیث اور قادیانی دست تصرف	۱۶۱
قادیانیوں کی دوربینی	۱۶۲
قادیانی مسیح کا ذکر قرآن مجید میں	۱۶۵
ہندوؤں کے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی	۱۶۸
خلیفہ قادیان کے خواب	۱۷۱
قادیان میں ایک نبوت کی بنیاد	۱۷۴
قادیانی غلط بیانی	۱۷۵
قادیانی مسیح سچا یا خلیفہ قادیان سچا	۱۷۸
آریہ اور مرزائیہ	۱۷۸
قادیانی مسیح کے برخلاف قادیان سے آواز	۱۷۹
مباحثہ منظور ہے	۱۸۲
اخلاق مرزا	۱۸۳
وید، مرزا، اور آریہ	۱۸۴
براہین احمدیہ کی ابتدا اور انتہا بحکم خدا ہے؟	۱۸۶
مرزا صاحب کا ایک مکتوب	۱۸۸
خلیفہ قادیان اور نیکی کا معیار	۱۸۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افریقہ میں اشاعت احمدیت	۱۹۱
قادیانی علم کلام	۱۹۲
قادیانی لاہوری اور امرتسری التثلیث حق	۱۹۴
قادیانی علماء سے ایک سوال	۱۹۶
مرزا صاحب اور فلسفہ	۱۹۷
ابو الکلام اور مرزا	۱۹۹
قادیان میں اونٹوں کی مانگ	۱۹۹
قادیانی اور آتھم کا مناظرہ ۱۸۹۳ء	۲۰۱
معیار صداقت اور مامورین	۲۰۵
قادیانی مسیح کا عمل	۲۰۷
مکالمہ احمدیہ	۲۰۹
مکالمہ احمدیہ بابت مباحثہ باہمی	۲۱۱
مسلمان ترقی کیوں کر کر سکتے ہیں	۲۱۳
احمدی مبلغ یاجوج ماجوج کی حمایت میں	۲۱۴
اللہ تعالی کے نشانات مرزا کے حق میں	۲۱۵
قادیانی حدیث دانی۔۱	۲۱۷
دنیا کو فتح کرنا قادیانیوں کا نصب العین ہے	۲۲۰
قادیانی حدیث دانی۔۲	۲۲۱
قادیانی حدیث دانی۔۳	۲۲۳
خلیفہ قادیان کا خواب غلط ہوا	۲۲۶
قادیان اور لاہور میں حلفیہ فیصلہ	۲۲۸
آخر وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا	۲۳۰
جلسہ سالانہ میں خلیفہ قادیان کی تقریر	۲۳۱
خلیفہ قادیان کی جلسہ میں آمد	۲۳۳
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مخالفہ	۲۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور لاہوریوں میں مباحثہ اور مباہلہ	۲۴۳
کیا یہ مطالبہ حلف ہے یا پانی بلونا	۲۵۰
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱	۲۵۱
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۲	۲۵۳
خلیفہ قادیان سے ایک سوال	۲۵۶
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۳	۲۵۶
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۴	۲۶۰
مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری	۲۶۳
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۵	۲۶۴
بہائی اور مرزائی۔۱	۲۶۷
قادیانی مشن کی ابتداء اور انتہاء۔۶	۲۷۰
بہائی اور مرزائی۔۲	۲۷۴
قادیانی مجدد کے دلائل صدق یا کذب	۲۷۶
ولایتی مرزائی کا چیلنج منظور	۲۷۸
بہائی اور مرزائی۔۳	۲۷۹
مرزا صاحب کا ارشاد دعا کے متعلق	۲۸۱
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۷	۲۸۳
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۸	۲۸۶
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۹	۲۸۸
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱۰	۲۹۰
عیسائی اور مرزائی مناظرہ	۲۹۲
امیر جماعت احمدی لاہوری متوجہ ہوں	۲۹۳
علماء ربانی اور مرزا صاحب قادیانی	۲۹۴
مذہب کی اشاعت	۲۹۶
پیغام صلح کو جواب	۲۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد انہتر (۶۹) (اور قادیانی مشن کی جلد ۲۸) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۴۵ء۔ ۱۹۴۶ء۔ اور ۱۹۴۷ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا، حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ، ڈاکٹر محمد حسن سیالکوٹی، منشی محمد عبداللہ معمار، جناب شفا مبارک پوری اعظمی، مولانا محمد رفیق خطیب جنڈیالہ گورو، ماسٹر محمد خان سیف منڈی بہاء الدین، مولانا محمد عبداللہ ثانی امرتسری، حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری مقام بدوملہی، حکیم غلام قادر آف مخدوم پور، مولوی محمد صدیق مدرسہ دارالحدیث لدھیانہ، مولانا رضاء اللہ ثنائی وغیرھم کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔ نیز لاہوری احمدیوں کے پیغام صلح سے کی چند تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

(مولانا محمد رفیق تقسیم ہند کے بعد پسرور میں آباد ہوئے، رانا محمد رفیق خان پسروری کے نام سے رد قادیانیت کے معروف مصنف ومناظر کے طور پر سامنے آئے۔ رانا محمد شفیق خان پسروری اڈیشنل جنرل سکرٹری مرکزی جمیعت اہل حدیث پاکستان آپ کے صاحبزادہ گرامی قدر ہیں۔)

نومبر ۱۹۰۳ء میں اخبار اہل حدیث امرتسر جاری ہوا، اور اگست ۱۹۴۷ء میں بند ہوا۔ اس اخبار کے صفحات پر ردّ قادیانیت میں شائع ہونے والی جو تحریریں مجھے ملی ہے انہیں تحریک ختم نبوت کے سلسلہ کتب کے ذریعہ اہل علم کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ کچھ تحریریں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہونے کے باوجود آپ کو یہاں دکھائی نہیں دیں گی کیونکہ (۱) یا وہ شمارہ نہیں ملا جس میں وہ تحریر موجود ہے (۲) یا شمارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو مل گیا ہے، لیکن اس تحریر والے صفحات کسی صاحب ذوق نے نکال لئے ہوئے ہیں (۳) یا موجود شمارے میں ردقادیانیت والے مضمون کا معتدبہ حصہ کاغذ کے خستہ یا کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکا ہے۔ بنابریں درخواست کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو ایسا شمارہ ہاتھ لگ جائے جس کا مضمون متعلقہ قادیانیت ہمارے سلسلہ کتب میں نہ ہو، تو اس شمارے کی طرف رہنمائی فرما دی جائے تا کہ کسی مناسب موقع پر تلافی مافات کی صورت بن جائے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کیلئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی۔ **محمد بہاء الدین** ۔ ۸۔اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۵ء سے

مصلح موعود کون ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں کے موقع پر اہل حدیث کے شعبہ اشاعت فنڈ سے اشتہار نکلا کرتا ہے جو قادیانیوں اور لاہوریوں کے جلسوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔امسال جو اشتہار شائع ہوا، وہ درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ سے ایک فیصلہ کن سوال بتقریب جلسہ ہائے سالانہ

اس سال جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کا سوال بہت زیر بحث رہا ہے، اس لئے میں بھی جماعت احمدیہ سے اسی پر ایک سوال کرتا ہوں جو فیصلہ کن ہے جناب مرزا صاحب متوفی نے مصلح موعود کی بابت جو لکھا ہے وہ یہ ہے: میرے تین لڑکے اس وقت موجود ہیں محمود بشیر اور شریف۔ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) ان تینوں کے بعد ہوگا۔(ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ ص۱۴۔۱۵)۔سوال: صرف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے جلسوں میں بتائے کہ وہ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) کون ہے اس کا نام کیا ہے، وہ کہاں رہتا ہے۔تاکہ یہ فیصلہ ہوسکے کہ پیش گوئی سچی ہے یا جھوٹی۔اور خلیفہ قادیان کا دعوی مصلح موعود ہونے کے متعلق صحیح ہے یا غلط؟ میرے اس سوال کے مخاطب قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتیں ہیں۔

اطلاع: دفتر اہل حدیث سے ایک مختصر سا رسالہ مصلح موعود شائع ہو چکا ہے جسکے مجیب کیلئے ایک روپئہ انعام تجویز کیا گیا ہے اعیان احمدیہ اگر چاہیں تو ہمت کر کے انعام بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر سکتے ہیں خاموش رہنے سے یہ سوال ٹل نہیں جائے بلکہ ہمیشہ کیلئے بحال رہیگا۔

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

المشتہر۔ رضاء اللہ مینجر دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: افسوس کی بات ہے کہ ایسے آسان سوال کا جواب نہ قادیانیوں نے دیا، نہ لاہوریوں نے۔ لطف یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں سے بہت بڑے بڑے انعامات تقسیم کرنے والے سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی بھی ایسے خاموش رہے گویا انہوں نے سنا ہی نہیں۔ اب ہم ان کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ وہ دوسروں کو انعام دینے کی بجائے خود انعام حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ آخر دقت ہی کیا ہے۔ مرزا صاحب کے اتباع اس آسان سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ہمارا سوال بالکل مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ وہ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) کون سا ہے اسکا نام بتاؤ اور شرط مذکورہ اس پر صادق کر کے دکھاؤ ورنہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱ ص ۴،۵)

عقاید مرزائیہ

جناب ماسٹر محمد خان سیف منڈی بہاء الدین سے لکھتے ہیں:

برادران ملت! راقم التحریر آج کی صحبت میں امت مرزائیہ کے چند عقاید بیان کرتا ہے

۱۔ میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۶۳) ۲۔ خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے۔ (انجام آتھم۔ ص ۵۵) ۳۔ میں خدا کے نزدیک اس کی اولاد کے رتبہ میں ہوں۔ (اربعین وغیرہ)

۴۔ میرے تمام دشمن سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر۔ (نجم الہدی ص ۱۷)

۵۔ مجھے مردوں کو زندہ کرنے اور زندوں کو مارنے کی قدرت دی گئی ہے (خطبہ الہامیہ)

۶، میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہوتی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔مرزا دنیا کا باوا آدم ہے۔ (الفضل ۱۴۔فروری ۱۸۴۴ء) (گویا حضرت آدم کا درجہ معمولی ہے)

۸۔مرزا کی ذہنی ترقی آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھی (ریو یو قادیان بابت جون ۱۹۲۹ء قول محمود)

۹۔مرزا کی اولاد میں انبیاء پیدا ہوں گے۔ (الفضل خاتم النبیین نمبر۔ص ۱۰۸)

۱۰۔مجھ کو خدا نے وہ معرفت ونور دیا جو تمام جہان میں کسی کو نہیں دیا۔ (خطبہ الہامیہ)

۱۱۔آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات تھے (چشمہ مسیحی۔ص ۱۲) مگر میرے دس لاکھ معجزات ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین)۔۱۲۔میں مسیح موعود ہوں نبی اللہ، رسول اللہ ہوں (حقیقۃ الوحی وغیرہ) (کیا لاہوری جماعت کے لئے نبی اور رسول نہ تھے۔سیف)

۱۳۔میرے آنے سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے۔ (خطبہ الہامیہ)

۱۴۔میں خواب میں اللہ ہو گیا اور میں نے یقین کرلیا کہ واقعی میں اللہ ہوں (انجام آتھم)

۱۵۔غیر احمدی سب ہمارے دشمن ہیں۔ (الفضل ۲۵۔اپریل ۱۹۳۱ء)

مسلمانو! سوچو اور بتاؤ ہم مرزائیوں کے نزدیک کیا درجہ رکھتے ہیں۔کیا اب بھی مرزائیوں کو مسلمان سمجھو گے۔

۱۶۔مرزا کے اتباع میں اولوالعزم نبی پیدا ہوں گے۔ (الفضل خاتم النبیین نمبر ص ۲۸)

۱۷۔ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔خدا نے قادیان کو اس کام (حج) کیلئے مقرر کیا ہے اب حج کا مقام قادیان ہے۔ (برکات خلافت)

۱۸، یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (ڈائری خلیفہ قادیان)

جہاد اسلامی کے متعلق مرزا صاحب فرماتے ہیں شعر ملاحظہ ہو

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

۱۹۔غیر احمدی (مسلمانوں) کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ (انوار خلافت۔ص ۹۸۳)

۲۰۔غیر احمدی (مسلمان) معصوم بچے کا جنازہ بھی پڑھنا جائز نہیں۔ (ایضاً)

۲۱۔مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ حوض کوثر مجھے ملا ہے۔الفاظ یہ ہیں۔ انا اعطیناك الكوثر (انجام آتھم۔ص ۵۸)۔۲۲۔سب مسلمانوں نے مجھے مان لیا مگر بدکار اور فاحشہ عورتوں کی اولاد نے نہیں مانا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔
مسلمانو! امت مرزائیہ کا ایک اور عقیدہ سینہ تھام کر سنئے

۲۴۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔ اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو صرف مسیح موعود (مرزا) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا ظہور تمدن کے نقص کے باعث نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان جون ۱۹۲۹ء)

ناظرین! کس دیدہ دلیری سے سردار دوجہان رئیس الانبیاء کی شان گرامی میں گستاخی سے کام لیا گیا ہے اعاذنا اللہ منہ۔ بھائیو! آپ نے امت مرزائیہ کے عقاید ملاحظہ فرما لئے۔ دعا ہے کہ اللہ میاں ہر مسلمان کو ان سے محفوظ و مصئون رکھے، اور شریعت محمدیہ پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲ ص ۳۔۴)

مرزا کے گول مول الہامات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مداح ہیں کہ آپ ایسی گول مول بات کیا کرتے تھے جس کے کئی پہلو ہوا کرتے تھے۔ مثلاً فرمادیا کہ دو بکریاں ذبح ہوں گی۔
اس الہام کو کبھی کہیں لگا دیا اور کبھی کہیں۔

انہی میں ایک پیش گوئی یہ بھی ہے کہ میری چار دیواری میں رہنے والے طاعون سے نہیں مریں گے (انّی احافظ کل من فی الدّار)۔

اس میں دو قسم کی وسعتیں ہیں۔ چار دیواری کے معنی کیا ہیں۔ اس سے چونے اور اینٹوں کی دیوار مراد نہیں، بلکہ ارادت اور عقیدت کی دیوار مراد ہے۔ (کشتی نوح از مرزا قادیانی)

دوسرے قادیان میں جو کوئی رہتا ہو وہ مرزا قادیانی کی چاردیواری ہی میں رہتا ہے۔

پیغام صلح لاہور مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۴۴ء دوسری وسعت کو تو قبول کر لیتا ہے مگر پہلی وسعت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بہت سے مرید بیرون قادیان طاعون سے مر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں اور بہت سے قادیان میں بھی مرے ہیں اس لئے یہ پیش گوئی بھی اپنے معنی میں بالکل غلط ثابت ہوئی ہے۔اسی پر ہی کیا موقوف ہے مرزا صاحب قادیانی کی کل پیش گوئیاں ایسی ہی ہیں لیکن اس پر یہ کہنا صحیح ہے

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

اس کی مفصل تشریح ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۴ صفر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان کی بلند پروازی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ماضی میں ایک صاحب، شیخ چلی ہوئے ہیں۔جو اپنی بلند پروازی میں بہت مشہور تھے۔ بڑے بڑے بلند حوصلے رکھتے تھے۔ بڑی بڑی سکیمیں سوچتے تھے۔اسلئے بڑے نام آور اور ضرب المثل تھے۔لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے تھے۔ جہاں کہیں کسی شخص نے بلند خیال سوچا، بس لوگوں نے کہہ دیا حضرت شیخ چلی کی بڑ ہے۔

دراصل انسان میں بلند خیالی کا وصف قابل تعریف ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) میں یہ وصف کمال درجہ تک پایا جاتا ہے جو دراصل ان کو باپ سے وراثت میں ملا ہے آج ہم خلیفہ صاحب کی بلند خیالی کی ایک مثال ناظرین تک پہنچاتے ہیں تا کہ جو لطف ہم نے ان کی سکیم سے حاصل کیا ہے، اسے ناظرین بھی حاصل کریں۔

آپ نے عراق عرب میں احمدیت کی اشاعت کا مضمون سوچا ہے جس کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے جسے پڑھ کر ہمیں خیال گذرا کہ حضرت شیخ چلی گو مر گئے ہیں مگر بلند خیالی کا وصف ابھی دنیا میں موجود ہے۔خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

ہماری طرف سے اس وقت تک شام، فلسطین اور مصر میں تو تبلیغ جاری ہے لیکن میں سوچ رہا تھا عراق میں ابھی تک ہماری طرف سے تبلیغ نہیں شروع کی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کا ایک الہام ہے کہ یدعون لك ابدال الشام۔ (تذکرہ۔ص ۱۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی شام کی طرف ہماری جماعت کی ترقی کی صورت پیدا کرنے والا ہے۔لیکن آج مجھے یہ خیال آیا کہ عراق کا بھی حضرت مرزا صاحب کے الہام میں ذکر آتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک الہامی نام عبدالقادر رکھا ہے۔ (تذکرہ۔ص۹۱، ۵۰۷، ۶۵۷)

اور سید عبدالقادر صاحب جیلانی بغداد میں رہتے تھے۔

گویا شام کے متعلق یہ الہام ہے کہ یدعون لك ابدال الشام شام کے ابدال تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں تو عراق کے متعلق یہ الہام ہے کہ تم ابدال العراق میں سے ہو یعنی جو کام عبدالقادر جیلانی نے کیا تھا وہی کام اس علاقہ میں ہم تم سے لیں گے (مدیر اہل حدیث حاشیہ میں لکھتے ہیں :اسی لئے حیدرآباد کے مرزائیوں کی طرف سے ایک نظم چھپی تھی جس میں مرزا صاحب قادیانی اور شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقابلہ اس طرح دکھایا تھا

سرمہء چشم بناتے تیری خاک پا کو۔غوث اعظم شاہ جیلانی رسول قدنی) کیونکہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی ساری دنیا کے لئے نہیں بلکہ ایک مخصوص علاقہ کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے تھے اس طرح اللہ تعالی نے آپ کو عبدالقادر قرار دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرمادیا کہ جیسے عبدالقادر صاحب عراق کے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوئے تھے ویسے ہی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ عراق کے لوگ احمدیت کو قبول کریں گے۔

پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہندوستان میں پیدا کیا ہے اور ہندوستان میں جہاں مغلوں کی جسمانی حکومت رہ چکی ہے اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ پھر ایک روحانی حکومت مغلوں کی قائم کردی ہے۔ دنیوی بادشاہ جب دین سے غافل ہوجاتے ہیں تو کئی قسم کے مظالم پر اتر آتے ہیں، لیکن مغلوں کو یہ ایک بہت بڑی خوبی نصیب رہی ہے کہ انہوں نے فاتح ہوکر بڑی جلدی اسلام قبول کرلیا اور اس کی اشاعت میں مشغول ہوگئے۔ جب کسی قسم میں کوئی نیکی ہوتی ہے تو اللہ تعالی کسی نہ کسی رنگ میں اسے بدلہ دے دیتا ہے....

شاید انکی اس نیکی کی وجہ سے ہی اللہ تعالی نے اس زمانہ میں اپنا مامور مغلوں میں سے بھیجا ہے (خود مرزا صاحب قادیانی اپنے مغل ہونے سے انکاری ہیں۔قادیانی ممبرو! بتاؤ باپ سچا ہے یا بیٹا احدھما کاذب۔اڈیٹر اہل حدیث) اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ مغلوں کا پہلا خروج بغداد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ہوا جس کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ پس جیسے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ لکھا ہے کہ پہلا آدم آیا اور اسے جنت سے نکالا گیا مگر یہ دوسرا آدم اسلئے آیا ہے تا کہ شیطان کو جنت سے نکال دے (مرزا صاحب تو لکھ چکے ہیں کہ میں شیطان کو مارڈالنے کیلئے آیا ہوں خلیفہ صاحب لکھتے ہیں جنت سے شیطان کو نکالنے کیلئے آئے ہیں دونوں میں سے کون سچا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور خود اس میں داخل ہو جائے پہلا مسیح آیا اور اسے دشمنوں نے صلیب پر لٹکا دیا لیکن یہ دوسرا مسیح اس لئے آیا ہے تا کہ صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے (عیسائیوں کی مردم شماری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صلیب دن بدن ترقی پذیر ہے۔ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں عیسائیوں کی آبادی پانچ لاکھ تھی آج نصف کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ کیا صلیب توڑنا اسی کو کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) پہلا یوسف آیا اور اسے لوگوں نے زندان میں ڈالا لیکن یہ دوسرا یوسف اسلئے آیا ہے کہ لوگوں کو کاندان (غالباً یہ لفظ غلط چھپا ہے صحیح زندان ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) میں سے نکالے۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں مغلوں کو (گو وہ مسلمان نہیں تھے) اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مامور کیا کہ وہ سزا کے طور پر بغداد میں داخل ہوں مگر اس زمانہ میں مغلوں کیلئے خدا نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ انعام کے طور پر بغداد میں داخل ہوں اور اسکے لئے ایک نئی زندگی کا موجب ہوں۔ ان دونوں نسبتوں سے میں نے یہ سمجھا کہ عراق بھی خدائی سکیم سے باہر نہیں بلکہ اس میں شامل ہے اگر ہمیں شام کے متعلق بعض الہامات نظر آتے ہیں تو عراق کے متعلق بھی ایسے الہامات پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کا وہاں پھیلنا مقدر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب پر غلبہ حاصل کرنے کی پہلی سیڑھی عراق ہے اور ضروری ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے اگر عراق میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے تو بحرین کے جزائر جو اس کے قرب میں ہی ہیں وہاں اثر پہنچ سکتا ہے اور پھر وہاں سے آہستہ آہستہ سارے عرب میں احمدیت پھیل سکتی ہے پھر اگر عراق میں احمدیت پھیل جائے تو افغانستان اور ایران دونوں گھر جاتے ہیں اور ان دونوں ممالک پر ایک طرف ہندوستان سے اور دوسری طرف عراق سے ایسا تبلیغی اثر ڈالا جاسکتا ہے کہ ان ممالک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔

(الفضل قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء ص ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: کیسی دلفریب سکیم ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ یہ سکیم پوری ہوگی یا نہیں، بلکہ ہماری نظر اس موقع پر یہ ہے کہ جس بنا پر یہ سکیم تیار کی گئی ہے وہ سرے سے ہی غلط ہے۔ بنا یہ کہ مرزا صاحب قادیانی مغل قوم سے تھے اور خدا تعالی مغلوں سے روحانی خدمت لیتا رہا ہے اور اسی طرح احمدیت کی اشاعت بھی ان سے کرائے گا حالانکہ خود مرزا غلام احمد صاحب کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۷۸ پر اپنے مغل ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

جس کی اصل ہی نہیں ہے اس کی فرع کہاں ہوگی۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قادیانی اہل علم مرزا کے مقالات کے حوالے ہم سے پوچھ لیا کریں تا کہ انہیں شرمندگی نہ ہو مگر وہ اپنی تعلیٰ اور خودرائی سے کام لیتے ہیں اس لئے غلطی کر جاتے ہیں ہمیں مرزا کی کتابوں کے حوالے بتانے میں کبھی بخل نہیں ہوگا دیکھئے سردست ایک حوالہ کیسا صحیح بتاتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے مولوی ثناء اللہ کی بابت دعا کی تھی کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے خدا نے مجھے الہام کیا اجیب دعوة الداع خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کر لی یعنی جھوٹا پہلے مریگا (بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء) نتیجہ کیسا صحیح نکلا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴ ص ۴-۵)

آخری فیصلہ کا اثر قادیانی جماعت پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے تنگ آ کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا غلام احمد صاحب و مولانا ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ اسکا نتیجہ جو ہوا وہ اظہر من الشّمس ہے۔ اللہ تعالی نے مرزا قادیانی کی دعا قبول فرمائی۔

اس الٰہی فیصلہ کا اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ جماعت مرزائیہ مرزا صاحب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حق میں وہی رائے رکھتی جس کا اظہار خود مرزا صاحب قادیانی کر گئے تھے ..مگر جماعت مرزائیہ نے پہلے تو اس مضمون پر بحث اٹھائی جس میں حسب فیصلہ منصفان ان کو تین سو روپیہ مجھے انعام دینا پڑا۔ یہ واقعہ اپریل ۱۹۱۲ء کا ہے۔اس کے بعد بھی وہ کچھ نہ کچھ کہتے ہی رہے، یہاں تک کہ اخبار الفضل ٦ فروری ۱۹۴۵ء میں ایک بسیط مضمون اس کے جواب میں نکلا ہے جس کے اصل مطلب کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی دفعہ دیا گیا ہے مگر اب پھر الفضل میں بصورت جدیدہ یہ مضمون کیوں دیا گیا؟ صرف اس لئے کہ ۲ فروری کے اہلحدیث میں میری بیماری کا ذکر دیکھ کر اچھل پڑے اور مارے خوشی کے نعرے لگانے لگے۔ الفضل کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔مرزا صاحب کا مضمون دراصل مباہلہ تھا۔۲۔مولوی ثناء اللہ نے اس کو قبول نہ کیا لہذا مباہلہ منعقد نہ ہوا۔۳۔مولوی ثناء اللہ اپنی زندگی پر فخر کرتا ہے حالانکہ اس کی زندگی بقول اس کے بدکاروں کی زندگی ہے۔۴۔ اب وہ اپنی بیماری کا اعتراف ۲ فروری کے پرچہ اہل حدیث میں خود کرتا ہے۔

خدا جزائے خیر دے میاں محمود احمد گدی نشین کو جنہوں نے ان سب باتوں کا جواب خود دیا ہوا ہے، اسلئے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔موصوف نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء میں لکھا تھا کہ جب حضرت صاحب کلاں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا کی طرف سے اس کی قبولیت کا الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع، یہ دعا انذاری پیش گوئی ہوگئی۔

مطلب یہ کہ دعا جملہ انشائیہ ہوتی ہے جو صدق یا کذب سے موصوف نہیں ہوتی مگر پیش گوئی جملہ خبریہ ہوتی ہے جس کے لئے احد الوصفین (صدق یا کذب) ضروری ہوتا ہے۔پس میاں محمود احمد کی تشریح کے مطابق کلام مرزا کا مطلب یہ ہوا کہ: ہم میں سے جھوٹا ضرور سچے کی زندگی میں مرے گا۔اہل علم مرزائیو! میں تم کو تمہارے علم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں ان دونوں باپ بیٹے کے متن سے اور شرح سے جو نتیجہ میں نے پیش کیا ہے آپ لوگ اس کی بابت کیا رائے رکھتے ہیں۔

الفضل کا میری علالت پر خوشی منانا بہت ہی بے موقع ہے کیونکہ ان کا نبی ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔آج بھی اس کا خاندان لاہور کے میو ہسپتال کا نمونہ نظر آتا ہے۔کہیں خلیفہ جی (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد) کو کھانسی کا عارضہ ہے، کہیں ان کے بھائی کو نقرس کا دورہ ہے۔ کہیں بہنوئی دم شماری کر رہا ہے۔ اگر ان کی روزانہ رپورٹیں غلط نہیں ہیں، تو یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ قادیان دارالایمان بالکل لاہور کا میوہسپتال ہے جس پر یہ شعر بخوبی صادق آتا ہے

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء جلد ۴۲ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عنوان میں مذکور پنجاب کے یہ دونوں مشہور مصنف کسی زمانہ میں ایک دوسرے کے بڑے دوست اور یار غار تھے۔ جوں ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خلاف شریعت دعوی کرنے شروع کئے مولانا محمد حسین موصوف ان سے علیحدہ ہونے لگے یہاں تک کہ مولانا موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں ایک فتوی مرتب کر کے علماء سے دستخط حاصل کئے۔ پھر تو ایسی بگڑی کہ قادیان کو چھوٹے کاف سے کادیان، یعنی مکرو فریب کا مقام لکھنے لگے۔ ادھر مرزا صاحب بٹالہ کو ط کے ساتھ بطالہ یعنی جھوٹ کا مقام لکھنے لگے۔

میں ایک دفعہ دینانگر کے جلسہ پر جارہا تھا کہ دو اچھے تعلیم یافتہ مرزائی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ مختلف قسم کی باتیں متضمن مذاق کرتے رہے۔ بٹالہ کا سٹیشن آیا تو قادیان کی گاڑی پر بیٹھنے کے لئے اترنے لگے۔ ان میں سے ایک نے مجھے سنانے کے لئے کہا کہ بطالہ آگیا۔ میں نے کہا: جناب! قادیان کس تحصیل کے ماتحت ہے۔، اس کا جواب وہ نہیں دے سکے کیونکہ قادیان تحصیل بٹالہ کے ماتحت ہے۔

خیر دنیا میں تو ان دونوں صاحبوں کے آپس میں تعلقات رہے آخر بحکم کل من علیها فان دونوں اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ دونوں کا انجام خدا کو معلوم ہے مگر بظاہر ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں میں بہت فرق ہے مولانا محمد حسین بٹالوی کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص کلماتِ تحسین کے ساتھ یاد نہیں کرتا، تو مذمت بھی نہیں کرتا۔

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال عیاں را چہ بیان، سب جانتے ہیں۔ چاروں طرف سے آوازے کسے جارہے ہیں۔ کوئی کسی نام سے یاد کرتا ہے، کوئی کسی سے۔ کوئی نظم لکھتا ہے، کوئی نثر لکھتا ہے۔ غرض آئے دن یہ ہنگامہ بپا ہے۔

باوجود اس نمایاں فرق کے قادیانی گروہ مرزا صاحب قادیانی کو فوقیت مولانا موصوف پر ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ۲۳ فروری کے اہل حدیث میں کسی صاحب نے پوچھا کہ مولانا محمد حسین مرحوم کی تاریخ وفات کیا ہے؟

معمولی بات تھی جسکا جواب اہل حدیث ہی کی فائل سے مل سکتا تھا۔ بس الفضل قادیان نے اس کورائی کا پہاڑ بنادیا اور اس کے متعلق ایک لمبا مضمون لکھ مارا کہ مولوی محمد حسین کی یہ عزت ہے کہ ان کی تاریخ وفات بھی کسی کو یاد نہیں۔ ہمارے حضرت صاحب ایسے اور ویسے ساری دنیا میں مشہور ہیں۔

حیرت ہے کہ اس قسم کے واقعات سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ کیا مرزا قادیانی کے مقابل سوامی دیانند پنڈت لیکھ رام اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی تاریخ وفات لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ ایسا دعوی وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے نبی کی تاریخ پیدائش، وہ خود بھی صحیح نہیں بتاتے، کبھی چار سال آگے کر دیتے ہیں اور کبھی پانچ سال پیچھے۔

امرتسر میں حضرت عبداللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے باکمال بزرگ گذرے ہیں۔ جن کے کمال اور بزرگی کا اعتراف خود مرزا صاحب قادیانی بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی تاریخ وفات بھی کسی کو معلوم نہیں۔ اور اوپر چلئے آنحضرت ﷺ کی تاریخ وفات اور ولادت میں اختلاف ہے۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ ملاحظہ ہو۔ پھر یہ کیا کمال ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ وفات لوگوں کو معلوم ہے اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی تاریخ وفات معلوم نہیں، حالانکہ اخبار اہل حدیث میں ملتی ہے۔ یہ فضیلت اور کرامت تو اسی وزن کی معلوم ہوتی ہے جو کسی شاعر نے اپنے پیرومرشد کی بتائی ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشد گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۰ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔۱

(الثمرة تبنیء عن الشجرة)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: درج بالا مثال کامفہوم اردو زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے: درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی مسیح موعود ہونے کا تھا، جو ہمارے نزدیک بالتحقیق غلط اور افتراء علی اللہ ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی پیشگوئی میں اپنے ایک بیٹے کو مصلح موعود قرار دے کر اعلان کیا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

یہ اعلان بھی اسی طرح غلط ثابت ہوا جس طرح مرزا قادیانی کا اپنا دعوی غلط تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بقول درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، مرزا کی مسیحیت موعودہ کو بھی اس کا اثر پہنچا۔ اس کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ مصلح موعود میں ہے۔ ناظرین اسے دیکھ سکتے ہیں۔ رسالہ مذکور میں جو کچھ لکھا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے مصلح موعود بیٹے کے حق میں لکھا ہے: ۱۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ ۲۔ محمود، بشیر احمد، شریف احمد جو اس وقت زندہ ہیں وہ ان کے بعد پیدا ہوگا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴۔۱۵)۔

بس ساری گفتگو کا مدار ان دو فقروں پر ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں فقرے اپنے معنی اور زبان اردو کے قاعدہ سے اپنے مفہوم میں بالکل صاف ہیں۔ میں قادیانی اہل قلم کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ ان میں یہ خاص ملکہ ہے کہ وہ علی الاعلان کہہ سکتے ہیں

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

باوجود اس کے کہ ان کے سب اہل قلم اس فن میں باکمال ہیں، مگر کلی مشکک کے ماتحت بعض افراد بعض پر فضیلت رکھتے ہیں۔۔ بہ نسبت دوسروں کے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو اس فن میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ وہ اس امتیاز میں اس درجہ ترقی کر گئے ہیں کہ استاد داغ کا شعر ان پر صادق آتا ہے

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور۔شکل ہے دنیا میں لا ثانی مری

موصوف نے ہمارے رسالہ کے جواب میں قلم اٹھایا، اس کا پہلا نمبر جنوری ۱۹۴۵ء میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل میں نکلا۔ اس کے بعد نمبر دوم ایسا گم ہوا کہ ہم نے سمجھا کہ براہین احمدیہ کے باقی حصص کے ساتھ شائع ہوگا۔ آخر دوسرا نمبر ۹ فروری کے پرچہ میں شائع ہوا۔

نمبر اول میں براہین احمدیہ جلد اول کی طرح ادھر اودھر کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ نمبر دوم میں جو لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کے کلام میں آیات متشابہات بھی ہوتی ہیں اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں بھی بعض الہام متشابہہ ہوتے تھے۔ مقصود متکلم کا یہ ہے کہ مصلح موعود والا الہام بھی متشابہہ ہے۔

جواب یہ ہے کہ خود متکلم جس حصہ کلام کو محکم کہتے ہیں اس کو متشابہہ کہنے والا کون۔ اگر اس کو بھی متشابہہ کہا جائے تو پھر اس مقولہ معقولہ کے کیا معنی ہوں گے تاویل الکلام بمالایرضی بہ قائلہ (فاندفع ما توھم) یعنی متکلم کی تصریح کے خلاف کسی کلام کے معنی بیان کرنا غلط ہے۔ یہ تو نمبر دوم کا اصل جواب ہے۔ باقی مولوی اللہ دتا کا میرے حق میں طعن تشنیع کرنا یا اہل حدیث کانفرنس کے کاموں کا ناقدری سے ذکر کرنا اصل مضمون سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ تاہم مولوی صاحب میرے جواب کے منتظر ہوں تو سن لیں کہ میاں محمود احمد خود معترف ہیں کہ مرزا غلام احمد نے جن جن کاموں کے کرنے کے وعدے کئے تھے، ابھی تک ان کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا استاد داغ اپنے محبوب کے مواعید میں سے ہزارویں حصہ پر اکتفا کرتے ہوئے کہتے ہیں

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

مگر خلیفہ قادیان قادیان اور ان کے اتباع اپنے نبی کے مواعید میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہ ہونے پر ان کو باوفا ہی سمجھتے ہیں۔ سچ ہے: نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۱ ص ۳۔۴)

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مجیب (مولوی اللہ دتا) نے مرزا غلام احمد صاحب کے مصلح موعود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے الہام کو متشابہ بنانے کی کوشش کی ہے۔اس کا جواب پہلے نمبر میں آچکا ہے۔اسی ضمن میں قادیانی مجیب نے اپنے جواب میں بڑے طمطراق سے الزام لگایا ہے کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت میں سے تین کو چار کرنے والا فقرہ نقل کیا ہے۔ اورمرزا صاحب کا یہ کہنا کہ،اس جملہ کے معنی سمجھ میں نہیں آئے ،نقل نہیں کیا۔

اس سے آپ کا مقصد غالبًا یہ ہے کہ یہ فقرہ اس پیش گوئی کو متشابہ قرار دیتا ہے۔یہ الزام غلط ہے کیونکہ میں نے اپنے رسالہ مصلح موعود میں وہ فقرہ نقل کیا ہے جو مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اس لڑکے نے میری پشت اور ماں کے پیٹ میں اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ میں تمہارے پیچھے ایک دن کے بعد آتا ہوں ۔(رسالہ مصلح موعود۔ص ۸) اور وہ تینوں بھائی یہی ہیں جن کے نام محمود، بشیر،شریف ،مرزا صاحب نے لکھے ہیں ۔ بس اس سے زیادہ تشریح کیا ہوگی ۔،محدثین کا اصول ہے کسی ایک حدیث سے عدم علم ثابت ہو اوردوسری سے علم تو علم والی حدیث موخر ہوتی ہے فا ندفع ما اورد

اسی نمبر میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے بڑا زوراس بات پر دیا ہے کہ تین کو چار کرنے والا فقرہ متشابہات سے ہے۔

میں کہتا ہوں یہ دعوی علم شریعت اوراقوال مرزا صاحب قادیانی کے سراسر خلاف ہے۔ جب خود صاحبِ وحی اس فقرے کو محکم اور مفصل قرار دے تو اس کو متشابہ کہنے والا صاحبِ وحی کی مخالفت کرتا ہے۔مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں تین کو چار کرنے والے سے بیٹا مراد لے کر لکھا ہے کہ وہ محمود، بشیراور شریف کے بعد پیدا ہوگا (ضمیمہ انجام آتھم) اب کس کو یارا ہے کہ وہ احمدی ہوکراس کے خلاف کہہ سکے ۔مرزا غلام احمد صاحب کی تصریحات صاف بتارہی ہیں کہ تین کو چار کرنے والا جملہ متشابہ نہیں ہے بلکہ محکم ہے۔اس کو متشابہ کہنے والا اہل زیغ ہی نہیں بلکہ اہل تحریف ہے۔

اس نمبر میں مولوی اللہ دتا صاحب نے تین کو چار کرنے والے کے متعلق جو کمال دکھایا ہے ،وہ انہی کا حصہ ہے۔آپ کی ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سارے بیٹوں (سلطان احمد، فضل احمد، بشیر اول، محمود، بشیر ثانی، اور شریف) میں سے چوتھا لڑکا محمود ہے۔یہی معنی ہیں تین کو چار کرنے والہ کے۔

حالانکہ اس وقت فضل احمد اور بشیر اول مر چکے تھے ۔موئے ہوؤں کو شمار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے کر محمود احمد کو چوتھا قرار دینا مرزا صاحب قادیانی کی تاویلات سے بڑھ کر رکیک تاویل ہے جو اس پنجابی مثل کی مصداق ہے: گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جانھ شڑپ قبل از جواب ناظرین کو یہ بتانا مفید ہوگا کہ بشیر اول کون تھا۔ بشیر اول وہ لڑکا تھا جس کی بابت مرزا صاحب نے بڑے زور دار الفاظ میں پیش گوئی کی تھی کہ ایسا ہوگا، ویسا ہوگا، کانّ اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمان سے اتر آئیگا۔ وہ پیدا ہوا۔ چند مہینے زندہ رہ کر مر گیا۔ جس پر مخالفوں نے نظم ونثر میں اشتہار لکھے، جس کا ایک شعر یہ تھا

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا۔ تیرا اعزاز اور اکرام مرزا

اس واقعہ کی بنا پر ہمیں یقین تھا کہ کوئی قادیانی بشیر اول کا نام نہیں لے گا۔ مگر قادیانیوں کو سب کچھ روا ہے۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی تاویل کی خبر مرزا صاحب کو ہو جائے تو وہ سخت ناراضگی سے کہیں گے کہ جالندھری کو اس علمی اصول کی بھی خبر نہیں کہ تاویل الکلام بما لا یرضی به قائله باطل یعنی متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنی کرنا غلط اصول ہے۔ میں (مرزا کلاں) جب کہ صاف لفظوں میں کہہ چکا ہوں کہ چوتھا لڑکا جو مصلح موعود ہوگا، وہ ان تین لڑکوں محمود، بشیر اور شریف کے بعد ہوگا، پھر کون ہے جو احمدی ہو کر میرے کلام کو بگاڑے۔ ایسے نادان دوست کے حق میں، میں (مرزا غلام احمد) کہوں گا

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۸ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۲ ص ۴)

کیا اب بھی مسلمان پوچھیں گے قادیانی مسلمان ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کو پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے ہر قسم کی تحریریں فریقین کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ علماء اسلام کا متفقہ فتوی بابت تنسیخ نکاح مرزائیاں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غرض قادیانی تحریک کا مسئلہ قد تبین الرشد من الغی کے ماتحت آ چکا ہے۔ باوجود اس کے کسی نہ کسی جانب سے یہ سوال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آجایا کرتا ہے کہ قادیانی مسلمان ہیں یا غیر؟ ہم ایسے سائلوں کے جواب کے لئے آج ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں۔ ایسے سائل، اس کو پڑھیں اور خود ہی فیصلہ کر لیں کہ قادیانی کیا ہیں۔ خود قادیانی مسلمانوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مضمون مندرجہ ذیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل قادیان اپنے اور مسلمانوں کے درمیان مرزا غلام احمد کی شخصیت کو حد فاصل جانتے ہیں جو ان کی طرف ہو وہ مومن جو اس طرف ہو وہ کافر۔ جس طرح نبوت محمدیہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں حد فاصل ہے ۔ پس اس تمہید کے بعد ناظرین مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور قادیانیوں کے اسلام اور غیر اسلام کا سوال چھوڑ دیں۔ وہ مضمون یہ ہے:

احمدیہ سلسلہ کی عورتوں پر جو ذمہ داریاں خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی احمدی لڑکی کا نکاح غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ ہونا چاہیے۔ یہ مسئلہ آج کا نہیں، بلکہ قدیمی ہے اور کسی نے کبھی یہ نہ سنا ہوگا کہ اگلے زمانہ میں کسی مسلمان عورت کا کسی ہندو عیسائی یہودی مجوسی یا مشرک سے نکاح کیا گیا ہو، اور مسلمان قوم نے اس کو برداشت کرلیا ہو۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان مرد تو اہل کتاب عورت سے شادی کرسکتا ہے لیکن مسلمان عورت نہ کسی کافر سے شادی کرسکتی ہے، نہ اہل کتاب مرد سے ۔ اہل کتاب سے مراد یہودی عیسائی ہندو پارسی وغیرہ قومیں ہیں جو کسی شریعت پر چلتی ہیں اور کوئی کتاب ان کے پاس ہے ۔ مرد چونکہ عورت کے ماتحت نہیں ہوتا اس لئے اس کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ بوقت ضرورت کتابی عورت سے شادی کرلے، لیکن عورت چونکہ مرد اور اس کے خاندان کے دباؤ کے نیچے زندگی بسر کرتی ہے اس لئے اس کا دین محفوظ رکھنے کے لئے شریعت اسلامیہ کا یہی حکم ہے کہ وہ نہ کافر کے ماتحت ہو اور نہ اہل کتاب کے ورنہ اس کے بچے بے دین ہو جائیں گے اور خود اس کا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔ یہاں تک ... لینا تو بالکل صاف بات ہے اب اس زمانہ میں جب خدا تعالیٰ نے احمدیت کو دنیا میں ظاہر کیا تو اس سلسلہ نے بھی اسی مسئلہ پر عمل کرنا شروع کیا اور صرف اتنا زیادہ کردیا کہ جس طرح احمدی عورت کسی ہندو عیسائی اور یہودی مرد سے نہیں بیاہی جاسکتی اسی طرح غیر احمدی مرد سے بھی اس کی شادی نہیں ہوسکتی ورنہ اس کے دین کی تباہی ہے اس لئے اس سلسلہ کے مقتداء اور خلفاء نے بار بار یہ حکم دیا کہ کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی لڑکی غیر احمدی سے نہ بیاہی جائے کیونکہ مذہب کا کفو سب سے زبردست کفو ہے اور بغیر اس کے نکاح جائز نہیں ہوتا اور ہمارا مذہب وہ مذہب ہے جسے لوگ احمدیت کہتے ہیں اس پر بعض مردوں نے یہ چالا کی کرنی شروع کی کہ نکاح کے لئے وہ بظاہر احمدی ہو جاتے تھے اور نکاح کے بعد پھر غیر احمدی کے غیر احمدی، اس بات کی روک تھام یوں کی گئی کہ کسی ایسے احمدی سے کسی احمدی لڑکی کی شادی نہ کی جائے جسے بیعت کئے ہوئے ایک سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو اور اس ایک سال میں اس مرد نے اپنے تئیں عملی طور پر جماعت کا کارآمد فرد اور سچا احمدی ثابت نہ کر دیا ہو مگر باوجود اس کے کہیں کہیں اب بھی کمزور والدین یا دوسرے رشتہ دار کسی دباؤ کے ماتحت غریب احمدی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدیوں میں دیدیتے ہیں لڑکی چونکہ قدرتاً ایسے رشتہ داروں کے زیر اثر ہوتی ہے اور شائد جانتی ہے کہ میں اب کیا کر سکتی ہوں کچھ شرم و حجاب بھی مانع ہوتا یا دین کی واقفیت نہیں ہوتی اس لئے وہ بھی خاموش رہتی ہے اور اس طرح اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی زندگی تباہ کر لیتی ہے۔ اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ لڑکیاں خود اس معاملہ میں دلچسپی لیں۔ اور اپنے سلسلہ کے مفاد اور وقار کی خاطر اور اپنے دین و مذہب کے بچاؤ کے لئے اس اصلاح کی طرف خود متوجہ ہوں۔ اور جب بھی وہ دیکھیں کہ ہمارا رشتہ کسی غیر احمدی مرد سے تجویز ہونے لگا ہے، تو وہ فوراً اپنے والدین یا بزرگوں سے کہہ دیں کہ یہ بات ناممکن ہے ہمیں ساری عمر کنوارا رہنا منظور ہے مگر ہم خلاف شریعت بات کبھی نہ ہونے دیں گے۔ یہ محال ہے کہ ہم کسی غیر احمدی سے نکاح کریں ہمیں اپنا دین اور مذہب تباہ کرنا کسی صورت میں منظور نہیں۔

اور اس قسم کے اعلان کو اپنی بہنوں سہیلیوں ماؤں اور خالاؤں وغیرہ رشتہ داروں کی معرفت اس طرح مشتہر کر دیں کہ سر پرست مجبور ہو جائیں کہ ایسی حرکت نہ کر سکیں اگر پھر بھی کامیابی کی صورت نظر نہ آئے تو ایسی مظلوم لڑکی کا فرض ہے کہ وہ اپنے مقامی جماعت کے امیر تک تحریری یا بوساطت کسی احمدی عورت کے اطلاع پہنچائے کہ میرا باپ یا ماں یا چچا یہ غضب کرنے لگے ہیں آپ لوگ میری مدد کریں یا مرکز میں امیر کی معرفت اطلاع کرائے یا خود اطلاع دے اور واقعات کا اظہار صفائی سے کرے تب وہ خدا کے روبرو بے قصور ٹھہر سکتی ہے ورنہ وہ خود بھی ایسی ہی گنہ گار ہو گی جیسے اس کے رشتہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دار۔ نیز اس طرح سے ہمارے سلسلہ کی خواتین کی مذہبی غیرت بھی بیدار رہے گی کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ اگر کسی احمدی لڑکی کا رشتہ کسی ہندو یا عیسائی یا سکھ سے ہونے کا ذکر آئے تو لوگ ایسے آدمی کی گردن توڑنے کے لئے مستعد ہو جائیں مگر وہی رشتہ اگر غیر احمدیوں میں تجویز کیا جائے جن کے پیچھے نماز تک حرام ہے جن کا جنازہ تک پڑھنے کی ممانعت ہے جن کے عقاید مشرکانہ ہیں جو خدا کی جماعت سے بالکل الگ ہیں اور جن کا سلوک احمدیوں کے ساتھ گذشتہ پچاس سال سے نہایت ظالمانہ چلا آرہا ہے تو کہہ دیا جائے کہ کیا ہرج ہے لڑکی غیروں میں تو نہیں جا رہی اپنے غیر احمدی چچا کے ہاں ہی جا رہی ہے۔ ایسی مشکلات کا علاج اب یہی ہے کہ لڑکیاں خود دینی جرأت اور غیرت دکھائیں اور ایسے نالائق اور بزدل والدین یا رشتہ داروں کے مقابلہ میں سدِ سکندری کی طرح کھڑی ہو جائیں کہ ہمیں مرنا منظور ہے ہمیں کنوارا رہنا منظور ہے، مگر یہ ناجائز امر جو شرعاً حرام اور سلسلہ کے احکام کے برخلاف ہے کرنا منظور نہیں۔

(الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: کیسا صاف بیان ہے۔ ہم راقم مضمون کی صاف گوئی کی داد دیتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی غیرت دلاتے ہیں کہ وہ ایسی جماعت کے حق میں اسلام کا سوال کرنا چھوڑ دیں۔ آج تک اسلامی دنیا میں جتنے فرقے ہوئے ہیں سب کا تنا نبوت محمدیہ ﷺ ہی رہا ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں گو وہ شاخیں آپس میں بہت مختلف رہیں اور ہیں مگر تنا کی وحدت کی وجہ سے دین اسلام ایک ہی رہا لیکن قادیانیوں کے غلو کی وجہ سے تنے دو ہو گئے ہیں جب تنے دو ہو گئے ہیں تو اسلام بھی ایک نہ رہا، بلکہ دو ہو گیا۔ ایک مدنی دین ایک قادیانی دین۔ ایسا کہنے میں ہم کسی قسم کی غلطی اور جانبداری نہیں کرتے بلکہ حق یہ ہے کہ اس میں ہم قادیانیوں کی ترجمانی کرتے ہیں بس مختصر یہ ہے کہ جس طرح قادیانی مسلمانوں کو غیر مومن سمجھتے ہیں مسلمانوں کا بھی حق ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر سمجھیں۔

آہ مرزا قادیانی! آپ نے آکر اسلام کو جو فائدہ پہنچایا اسکی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہمارے رسالہ مصلح موعود کا جواب جو مولوی اللہ دتا جالندھری قادیانی نے دیا ہے وہ بالکل قادیانی لٹریچر کے مطابق ہے۔ قادیانی امت میں یہ کمال ہے کہ کوئی واقعہ خواہ کھلم کھلا ان کی تکذیب اور تردید کرتا ہو، وہ اپنے زور قلم سے اس کو اپنا لیا کرتے ہیں۔ عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کا انجام کیسا صریح اور صاف تکذیب مرزا پر ہوا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کمال ہے کہ انہوں نے اس کو اپنی تائید بنانے کیلئے ہر طرح کی کوشش کی۔ یہاں تک لکھ دیا کہ ۱۵ ماہ کے اندر مرنے سے مراد یہ ہے کہ پیش گوئی کا مفہوم یہی تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا چنانچہ وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ مرحبا ہے ماننے والوں کو کہ انہوں نے بھی بقول: پیر من خس است واعتقاد من بس است، اسی کو تسلیم کر لیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی ہر پیش گوئی جو صاف لفظوں میں غلط ثابت ہوئی، مریدان باصفا نے اس کو صحیح مان کر اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔

اس لئے قادیانی مجیب (مولوی اللہ دتا) کا اپنے مضمون کو ہمارے رسالہ مصلح موعود کا جواب سمجھنا کوئی نئی بات نہیں ہے، اصل مرکزی نقطہ اس بحث کا اتنا ہے کہ مصلح موعود فرزند کے لئے کیا کیا لفظ آئے ہیں۔ ہم نے وہ الفاظ اپنے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۶، ۷ پر نقل کئے ہیں جو یہ ہیں؛

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے بزرگ وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے اور وہ تین کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار کرنے والا ہوگا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول۔ص ۵۹۔۶۰)
مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؛ ہماری منقولہ عبارت پر مجیب نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا البتہ ایک خام الزام ہم پر لگایا ہے کہ ہم نے مرزا کا فقرہ: تین کو چار کرنے والا ہوگا، اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے، نقل نہیں کیا۔ مجیب نے اپنی عادت کے مطابق اس پر بہت سی زبان درازی کی ہے، حالانکہ یہ اس کی نافہمی یا ناانصافی کا ثبوت ہے کیونکہ ایک موقعہ پر اس فقرے کے معنی مرزا صاحب قادیانی کی سمجھ میں نہیں آئے تو دوسرے موقعہ پر آ گئے جو ہم نے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۸ پر ضمیمہ انجام آتھم سے نقل کئے ہیں۔ اس میں صاف ذکر ہے کہ تین بیٹوں کو شمار کر کے چوتھے بیٹے کا وعدہ کیا ہے۔ پھر مبارک احمد پیدا ہوا، تو مرزا قادیانی نے اس کو کھلے لفظوں میں تین کو چار کرنے والے کا مصداق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو مصلح موعود صفحہ ۵، ۶ منقول از تریاق القلوب
مجیب کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا حصہ مصلح موعود سے الگ کرتا ہے اور مصلح موعود اپنے خیال میں اور محض اپنی ذاتی رائے سے مرزا محمود احمد کو بناتا ہے۔ حالانکہ ساری بحث کا نچوڑ اتنا ہی ہے کہ تین کو چار کرنے والا ہی آسمانی برکتوں کے ساتھ آئے گا اور وہ دنیا میں نور پھیلائے گا۔ وغیرہ
یہی اوصاف مصلح موعود کے ہیں ان کو الگ الگ کرنا بال کی کھال اتارنے کے مشابہ ہے اسی کو کہتے ہیں: کون کندن وکاہ برآوردن
اب دیکھنا یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا مبارک احمد کو قرار دیا تھا اور سب اوصاف اس پر چسپاں کئے تھے جسکا حوالہ ہم نے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۵، ۶ پر پورا کر دیا لیکن وہ فوت ہو گیا۔ اب اگر اس کی جگہ کوئی آئے تو اسپر بحث ہوگی۔
اس ساری بحث کا اختصار یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا حسب تصریح اشتہار بیس فروری مصلح موعود ہوگا اور وہ ان تینوں موجودہ بیٹوں کے بعد آنے والا تھا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴، ۱۵) اور تینوں بیٹے محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد ہیں۔ ان کے بعد چوتھا لڑکا جو تین کو چار کرنیوالا مصلح موعود کا لقب پانیوالا پیدا ہونا مقدر تھا وہ کون ہے؟ اگر مبارک احمد مصلح موعود نہیں تو ہماری بلا سے۔ اب بتاؤ ان تینوں کے بعد چوتھا لڑکا کون ہے۔ اگر کوئی نہیں ہے، تو پیشگوئی سرے سے غت ربود ہوگئی۔ یہ ہے بحث کا مرکز جسکا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینا مجیب کے ذمہ تھا جو اس نے پورا نہیں کیا۔بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا
نوٹ : ہماری مذکورہ تحریر سے مجیب کے باقی حصہ کا جواب بھی آ گیا جو الفضل مورخہ ۱۳ و ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء میں لکھا ہے ۔مجیب مطلع رہے کہ ضمیمہ انجام آتھم نے مہر لگا دی ہے کہ تین کو چار کرنے والا بیٹا موجودہ بیٹوں (محمود، بشیر، شریف) میں سے کوئی نہیں ہے۔
اطلاع : رسالہ مصلح موعود کے سرورق پر ہم نے بطریق عدالت فیصلہ ہونے پر سو روپیہ مجیب کے لئے رکھا ہے۔ بطریق عدالت یہی ہے کہ فریقین کی تقریریں ہوتی ہیں، دو مدعی کی ایک مدعی علیہ کی۔ چوتھی کوئی نہیں ۔تینوں تقریریں ہو چکیں، فریقین چاہیں تو مسلّمہ ثالث مقرر کر کے فیصلہ کرالیں ہم فیصلے کے لئے تیار ہیں
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۵ ص ۴)

مرزائی اور بہائی

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :
ہم بارہا ظاہر کر چکے ہیں کہ قادیانی تحریک دراصل بہائی تحریک کی متبع ہے ایک، دوسرے سے ایسی مشابہت رکھتی ہے گویا ایک ہی تنا کی دو شاخیں ہیں۔ اس بارے میں ہمارا رسالہ : بہاء اللہ اور مرزا، قابل دید ہے۔
آج ہم ایک بڑی مشابہت پیش کرتے ہیں جو ناظرین کے لئے موجب بصیرت ہوگی ۔قادیانی تحریک کے بانی اور پیرو ہمیشہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم دنیا پر چھا جائیں گے ۔ایک وقت آتا ہے کہ حکومتیں ہمارے ہاتھ میں ہوں گی۔ غیر احمدی ہمارے مقابلے میں اچھوتوں کی طرح کم تعداد اور کم حیثیت ہو کر رہیں گے۔
لیکن جب پوچھا جاتا ہے کہ کب ایسا ہوگا؟ تو جواب ملتا ہے کہ تین سو سال تک ۔کیا خوب! ضرورت آج ہے، اور وعدہ تین سو سال کا۔آج ہم بہائی رسالہ پیامبر سے کچھ اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے ثابت ہوگا کہ اس بیان میں قادیانی اور بہائی آپس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پوری مشابہت رکھتے ہیں بلکہ دراصل ایک ہی ہیں:

آج سے ایک صدی پہلے اسلام کے امام مہدی نے قیام فرمایا اور دنیا کو آگاہ کر دیا کہ امت مسلمہ کا آخر اور نئے دور کا آغاز ہو گیا۔ جیسا کہ فرمایا تھا آشکارا ہو کر رہا۔ آخر میں ایران کی سرزمین سے نکل کر بجلی کی طرح ایک تھوڑے ہی عرصہ میں سارے عالم میں پھیل گیا۔ آج یہ حالت ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا بھر کے بڑے بڑے علماء اور رہبران دین حیران اور سرنگوں ہیں امریکہ اور یورپ اور دیگر ممالک کو جانے دیجئے (کہ جہاں اہل بہا کی بڑی بڑی سوسائیٹیاں وہاں کے باشندوں ہی نے قائم کر رکھی ہیں) اپنے ملک ہندوستان کو ہی لیجئے کہ نصف صدی سے پہلے اہل بہاء کو بہت کم لوگ جانتے تھے۔ ان کی حد یہاں چند بندرگاہوں تک تھی۔ آج سارے ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں اور کئی بڑے بڑے شہروں میں بہائی محافل قائم ہو گئی ہیں جن میں ہر مذہب وملت کے لوگ شامل ہو کر آپس میں متحد ہیں۔

یہ آثار گواہ ہیں کہ بہت جلد امر الٰہی تمام قلوب انسانی پر غلبہ حاصل کر کے رہے گا کیونکہ اس دین کا مدعا اور مقصود محبت ما بین بشر اور صلح عمومی ہے جس کے لئے آج کے دن ہر روح انسانی بے قرار ہو رہی ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر کا سوال ہے کہ یہ وعدہ اتحاد کب پورا ہوگا جس کی طرف دین بہائی اشارہ کر رہا ہے (اہل حدیث ۲۴ فروری ۱۹۴۵ء ص ۳)۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عسی ان یّکون قریباً (بنی اسرائیل) بہت جلد عنقریب ہی ہو گا۔ یہی سوال منکرین قرآن کی طرف سے بھی ہے کہ

متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین (اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا) (۲۵:۶۷)

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ قل انّما العلم عند اللہ و انّما انا نذیر مبین کہہ دو کہ علم تو صرف خدا ہی کو ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں (۲۶:۶۷)

اہل حدیث کو تعجب ہے کہ وحدت ادیان کا وعدہ کیوں کر پورا ہوسکتا ہے جب کہ حالت یہ ہے کہ بجائے سابقہ ادیان مٹنے کے نئے نئے ادیان پیدا ہو گئے ہیں (حوالہ مذکور)

ایسا ہی تعجب قرآنی وعدوں پر بھی لوگوں کو ہوا کرتا تھا۔ آؤ تم کو ایسا آدمی بتلائیں جو کہتا ہے کہ تم جو آپس میں بوجہ دشمنی الگ تھلگ ہو گئے ہو (امر الٰہی کے ماتحت) یقیناً نئے انسان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن جاؤ گے (اذا مزّ قتم کل ممزّ ق انکم لفی خلق جد ید(سبا:۷)لیکن مومن کیلئے یہ تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدائی وعدے ضرور پورے ہو کر رہتے ہیں ہندوؤں اور مسلمانوں کے جن نئے نئے فرقوں کا ذکر اہلحدیث نے کیا ہے وہ سبکے سب اسی امر کی تلاش میں ہیں کہ جس سے دنیا صلح واتحاد پر قائم ہو جائے (پیامبر اپریل ۱۹۴۵ء ص ۱۳)

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ کس قدر بلند دعوی ہیں۔ حالانکہ بقول مضمون نگار ایک صدی گذر چکی ہے مگر بہائی تحریک ہنوز روز اول میں ہے۔ اگر ہم اپنے شہر امرتسر سے شروع کر کے سارے ملک پنجاب میں بہائی تحریک پر نظر ڈالیں اور دوسری طرف خدا کے منکروں دیوسماجیوں کو دیکھیں، تو ان کی تعداد بہائیوں سے بہت زیادہ ملتی ہے حالانکہ یہ لوگ جمعہ جمعہ آٹھ روز کی پیدائش ہیں۔

اسی طرح سارے ملک ہندوستان میں اور اسکے بعد کل دنیا میں ان دونوں گروہوں قادیانی اور بہائیوں کا محاسبہ کریں تو شرح چغمینی کی رو سے سبع عرض عشیر کی نسبت بھی نہیں ملتی (شرح چغمینی عربی میں علم ہیئت کی کتاب ہے۔ اس میں پہاڑوں اور سطح زمین کی نسبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سب سے بلند پہاڑ جو زمین پر ہے وہ زمین کے کرہ کے سامنے وہی نسبت رکھتا ہے جو نسبت جو کی چوڑائی کا ساتواں حصہ اس کرہ کے ساتھ رکھتا ہے جس کا قطر نصف گز اور محیط ڈیڑھ گز ہو۔ اس کرہ پر جو کی چوڑائی کا ساتواں حصہ رکھنے سے جو نسبت معلوم ہوگی، وہی نسبت بلند سے بلند پہاڑ کو کرہ ارض سے ہوگی۔ یعنی قریب نفی کے۔ اسی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ ثناءاللہ امرتسری) کہنے کو تو دونوں گروہ کہتے ہیں کہ ہم مارتے مارتے دہلی تک جا پہنچے۔ کسی شاعر نے اسی قسم کا بہت خوب دعوی کیا ہے

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہو تو اک آن میں ہلا ڈالوں

بہائی قابل مضمون نگار نے اس مضمون میں کچھ اچھی قابلیت کا اظہار نہیں کیا کیونکہ جو آیتیں اس نے وعدہ موعودہ کے متعلق نقل کی ہیں وہ قیامت کا وعدہ ہے اس کی تاریخ کسی کو معلوم نہیں۔ لیکن ترقی کے وعدہ کی نشانی واضح الفاظ میں بتا دی ہے غور سے سنو۔ ارشاد ہے: اذا جاء نصر الله و الفتح و رأیت الناس ید خلو ن فی دین الله افوا جاً۔(عنقریب لوگ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوں گے (النصر۔۱۔۲) چنانچہ ہو گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے یہ تو آئندہ کی خبر تھی، اب میں ماضی کے الفاظ میں وعدہ وفائی کا ذکر سناتا ہوں ۔ارشاد ہے الم نشرح لك صدرك۔ و وضعناعنك وزرك ۔الذی انقض ظهرك۔ ورفعنا لك ذكرك ۔ فان مع العسر يسراً۔ (اے پیغمبر ہم نے تیرا سینہ کھول دیا اور تیرا بوجھ جس نے تیری کمر توڑ رکھی تھی بالکل اٹھا دیا اور تیرا نام بلند کر دیا۔تنگی کے ساتھ آسانی ہوا کرتی ہے)(الشرح:۱۔۵) یہ ہے وہ وعدہ وفائی جسکا آپ نے ذکر نہیں کیا جو آپ کو کرنا چاہیے تھا۔قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وعدہ ترقی اسلام ہے اور دوسرا وعدہ قیامت وعدہ ترقی اسلام پورا ہو گیا دنیا نے دیکھ لیا ایسا پورا ہوا کہ جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے

چمکا جو اس جہان میں ستارہ محمدی
لاکھوں ہوئے یہود و نصاری محمدی

قادیانی ممبرو! اپنے رقیب بہائیوں کے دعاوی سن کر جواب دو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۴۵ءمطابق ۶ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

مرزا کی تکذیب کی آواز : قادیان سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

کوئی اور کہے تو کہا جائے گا کہ اس کی مخالفت ہے اور مخالفت کی وجہ سے مخالف رائے کا اظہار کر رہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اہل قادیان بھی کبھی کبھی واقعات سے مغلوب ہو کر مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کی آواز اٹھا دیا کرتے ہیں۔

زلیخا کے خاندان میں سے جو گواہ حضرت یوسفؑ کی بریت میں گذرا تھا، اس کا کلام گو واقعہ کے مطابق تھا مگر شرطیہ تھا، قادیانی شہادت جو آج ہم پیش کریں گے وہ شرطیہ نہیں بلکہ تصدیق ہے اس امر کی کہ مرزا غلام احمد کا دعوی متعلقہ مسیحیت موعود غلط ہے۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶۔اپریل ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانان دنیا کی حالت عموماً اور عرب کی خصوصاً بہت خراب ہے۔ الفضل کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں : کچھ عرصہ ہوا ہم نے یہ بتانے کے لئے کہ دنیا کا وہ مقدس خطہ جہاں سے اسلام کا چشمہ پھوٹا، روحانیت کی شعاعیں نکلیں ،اور رسول کریم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ﷺ رحمۃ للعالمین بن کر رونما ہوئے، اس کے مقدس ترین شہر مکہ اور مدینہ میں بھی اسلام بے حد غربت اور کس مپرسی کی حالت میں ہے ..عرب ممالک میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے۔ اور وہ نہ صرف خود اس بات کو ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ کوئی پرواہ نہ کریں (الفضل ۱۶اپریل ۱۹۴۵ء ص ۱)

مرزا غلام احمد کا دعوی بلکہ اعلان تھا کہ میں دو کاموں کے لئے مبعوث ہو کر آیا ہوں، ایک یہ کہ صلیب مسیح کو توڑ دوں۔ دنیا میں کوئی نہ جانے کہ مسیح بھی کوئی معبود تھا۔ دوسرا مقصد یہ کہ مسلمانوں کو پورا کامل متقی بنا دوں جو خدا کے نزدیک بھی متقی ہوں اخبار الفضل کی یہ عبارت جو ہم نے نقل کی ہے مرزا غلام احمد کے اس دعوی کی تکذیب کرتی ہے۔ جب عرب جیسے مقدس ملک کی حالت خراب ہے اور ساتھ ہی اسکے ممالک اسلامیہ سے شریعت اٹھتی جاتی ہے۔ الفضل خود ہی بتائے کہ مرزا صاحب قادیانی کے آنے کا کیا فائدہ ہوا۔ کیا یہ کہاوت صادق نہیں آتی کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

مرزا غلام احمد صاحب کے گدی نشین خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بھی ایک دفعہ کہا تھا کہ بڑے میاں نے جو وعدے کئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی تک پورا نہیں ہوا۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا۔ نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۱۳ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۷ ص ۴)

قادیان سے چورن کا اشتہار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ چورن فروش بازاروں میں ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے چورن کا اشتہار دیا کرتے ہیں۔ وہ چورن کیا ہوتا ہے؟ اجوائن، نمک سلیمانی اور بادیان وغیرہ۔ مگر وہ اشتہار میں اس چورن کی خوبیاں اتنی بتاتے ہیں گویا یہ کل امراض انسانی کے لئے نسخہ اکسیر معلوم ہوتا ہے۔ یہی مثال ہے قادیانی چورن کی۔

۱۹۲۲ء کو میں حیدر آباد دکن گیا تھا۔ وہاں قادیانی مذہب کے متعلق بہت تقریریں ہوئیں۔ حیدر آباد کی جماعت قادیانیہ کی طرف سے سیٹھ عبداللہ الہ دین نے اشتہار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ: مولوی ثناء اللہ، مرزا کے متعلق حلف اٹھائیں جس میں فلاں فلاں الفاظ ہوں ہم ان کو دس ہزار روپیہ انعام دینگے بشرطیکہ وہ حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں۔،

اس کا جواب ہم نے وہیں دے دیا۔ بلکہ حلف بھی اٹھا لیا۔ جس کا مفصل ذکر انجمن اہل حدیث سکندر آباد نے رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا جو انجمن موصوف اور دفتر ہذا سے جوابی کارڈ محصول ڈاک آنے پر مفت مل سکتا ہے۔ مگر سیٹھ موصوف نے نہ رقم دی اور نہ توبہ کی، بلکہ سلسلہ اشتہار چورن فروش کی طرح جاری رکھا۔ یہاں تک کہ ہم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۴ء میں حلف اٹھانے پر آمادگی کا اظہار کیا مگر چورن فروشوں نے ہمارے جواب پر توجہ نہ کی۔ ڈھنڈورا پیٹتے رہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہمارے حلقہ میں آئے ہوئے لوگ دوسرے کی نہیں سنتے ان کا قول ہے

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اس لئے ان کی کوشش یہی رہی کہ جواب تک برابر جاری ہے۔ زبانی بھی کہتے پھرتے ہیں کہ ہم ہزاروں روپیہ انعام دیتے ہیں مگر مولوی ثناء اللہ صاحب حلف اٹھا کو تیار نہیں ہوتے۔ اس لئے وہ جھوٹ پر ہیں۔ ان کو حوصلہ نہیں ہوتا۔

میں کہتا ہوں گذشتہ حلفوں کے علاوہ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق میں اب بھی شرعی الفاظ میں حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ چورن فروش میرے سامنے نہیں آئیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۲۰ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۸ ص ۴)

قادیانی تحریک کی بنا

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

مولانا ثناء اللہؒ لکھتے ہیں: دہلی سے ایک اشتہار ہم کو پہنچا ہے جسکی سرخی یہ ہے: **احمدیت کی غرض و غایت**، اس میں بتایا گیا ہے کہ احمدیت یعنی قادیانی مذہب کوئی نیا دین نہیں ہے۔ پس اس مضمون کی تفصیل اور تشریح کرنا آج ہمارے مضمون کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل مقصد ہے۔اس امر کی تحقیق کیلئے ناظرین کو اخبار اہلحدیث مورخہ ۶۔اپریل پر توجہ دلاتا ہوں جس میں الفضل سے مفصل مضمون نقل ہوا ہے اس مضمون کا ملخص یہ ہے کہ :عامہ مسلمین قادیانیوں کے نزدیک یہود و نصاری کے مرتبہ کے برابر ہیں اور قادیانی احمدی پکے مسلمانوں کے رتبہ میں ۔،پس اب اس امر کا فیصلہ آسان ہے کہ قادیانی اور عامہ مسلمین دو مختلف دینوں کے پیرو ہیں یا ایک ہی دین کے ۔ کس قدر ظلم ہے کہ ادھر تو کہا جائے کہ دین ایک ہے، کوئی شریعت ہم پیش نہیں کرتے ، ادھر کہا جائے کہ غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔، بہت اچھا !اب ہم قادیانی تحریک کے اجزاء بتاتے ہیں۔سب سے پہلے توحید کو لیجئے۔توحید و رسالت کا مضمون جو کلمہ طیبہ کا مضمون ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے اس شعر سے معلوم ہوتا ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آن چناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

یعنی آنحضرت ﷺ کی شان مبارک یہ ہے کہ آپ کے اسم مبارک احمد میں سے میم نکل کر احد رہ گیا۔، ایسا کہنا یا سمجھنا اسلام کے صریح خلاف اور نیا دین ہے۔

پھر مرزا صاحب قادیانی کا اپنے حق میں درثمین میں یہ کہنا

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

پھر تریاق القلوب میں مرزا صاحب قادیانی کا یہ کہنا

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

یعنی میں مسیح ہوں میں موسی ہوں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں ۔، ایسا کہنا اسلام کے بالکل خلاف ہے۔، پھر آئینہ کمالات اسلام میں آپ کا یہ کہنا

ر أیتنی فی المنام عین الله و تیقنت اننی هو

یعنی مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور مجھے یقین آگیا کہ میں وہی ہوں ۔ ،یہ بھی اسلام کے صریح خلاف ہے۔

غلام احمد کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھئے اس سے یہی ثابت ہوگا کہ میں سب انبیاء سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افضل ہوں۔ چنانچہ درثمین فارسی میں آپ کا یہ شعر اس مطلب کو ادا کرنے کو کافی ہے

آدم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

ایک جگہ انوکھی بات لکھتے ہیں کہ شیطان لعین ہر زمانہ کے انبیاء سے بھاگ کر جان بچاتا رہا مگر میرے زمانہ میں وہ جان نہیں بچا سکا میں نے اس کو قتل کر دیا۔ یہ دعوی سابقہ انبیاء میں سے کسی نبی نے نہیں کیا۔ اس لئے یہ بھی اسلام کے خلاف اور قادیانی تحریک کے نیا دین ہونے کا ثبوت ہے۔ قادیانی ممبرو! سچ بتاؤ اور اپنے ایمان سے بتاؤ کہ مرزا کو ماننے کے بغیر کسی مسلمان کی نجات ہوسکتی ہے؟ یہی کہو گے کہ نہیں۔ اگر نہیں ہوسکتی ہے تو پھر قادیانی تحریک کے نیا دین ہونے میں کیا شبہ ہے؟ غیر قادیانی مسلمان تمہارے نزدیک اس قدر مجرم ہیں کہ انکے بے گناہ بچوں کا جنازہ بھی تم جائز نہیں سمجھتے، بلکہ اپنے غیر احمدی والدین کا جنازہ بھی نہیں پڑھتے۔ پھر کس منہ سے کہتے ہو کہ ہمارا دین الگ نہیں ہے بلکہ وہی اسلام ہے جو پہلے سے چلا آیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۹ ص ۳،۴)

قادیانی مصلح موعود کی تکذیب: مرزا کلاں کے قلم سے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہم اس امر کے معترف ہیں کہ قادیانی جماعت کو اس امر کا پورا ملکہ حاصل ہے کہ یہ دعوی کرسکتی ہے

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

دن دیہاڑے ڈاکہ مارنا بڑے دلیر ڈاکوؤں کا کام ہے، مگر قادیانی جماعت حق کو چھپانے اور باطل کو ظاہر کرنے میں ان سے بھی دلیر ہے۔ آج کا نوٹ ہم اس بات کو ثابت کرنے کیلئے لکھتے ہیں۔ قادیانی جماعت اور ہمارے ناقدین غور سے سنیں اور داد انصاف دیں۔ ایک حدیث میں عیسیٰ مسیح موعود کے حق میں یہ الفاظ آئے ہیں

یتزوج و یولد له (آپ دنیا میں آکر شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی)

اس حدیث کو مرزا صاحب کلاں نے ضمیمہ انجام آتھم میں آسمانی منکوحہ کے نکاح کی تصدیق میں نقل کیا ہے۔ اس حدیث کو اخبار الفضل مورخہ ۴ مئی ۱۹۴۵ء میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی درج کیا گیا ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

حضرت امیر المومنین خلیفہ قادیان کی شان صداقت نہ صرف خدا تعالی کی فعلی شہادت سے ثابت ہے بلکہ خاتم النبیین ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے الہامات اور پاک وحی سے بھی ہوتی ہے۔ چند پیش گوئیاں بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ نے حضرت مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے یتزوج و یولد له یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہو گی۔ یہ مختصر الفاظ اپنے اندر خاص حقیقت پنہاں رکھتے ہیں۔ (عام طور پر انسان شادی کرتے ہیں اور انکی اولادیں بھی ہوتی ہیں) مگر رسول اللہ ﷺ کے ان کلمات میں یہ حقیقت پنہاں ہے کہ مسیح موعود جن نوروں کو پھیلانے کے لئے بھیجا جائے گا اور جو کام اس کے سپرد کیا جائے گا ان نوروں کو دنیا میں ظاہر کرنے اور اس کے مفوضہ کاموں کی تکمیل تک پہنچانے کے لئے خدا تعالی اس کو اولاد عطا کرے گا۔ (الفضل ۸ مئی ۱۹۴۵ء ص ۳)

الفضل کی منقولہ عبارت میں جن لفظوں کو ہم نے خطوط وحدانی میں ڈالا ہے ان کو ملحوظ رکھ کر ہمارا جواب سنیں۔ مرزا صاحب متوفی نے ضمیمہ انجام آتھم میں مسمات محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ یعنی آسمانی منکوحہ کی بابت لکھتے ہوئے حاشیہ میں یہ حدیث درج کی ہے جس کے پورے الفاظ یہ ہیں: اس پیشگوئی (آسمانی نکاح) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (بصورت آسمانی نکاح) ہو گا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہو گی جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۳ کا حاشیہ)

مرزا غلام احمد کے یہ الفاظ پڑھنے والا صاف سمجھ سکتا ہے کہ یہ نکاح وہ نکاح ہے جس کو آسمانی نکاح کہا جاتا ہے یعنی محمدی بیگم کے ساتھ، اور اولاد اسی کے بطن سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔ لیکن واہ شومی قسمت کہ مرزا صاحب قادیانی کو یہ نکاح نصیب نہ ہوا۔ ہمیشہ آپ کی زبان پر یہ شعر جاری رہا

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب فی الواقع نکاح ہی نہ ہوا، اور نہ اس سے اولاد پیدا ہوئی، تو ہمارے دو دعوی ثابت ہوگئے۔ نہ مرزا صاحب مسیح موعود اور نہ محمود مصلح موعود۔

قادیانی ممبرو! ہماری دلیل کے کسی مقدمہ پر اعتراض کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں، کیونکہ وہ تمہارے مسلمات، اور تمہارے ہی نبی کے اقوال سے ماخوذ ہے۔ ہمت ہے تو آگے آیئے اور اعتراض کیجئے۔ مگر یہ سمجھ کر آیئے کہ سامنے کون ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۵ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۰ ص ۳-۴)

بہائی دعوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں۔ ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے۔ دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

ہمیشہ سے اہل علم اور اہل دیانت کا طریق کار یہ رہا ہے کہ اپنے دعوی کا ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر آج کل کے بعض مدعیان نے احسن طریق یہ سمجھ رکھا ہے کہ دعوی پر دعوی کئے جاؤ دلیل دینے کی حاجت نہیں۔

بہائی اور قادیانی دونوں گروہوں کا یہی طریق عمل ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ان دونوں گروہوں کے علم کلام کو کس اصول پر جانچیں۔ اہل علم کے نزدیک دعوی کے ثبوت میں دعوی کئے جانا مصادرہ علی المطلوب کہلاتا ہے جو سخت معیوب ہے۔ افسوس ہے کہ ان دونوں گروہوں کا علم کلام اسی معیوب چیز سے بھرا پڑا ہے، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر موقعہ بموقعہ ہم کیا کرتے ہیں۔ آج بھی اسی کا نمونہ پیش ہے۔

بہائی رسالہ پیامبر مئی ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی

یو م اللہ الیو م المو عود

ہے۔ جس سے مراد راقم مضمون کی بہاء اللہ کا ظہور ہے۔ مگر ایسی خوبی سے ایسی وضاحت سے اور ایسی طلاقت لسانی سے کہ بے اختیار شاباش کہنے کو جی چاہتا ہے

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ہم ناظرین کی پوری آگاہی کے لئے پیامبر کے اصل الفاظ نقل کر دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان کا علم کلام کیا وزن رکھتا ہے۔ راقم مضمون لکھتے ہیں:

خداوند علام غیوب کی جانب سے ایسا ہی فیصلہ ہوا ہے۔ خدا کی قسم اس ظہور کو کسی گذشتہ اور آئندہ ظہور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ مقرب بندے اس کے گواہ ہیں۔ خدا کی قسم وہ آ گیا ہے جو انبیاء کے سینوں میں مستور اور خدائے رب العالمین کی کتابوں میں قلم اعلی سے مسطور تھا۔ کہہ دو یہ وہ ظہور ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو نہ کوئی رسول بھیجا جاتا، نہ کوئی کتاب نازل کی جاتی۔ تمام اشیاء اس امر کی گواہ ہیں۔ یہی وہ ظہور ہے جس کے نقطہ بیان (حضرت باب) نے دور بیان میں عہد و میثاق لیا تھا، اور محمد رسول اللہ نے دور فرقان میں روح اللہ نے دور انجیل میں کلیم اللہ نے دور تورات میں۔ خلیل اللہ نے اپنے دور امر میں اسی کا عہد لیا تھا۔ (پیامبر دہلی مئی ۱۹۴۵ء ص ۱۱)

اس اقتباس میں چار اولو العزم انبیاء کا نام لیا گیا ہے اور ان کی طرف سے بہاء اللہ ایرانی کے حق میں پیش گوئی کا دعوی کیا ہے۔

سب سے پہلے ہمارے نبی اکرم ﷺ کا نام نامی پیش کیا ہے اس لئے ہم بھی پہلے آنحضرت ﷺ سے شروع کرتے ہیں۔ فرمایئے جناب قرآن مجید کے کس پارے میں اور فرقان حمید کی کس سورت میں بہاء اللہ ایرانی کے ظہور کا ذکر ملتا ہے۔، دیکھنا جواب دیتے ہوئے مصادرہ علی المطلوب نہ کرنا جو اہل علم کے نزدیک سخت معیوب ہے۔

ہم بڑے تپاک سے یہ حوالہ سننا چاہتے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے دعوی کا ثبوت دیتے ہوئے بتایا ہے کہ سورۃ والعصر کے عدد تیرہ سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلتے ہیں جو غلام احمد قادیانی کے اعداد کے برابر ہیں (ازالہ اوہام)، اس قسم کا ثبوت لا یسمن و لا یغنی من جوع کی قسم کا ہوتا ہے۔

بہر حال جو کچھ بھی ہو ہمیں تو ثبوت چاہیے جس پر ہم یقین کرسکیں کہ واقعی یہ الفاظ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں پیش گوئی ہیں۔ اسکے بعد ہم حضرت روح اللہ (عیسیٰ مسیح) کے کلام سے ثبوت طلب کرینگے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے الفاظ سے ثبوت مانگیں گے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ کون سر پھرا ہے جو ان حضرات کی تعلیم سے سر پھیرتا ہے یا کون غلط گو ہے جو ان حضرات پر افتراء کرتا ہے۔ اگر اس دعویٰ کا ثبوت نہیں ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ مصادرہ علی المطلوب ہے آپ ہی کو مبارک۔

ناظرین کرام! کس قدر جرأت آمیز کلام ہے کہ اگر بہاء اللہ کا ظہور نہ ہوتا تو نہ کوئی رسول بھیجا جاتا، نہ کوئی کتاب نازل کی جاتی۔ سچ ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور۔شکل ہے دنیا میں لا ثانی مری

دوسرا اقتباس اس سے بھی لطیف تر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اگر یہ وجود حق نہ ہوتا تو بقعۂ طور پر موسیٰ کے لئے سدرہ سینا کی آگ مشتعل نہ ہوتی اور نہ یہ ہمارے نام خلیل کے لئے نور بنتی اور نہ خدا کا امر خلق میں ثابت و قائم ہوتا، اور نہ تمہارے پروردگار علی اعلیٰ کے نام سے افق قدس سے بقا کا آفتاب درخشاں ہوتا۔ یہ وہ جوان ہے جس کی محبت میں انبیاء و مرسلین کے خون بہائے گئے۔ کہہ دے خدا کی قسم قلم قدس نے روشنائی مشک سے میری نورانی پیشانی پر روشن ترین حروف میں یہ لکھ دیا ہے کہ، اے زمین و آسمان والو یہ (بہاء اللہ) وہ محبوب ہے جس کی نظیر چشم عالم نے نہیں دیکھی اور نہ عالم ایجاد کی آنکھ نے اس کا ہمسر دیکھا ہے اور یہی وہ ہے جسکے جمال سے خدائے ملک عزیز و جمیل کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں۔

اس سمندر کے ساحل پر ایسا میدان بنایا گیا ہے جس کے اول و آخر کو کوئی نہیں پا سکا اور اس میں ہر سمت سے خدائی نداء بلند ہے اور جب اس وادی میں کوئی نبی و رسول گزرتا ہے تو اسے نفحات الٰہی گھیر لیتے ہیں اور جب وہ اس قبلہ الٰہی تک پہنچتے ہیں جو اس وادی کے وسط میں نور ذات سے پیدا کیا گیا ہے تو سب کے سب اس جمال کے آگے خشوع و خضوع کرتے ہوئے زمین پر منہ کے بل گر جاتے ہیں جو کہ واقعی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قمیص میں ظاہر ہوا ہے جس سے مخلصین خداوندِ رحمان کی خوش بو پاتے ہیں۔
اور اسی طرح امر کا فیصلہ ہوا ہے یہ وہ ظہور ہے ہر پانچ لاکھ سال میں ایک مرتبہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔ (پیامبر مئی ۱۹۴۵ء ص ۱۱)

کس قدر تعلّی اور بے ثبوت دعوی ہیں جو کسی عالم علم کلام کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ ہمیں تو اس کا جواب دینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کیونکہ یہ دعوی خود اپنا جواب ہے۔ علم منطق میں ایک بحث آیا کرتی ہے جس کو کہا کرتے ہیں قضا یا قیا سا تھا معها۔ یعنی ایسا دعوی جس کی دلیل خود اس کے اندر موجود ہو۔ جس کی مثال میں یہ آیت پیش ہوسکتی ہے یا ایها النّاس اعبدوا ربّکم (اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو)۔ دلیل خود اس کے اندر موجود ہے: کیونکہ وہ تمہارا رب ہے۔ اسی طرح یہ جملہ ہے اطع اباك (اپنے باپ کی فرمان برداری کر) کیونکہ وہ تیرا باپ ہے۔

جتنی عبارت ہم نے رسالہ پیامبر سے نقل کی ہے یہ بھی اسی قسم سے ہے کہ اس کے بطلان کی دلیل خود اس میں موجود ہے۔ اس لئے کسی مزید جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا رباعی مندرجہ عنوان کا دوسرا شعر نقل کر دینا کافی ہے

اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے۔ دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے
باقی بھی اسی طرح سمجھ لیجئے : قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۱ ص ۳۔۴)

مسٹر چرچل اور مرزا محمود: خاتمہ جنگ کے متعلق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شملہ میں حکومت نے محکمہ آب و ہوا قائم کیا ہوا ہے۔ وہ ہوا کا رخ دیکھ کر بارش کے متعلق پیش گوئی کیا کرتا ہے جو کبھی ٹھیک اور کبھی غلط نکلتی ہے۔
اسی طرح قادیانی جماعت کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) بلکہ ان کے مورث اعلی مرزا صاحب کلاں ہوا کا رخ دیکھ کر پیش گوئیاں کیا کرتے تھے اور کیا کرتے ہیں۔ دانا سمجھتے ہیں کہ یہ پیش گوئیاں الہامی یا القاء خداوندی نہیں ہوتیں بلکہ محض ہوا کا رخ ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وزیر اعظم برطانیہ شروع سے کہتے آئے ہیں کہ جنگ میں آخری فتح ہماری ہو گی۔ اسی آواز کو لے کر فونوگراف کی طرح خلیفہ قادیان نے آواز دینا شروع کیا کہ فتح انگریزوں کی ہوگی۔ چنانچہ اب اس پر فخر کیا جاتا ہے کہ ہمارے خلیفہ کی پیش گوئی سچے ثابت ہوئی، اس لئے ہمارا مصلح موعود بھی سچا اور مسیح موعود بھی سچا۔ مگر دراصل اس قسم کے دعوی ملمع سازی اور فریب کاری ہوتے ہیں۔ انگریزوں کی فتح ہوگی، سب سے پہلے یہ آواز مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ کی تھی جو پوری ہوئی۔ اس میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا کوئی حصہ نہیں۔ ہاں خلیفہ قادیان نے اس فتح کا جو ذریعہ بتایا تھا وہ قابل ذکر ہے اور اس کا بتانا خاص اخبار اہل حدیث امرتسر کا کام ہے۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے کہا تھا کہ انگریز ہم سے درخواست کریں کہ ہم ان کی فتح کے لئے دعا کریں تو فتح ضرور ہوگی۔ مگر انگریزوں جیسی عالی دماغ قوم خلیفہ قادیان سے درخواست کیوں کرتی؟ یہ تو پنجاب کے ایک گاؤں کے خلیفہ ہیں۔ بلکہ وہ ایسی گفتگو پر آپ کو پاگل سمجھتی ہوگی جس کا ثبوت آئندہ پرچہ میں درج ہوگا۔ انشاءاللہ

کیا خلیفہ قادیان یا ان کا کوئی مرید ہمیں بتا سکتا ہے کہ ذمہ دار انگریزوں نے ان سے دعا کی درخواست کی۔ اور اس درخواست پر خلیفہ قادیان (مرزا محمود) اور ان کے مریدوں نے دعا کی تو فتح ہوئی۔ ہرگز نہیں۔ پس فتح کے متعلق قادیان کا جس قدر حصہ ممکن تھا وہ تو ہوا نہیں، پھر لیموں نچوڑ (ایک شخص ہوٹل میں بیٹھا تھا جو کوئی کھانے لگتا تو وہ جھٹ لیموں نچوڑ کر سالن میں ڈال دیتا اور کھانے میں شریک ہو جاتا۔ لیموں نچوڑ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ ثناءاللہ) کی طرح قادیانی لوگ حصہ دار کیوں بنتے ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ خلیفہ کے مشتہرہ الفاظ ہی ان کی تردید کیلئے کافی ہیں۔ الفضل کیا مزے سے لکھتا ہے: ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا: اب چونکہ جنگ ختم ہونے والی ہے اور ایسے آثار ظاہر ہو رہے ہیں کہ چھ ماہ یا سال کے اندر، یا سال سے کچھ کم یعنی سات آٹھ ماہ کے اندر اندر جنگ ختم ہو جائیگی۔ (الفضل ۳ نومبر ۱۹۴۴ء)

۲۴ نومبر ۴۴ ۱۹ء کو خطبہ جمعہ میں حضور (مرزا محمود احمد) نے فرمایا: امید ہے کہ سال ڈیڑھ سال میں اب ختم ہو جائے گی۔ چھ سات ماہ تک جنگ یورپ ختم ہو جانے کی امید ہے۔ (الفضل ۸ مئی ۱۹۴۵ء ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ الفاظ الہامی نہیں بلکہ سیاسی اور قیاسی ہیں۔اس قسم کے الفاظ عموماً اخباروں میں مبصرین کی طرف سے شائع ہوتے رہے ہیں جن کے ماتحت خلیفہ قادیان بھی بولتے رہے۔ سچ ہے: آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ کس بات پر فخر کرتے ہیں۔ اس میں کیا کمال ہے کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ کے جنگی مبصرین نے جو کچھ کہا وہی انہوں نے کہہ دیا۔فرق اتنا ہے کہ یہ لوگ اس کو الہامی پیش گوئی بنا کر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی کرامت کا اظہار کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۴۵ء مطابق ۱۲ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۱ ص ۴-۵)

خلیفہ قادیانی کی دعا متعلق جنگ عظیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) اور ان کے حواری اتحادیوں کی فتح پر اپنی شیخی بگھارتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے خلیفہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ فتح اتحادیوں کی ہوگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پرچہ مذکورہ میں ہم نے بتایا تھا کہ فتح کی پیش گوئی وزیراعظم برطانیہ بھی کرتے رہے، آپ نے اگر ان کی آواز میں اپنی آواز ملا دی، تو کیا کمال کیا۔

ہاں آپ کا کمال یہ ہوتا کہ آپ کی دعا سے فتح ہوتی اور دعا سے بھی اس طرح کہ انگریز آپ سے دعا کی درخواست کرتے ،اور اس پر آپ دعا کرتے اور انگریزوں کی فتح ہوتی تو آپ کا کمال ثابت ہوتا۔ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ انگریز آپ کی ایسی باتیں سن کر آپ کو پاگل کہتے ہیں۔آج کے پرچے میں ہم اس بحث کو مفصل لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیانیوں کی مثال وہی لیموں نچوڑ کی سی ہے جو تھوڑا سا لیموں مسافر کے کھانے میں نچوڑ کر خود اس میں شریک ہو جاتا تھا۔

پس ناظرین نمبر وار سنیں خلیفہ قادیان کا قول ہے: نمبر اول: اور یہ جو آفتیں آنے والی ہیں ان پر اصل غلبہ دعا کے ذریعہ ہی ہوگا اور کیا تعجب ہے کہ اس جنگ میں ایک وقت ایسا آجائے جب کہ اتحادی ہم سے دعا کی درخواست کریں۔اور جیسا کہ رؤیا بتاتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ اخلاص سے اس طرف توجہ کریں تو خدا تعالی میری دعا کی برکت سے یہ مصیبت ان سے دور کر دے گا۔ لیکن ابھی ان کے دماغ ایسے مقام پر نہیں آئے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اس تقریر کا یہ حصہ رکھ دیا جائے تو وہ کہے گا کہ یہ کوئی پاگل ہے جو پاگل خانہ سے چھوٹ کر آیا ہے۔ کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپ خانے اور بحری بیڑہ اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں۔ اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو تو اس کی دعا سے فتح کس طرح حاصل ہوسکتی ہے۔ (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۵ء بحوالہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین! کتنی صاف اور واضح بات ہے کہ انگریزوں کی فتح کو اپنی دعا سے وابستہ کیا جاتا ہے، اور اپنی دعا کو انگریزوں کی درخواست پر مبنی کیا گیا ہے۔

اور انگریزوں کا دعا کرنا تو کجا انگریزوں کے قول میں معاذ اللہ خلیفہ صاحب کو پاگل اور مجنون بتایا گیا ہے (ہم اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ ثناء اللہ)

اس مضمون کی مزید تائید مندرجہ ذیل اقتباس میں ملتی ہے۔ خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) فرماتے ہیں: میں نے انگریزوں کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ چاہیں اور جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کریں، تو اللہ تعالی ہماری دعا سے ان کی مشکلات کو دور کر دے گا... اگر وہ ہماری طرف دعا کے لئے دل سے متوجہ ہوں تو اللہ تعالی اس فتنہ کو دور کر دے گا اور ان کے امن و آسائش کے ایام واپس لے آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک عرصہ سے یہ اعلان ہماری جماعت کی طرف سے ہو چکا ہے گورنمنٹ نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۵ء بحوالہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۲ء)

مولانا ثناء اللہؒ فرماتے ہیں: یہ عبارت کیسی صاف ہے جو اپنے معنی بتانے میں بالکل واضح ہے۔ انگریزی حکومت نے خلیفہ جی کی درخواست کو بڑی توہین سے ٹھکرا دیا ہے جس کی شکایت خود خلیفہ کرتے ہیں۔ پھر کیوں کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کی فتح ہماری دعا سے ہوئی۔ حالانکہ انگریزوں نے نہ دعا کی درخواست کی، اور نہ توجہ کی بلکہ اپنی درخواست کو نامقبول پا کر خلیفہ قادیان، غالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے خاموش ہو گئے

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرقومہ بالا دونوں اقتباسوں کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل اقتباس سے ہوتی ہے۔خلیفہ قادیان کہتے ہیں: ہم دعائیں تو اب بھی کرتے ہیں اور میں جماعت کو ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرے۔مگران دعاؤں میں اوراس دعا میں بہت بڑا فرق ہے۔بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ اگر تمہاری دعاؤں سے ہی یہ لڑائی دور ہوسکتی ہے تو تمہارے دلوں میں دعا کے لئے کیوں جوش پیدا نہیں ہوتا۔دنیا میں اتنا خون خرابہ ہو رہا ہے اور تم دعا نہیں کرتے۔وہ نادان اور احمق یہ نہیں سمجھتے کہ دعا کے لئے جوش پیدا ہونے کے مختلف اسباب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ اوراس فرق کی وجہ سے وہ جوش کبھی کم پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔اس وقت بھی ہم بے شک انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں،مگراس لئے کہ ہمارے نزدیک انگریز مظلوم ہیں اوران کا دشمن ظالم ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ظالم کو فتح حاصل ہولیکن اگرانگریز ہم سے دعا کی درخواست کریں تو چونکہ اس درخواست کے نتیجہ میں اسلام اوراحمدیت کی سچائی ظاہر ہوگی اس لئے اسلام کی فتح احمدیت کی فتح کے لئے ہمارے دلوں میں دعا کے لئے جس قدر جوش پیدا ہوسکتا ہے وہ جوش موجودہ صورت میں کہاں پیدا ہوسکتا ہے۔ (الفضل قادیان۔تاریخ مذکور)

یہ مقولہ بالکل فیصلہ کن ہے کہ احمدیت اس صورت میں فخر کرسکتی ہے جب حکومت انگریزی خلیفہ (محمود) سے دعا کی درخواست کرتی۔وہ تو بقول خلیفہ اپنے سازوسامان اوراسلحہ جنگ کے گھمنڈ میں مگن رہی۔دعا کی درخواست کی بجائے خلیفہ جی جیسے مصلح موعود کو پاگل اور مجنون سمجھتی رہی۔پھر یہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ انگریزوں کی فتح سے احمدیت کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا۔

(اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۲ ص ۴۔۵)

گورنمنٹ برطانیہ کو جنگی مصائب کیوں پیش آئے

جماعت احمدیہ کو ستانے کی وجہ سے (کلام محمود)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: گذشتہ پرچہ میں ہم بتا آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ خلیفہ قادیان (محمود) کے اطلاع دینے کے باوجود انگریزوں نے ان سے دعا کی استدعا نہیں کی، بلکہ اپنے سامان جنگ کے گھمنڈ میں انکو (معاذ اللہ) پاگل سمجھتے رہے۔

آج ہم ایک بڑے مخفی راز کا انکشاف کرتے ہیں وہ یہ کہ گورنمنٹ برطانیہ کو جنگ میں جو شدید تکالیف پہنچیں (جن کا ذکر آئندہ سطور میں آئے گا) یہ دراصل جماعت احمدیہ کو تکلیف دینے کی وجہ سے تھیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

گورنمنٹ کی طرف سے ہماری جماعت کو جو تکالیف دی گئی ہیں انکے نتیجہ سے یہ ابتلاء پیش آیا ہے اور تحریک جدید کے ساتھ اسکی وابستگی ہے (الفضل ۸؟؟ ۱۶ مئی ۱۹۴۵ء ص ۴)

ہمیں تو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے جماعت احمدیہ کو کیا تکلیفیں پہنچیں جن کی وجہ سے گورنمنٹ مبتلاء جنگ ہوئی، جس سے کروڑوں پونڈ خرچ ہوئے اور لاکھوں آدمی کام آئے اور ملک تباہ ہوا، اور بقول خلیفہ قادیان انگریزی حکومت امریکہ کے ماتحت ایک ریاست سی بن گئی، جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

ہم تو آئے دن دیکھتے اور سنتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے قادیانی جماعت کی وفاداری کے بدلہ میں بڑی بڑی نوازشیں ہوتی ہیں۔ مگر ہمیں یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا بات ہے جس کی شکایت خلیفہ قادیان (محمود) کرتے ہیں۔ پھر حکومت کو یہ بھی کہتے رہے کہ تم ہم سے دعا کی درخواست کرو، تو ہم تمہارے لئے دعا کریں گے اور تمہاری فتح ہوگی یہ تو وہی بات ہوئی جو غالب نے اپنے معشوق کے حق میں کہا ہے:

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

اب ہم بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کی نظر میں انگریزوں کی فتح کی کیا قدر ہے۔ خلیفہ جی کہتے ہیں: انگریزوں کو فتح حاصل ہو جائے گی مگر مالی لحاظ سے وہ کچلے جائیں گے۔ اوران کے لئے جنگ کے بعد سر اٹھانا مشکل ہوگا۔ دراصل جنگ کے بعد مالی لحاظ سے انگریز امریکنوں کے ہاتھ میں ہونگے اوران کی حالت اقتصادی طور پر جنگ کے بعد چند سالوں تک امریکہ کے مقابل ایک ماتحت کی سی رہ جائیگی (الفضل ۲۹۔ اگست ۱۹۴۴ء)

اس پولٹکل اور اقتصادی مسئلہ کا جو انکشاف خلیفہ جی نے کیا ہے ہم اسے نہیں سمجھ سکتے ۔ہم تو یہی سمجھے ہیں کہ انگریزوں کو افریقہ میں فتح ہوئی۔ یورپ میں بہت بڑی فتح ہوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔حکومتوں میں انکی ساکھ بیٹھ گئی۔ رعب داب جم گیا۔ اگر خلیفہ کی یہ تحریر جاپانیوں تک پہنچ جائے تو ان کو کتنی جرأت ہوگی۔ بہر حال یہ بات قابل غور ہے اور یہ سارا خمیازہ بقول خلیفہ قادیان انگریزی حکومت کو جماعت احمدیہ کو ستانے کیوجہ سے بھگتنا پڑا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۳ ص ۴۔۵)

خاتمہ جنگ سے متعلق خلیفہ قادیان کی پیش گوئی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قادیانی جماعت کے بانی اور خود جماعت قادیانی بات بنانے میں ایسے مشاق ہیں کہ ان کی مثال ملک میں شائد ہی کوئی ملتی ہو۔ مشہور قصہ ہے کہ بادل اٹھتے ہوئے ایک ظریف کہا کرتا تھا کہ میں کہتا ہوں مینہ برسے گا، اور میری بیوی کہتی ہے کہ نہیں برسے گا۔ آخر دونوں میں سے ایک کی بات صحیح نکلتی ہے تو کرامت گھر کی گھر ہی میں رہتی ہے۔

قادیانی جماعت مع اپنے ہیرو کی اسی طرح کی کرامتیں پبلک کو سناتی رہتی ہے۔ ناظرین مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں گے تو ہمارے دعوی کا ثبوت پائیں گے:

میرے اس استدلال کی بنیاد کہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائے گی اس بات پر تھی کہ اللہ تعالی کی طرف سے تحریک جدید کے بواعث کے نتیجہ میں یہ جنگ پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق کثرت سے میرے خطبات موجود ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہماری جماعت کو جو تکالیف دی گئی ہیں ان کے نتیجہ میں اسے یہ ابتلاء پیش آیا ہے۔ اور تحریک جدید کے ساتھ اس کی وابستگی ہے۔ چنانچہ میں نے جو یہ کہا تھا کہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء کے آخر میں ختم ہو جائیگی یہ اسی بنا پر کہا تھا کہ تحریک جدید کا آخری سال وعدوں کے لحاظ سے تو ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے لیکن جہاں تک سارے ہندوستان کے لئے چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے اس لحاظ سے یہ مدت اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہوتی ہے ...اب یہ عجیب بات ہے کہ چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ جو مقرر ہے وہ سات ہوتی ہے ...ہندوستان کے ان علاقوں کیلئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد سات مئی مقرر ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل پر میری بنیاد تھی کہ تحریک جدید کے آخری سال کے اختتام پر یہ جنگ ختم ہو گی میری وہ بات اسی رنگ میں پوری ہوئی کہ جنگ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں ختم ہوئی جو میں نے بتایا تھا بلکہ عین سات مئی کو آکر سپردگی کے کاغذات پر دستخط ہوئے ...گویا قانونی طور پر عین اسی تاریخ آکر جنگ ختم ہوئی جو تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے سارے ہندوستان کیلئے آخری تاریخ ہے (الفضل ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ناظرین خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی کیسی صاف کرامت ہے مگر لاہوری جماعت کچھ ایسی سخت دل واقع ہوئی ہے کہ وہ اس پر بھی خلیفہ جی کو مصلح موعود نہیں مانتی۔ ہمارا پہلا سوال اس حوالہ پر یہ ہے کہ اس جنگ سے کون سی جنگ مراد ہے صرف جرمنی کی جنگ یا ساری حکومت انگریزی کا ابتلاء میں پھنسنا جو بقول آپ کے آپ کو ایذا رسانی کی وجہ سے اس کو پیش آیا ہے یہ ابتلاء جاپانی جنگ کو بھی شامل ہے یا نہیں۔ بحالیکہ جاپان کے ساتھ جنگ میں انگریزی حکومت کو جو نقصان (سنگاپور وغیرہ ہاتھ سے نکل جانے سے) ہوا وہ جرمنی کی جنگ میں نہیں ہوا۔

واقعات بتا رہے ہیں کہ برطانیہ کے لئے ابھی بہت سے مصائب باقی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی ان کا اثر باقی ہے۔ غلہ کا راشن ہے۔ کپڑا گویا ندارد ہے۔ دن بدن قحط کی شدت ہے۔ آدمیوں کی بھرتی جاری ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ خلیفہ جی کس جنگ کو ختم کر چکے ہیں اور کس کے خاتمہ پر خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔ خلیفہ جی کی عبارت میں کوئی ایسا لفظ ہم کو نہیں ملتا جو جنگ موعود کو جرمنی کے ساتھ مخصوص کر سکے۔ بہر حال جنگ جاری ہے اور خلیفہ کی پیش گوئی متعلقہ اختتام جنگ غلط ہے۔ خلیفہ کی عبارت سے ہم یہ نتیجہ پیدا کریں تو حق بجانب ہونگے کہ حکومت انگریزی قادیانیوں کو تکلیف دینے سے جب تک دست بستہ توبہ نہ کرے جنگ ختم نہیں ہوگی۔

لطیفہ گذشتہ: ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور پنجاب میں جہاں مرزا صاحب قادیانی نے چلہ کیا تھا ہندو مسلم فساد ہوا۔ اس فساد میں وہاں کے معزز مسلمان رئیس شیخ مہر علی مرحوم بھی گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔ آخرکار چیف کورٹ سے بری ہو گئے۔ بس پھر کیا تھا بڑے مرزا صاحب قادیانی نے شیخ مہر علی صاحب پر زور ڈالا کہ چونکہ میری دعا سے آپ بری ہوئے ہیں، اس لئے میری تصدیق کرو ورنہ میں دعا واپس لوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ مہر علی صاحب مرحوم پرانی وضع کے سنی مسلمان تھے انہوں نے اس مطالبہ کا جواب خاموشی سے دیا۔ یہ طریقہ قادیانی جماعت کا بہت پرانا ہے۔

دوسری مثال: بڑے میاں لکھتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ روپئے کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے قادیان سے باہر جاکر بہت دعا کی۔ مکان پر آیا تو پوسٹ مین نے آواز دی کہ منی آرڈر آیا ہے لے لو۔، یہ منی آرڈر لدھیانہ سے آیا تھا۔ اس منی آرڈر کا پہنچنا آپ نے اپنی دعا کی قبولیت کا نشان بتایا مگر دانا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ منی آرڈر لدھیانہ سے چلا کب تھا۔ حالانکہ اس وقت مابین امرتسر بٹالہ اور قادیان ریل بھی نہ تھی، دعا سے کتنے روز پہلے چلا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا سے پہلے دعا کا قبول ہونا ڈبل کرامت ہے۔ کسی پنجابی شاعر نے ایسا ہی کہا ہے۔ اسیں آدم تھیں اگے ہوئے دادا گود کھڈایا۔ یعنی ہم آدم سے بھی پہلے تھے اور اپنے دادا کو گود میں کھلایا تھا

دوسری طرح: خلیفہ جی (مرزامحموداحمد) نے خاتمہ جنگ کا زمانہ اپریل ۱۹۴۵ء تا جون ۱۹۴۵ء مقرر کیا تھا، مگر واقعہ میں کیا ہوا؟ جنگ مئی ۱۹۴۵ء میں ختم ہوگئی اگر اس کو ختم کہہ سکیں۔ اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں: حیدرآباد میں ایک معزز ہندو مقبول فریقین تھے اس لئے ہندوان کو جلانے کے متعلق سوال کرتے تھے اور مسلمان دفنانے کے متعلق۔ انہوں نے کہا میں وصیت میں لکھ جاؤں گا اس پر عمل کرنا جھگڑا نہ کرنا۔

وصیت میں لکھا: جلانا مت گاڑنا۔

انتقال پر جھگڑا ہوا کیونکہ عبارت ذووجہین تھی، مت کو پہلے لگانے سے جلانے کی نفی ہوتی تھی اور گاڑنا سے آگے لگانے سے گاڑنے کی نفی۔

یہی کیفیت خلیفہ جی کی پیش گوئیوں کی ہے۔ گفتگو صلح اخباروں میں آرہی تھی، اس لئے آپ نے اس فیصلے کے لئے تین مہینوں کو گھیر لیا تھا، تاکہ وہ شعر صادق آجائے جو کسی شاعر نے اپنے معشوق سے درخواست کرتے ہوئے کہا تھا کہ

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۳ رجب ۱۳۶۴ جلد ۴۲ نمبر ۲۴ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ بیٹا دونوں ابراہیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہور میں ایک مقدمہ ہوا تھا جو کسی شخص کی قومی سیادت کے متعلق تھا۔ یعنی مدعی کا دعوی تھا کہ میں قوم سید سے ہوں۔ اس کے ایک گواہ نے بڑی دلیری سے عدالت میں کہا: ہاں جناب یہ واقعی سید ہیں۔ سوال ہوا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ سید ہیں۔ بولا: ہمارے سامنے بنے ہیں۔، گویا اس شعر کے پورے کے مصداق ہیں

یار ما امسال دعوی سیادت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

یہی حال قادیانی جماعت اور اس کے ہیرو کا ہے۔ بڑے مرزا صاحب ہمارے سامنے ملہم بنے۔ مجدد بنے۔ مہدی بنے۔ مسیح موعود بنے۔ کرشن بنے۔ آپ کے دعوی کا مظہر، درثمین میں آپ کا یہ شعر کافی ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تریاق القلوب میں آپ کا دعوی ہے:

منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

درثمین میں یہ بھی دعوی کیا:

آدم نیز احمد مختار ۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

غرض آپ ہمارے سامنے سب کچھ بنے اور مریدوں نے آپ کے دعاوی کی تصدیق میں یہ شعر پڑھا

حسین ہو، مہ جبین ہو دل نشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تم ہی ہو

آج ہم دیکھتے ہیں کہ بیٹا بھی باپ کی روش پر چل رہا ہے۔ سو جس طرح لاہوری مقدمہ میں گواہ نے شہادت حقہ دی تھی کہ مدعی بیشک سید ہے کیونکہ ہمارے سامنے بنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اسی طرح ہم بھی شہادت دیتے ہیں کہ بڑے مرزا چونکہ ہمارے سامنے بنے ہیں اسلئے وہ بیشک ان القاب کے مصداق ہیں کوئی ہے جو ہماری شہادت کی تردید کر سکے۔

چھوٹے میاں یعنی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تقریر الفضل ۸ جون ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی ہے جس میں آپ نے آیت قرآنیہ فیہ آیات بینات مقام ابراھیم سے استدلال کیا ہے کہ ہر زمانہ میں ابراہیمی درجے کے لوگ ہوتے آئے ہیں۔ مجھ سے پہلے بڑے مرزا صاحب تھے۔ اس زمانہ کا ابراہیم میں ہوں۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں: میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں کہ یک دم اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ اس امت میں کئی ابراہیم ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق بتلایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں۔ حضرت خلیفہ اول (حکیم نورالدین بھیروی) کے متعلق بتایا گیا کہ آپ بھی ابراہیم ہیں۔ اور مجھے اس کے متعلق بتایا گیا کہ ایک ابراہیم میں بھی ہوں ۔ ہم تین ابراہیم تو اکٹھے ہی ہوگئے ۔ نہ معلوم اور کتنے ابراہیم اس امت میں گذرے ہیں اور کتنے ابراہیم قیامت تک اس امت میں آئیں۔ (الفضل ۸ جون ۱۹۴۵ء ص ۲)

ہم تو آپ کے کمالات کا یقین اس روز سے کئے ہوئے ہیں جس روز آپ شملہ سے واپسی پر انبالہ میں اترے تھے اور وہاں سے ہردوار پسنجر سے سوار ہوکر امرتسر آنا تھا اور امرتسر سے قادیان پہنچنا ہوتا۔ چونکہ قدرت کو منظور تھا کہ آپ کا معجزہ ظاہر کرے اس لئے ہردوار پسنجر نصف گھنٹہ لیٹ ہوکر انبالہ چھاؤنی پہنچی جو بالکل معمولی بات ہے۔ مگر آپ کے مریدوں اور درباریوں نے مریداں ہمے پرانند کے ماتحت اس معجزہ کا اظہار اس طرح کیا کہ: ہردوار پسنجر کو معلوم تھا کہ آج مملکت روحانیہ کا بادشاہ مجھ پر سوار ہونے والا ہے اس لئے وہ لیٹ ہونے کا عذر کرتی ہوئی چیختی چلاتی گنگا میں اشنان کر کے انبالہ پہنچی۔ (الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

ناظرین! کسی زمانہ میں شاہی دربار میں ایک باکمال بزرگ رہا کرتا تھا جو بادشاہ کی باتوں کو بہت سجا دیا کرتا تھا۔ اس کا نام تھا جناب ملا دو پیازہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ فوت ہوجانے کے بعد اپنے بہت سے شاگرد چھوڑ گیا۔

جس جوان کی یہ کرامت یا معجزہ عنفوان شباب میں ظاہر ہوا ہو وہ بڑے ہوکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابراہیمی دعوی کر کے لوہا ڈبو دے اور بھس تیرا دے تو کیا تعجب ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس خاندان میں یہ کمال ہے کہ اپنی بات بنانے اور منوانے کے لئے ہر قسم کی کوشش کیا کرتے ہیں اور دل میں جانتے ہیں کہ کہے جاؤ دنیا سننے والوں سے خالی نہیں ہے؟

اس لئے ہماری دعا ہے ناظرین بھی ہماری دعا پر آمین کہیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔ خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۵ ص ۳۔۴)

مرزا محمود کے ابراہیمی دعوی پر پیغام کا اظہار غضب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں یہ ذکر آچکا ہے کہ خلیفہ قادیان نے اپنے باپ کی طرح ابراہیمی لقب اختیار کیا ہے۔ ہم نے تو اپنے طرز پر اس کا ذکر کیا تھا قادیان کی دوسری شاخ لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح نے برادرانہ طور پر غیظ وغضب کا اظہار کیا ہے جو اس کا حق ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم اس مضمون کا ملخص نقل کرتے ہیں۔ پیغام صلح لکھتا ہے:

خلیفہ صاحب قادیان کی ایک نئی تعلیٰ

حضرت ابراہیمؑ جیسے عظیم الشان پیغمبر کی عظمت پر حملہ

ملفوظات کے عنوان سے خلیفہ صاحب قادیان (محمود) کی ایک نئی تعلیٰ الفضل مورخہ ۸ جون میں شائع ہوئی ہے جس میں فیہ آیات بینات مقام ابراھیم (آل عمران ۔ع۱) ۔ کی ایک طویل تشریح فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آیات بینات سے مراد درجہ ابراہیمی ہے۔ کئی ابراہیم امت محمدیہ میں پیدا ہوں گے اور درجہ ابراہیمی تواتر وتکرار سے ظاہر ہوتا رہے گا۔ امت محمدیہ میں ابراہیم کثرت سے پیدا ہو کر حفاظت اسلام کا فرض سرانجام دیتے رہیں گے یعنی بار بار امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو ابراہیمی نمونہ پر آئیں گے اور ان کے ذریعہ بار بار خانہ کعبہ کی تعمیر ہوتی رہے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گویا جب بھی اسلام پر کوئی مصیبت کا وقت آئے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابراہیم کھڑا کیا جائے گا جو اسلام کے احیاء کا باعث ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دور کرے گا..... محض خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اپنی ایک تعلّی کے لئے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق ایچا پیچیاں کی ہیں۔ خلیفہ صاحب اپنی مغالطہ آمیز منطق سے قرآن مجید کی آیات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے دین کو بازیچہ اطفال بنا کر رکھ دیا ہے جو منہ میں آتا ہے کہتے چلے جاتے ہیں۔ انکی یہ دیرینہ عادت ہے کہ گزشتہ انبیاء کے مقام عظمت اور اثر و نفوذ پر حملے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کی علانیہ توہین سے بھی نہیں چوکتے۔ چنانچہ انہوں نے گزشتہ سال یہ کہہ کر: محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے خدا نے اس دروازے کو بند نہیں کیا۔ ساری اسلامی دنیا میں ایک آگ لگا دی اور شائد ابھی تک فضا میں اس آگ کے شرارے موجود ہیں اس واقعہ پر ایک سال نہیں گزرنے پایا تھا کہ آپ نے حضرت ابراہیم جیسے عظیم الشان پیغمبر کی عظمت پر حملہ کر دیا اور انکی شان کو کم کرنے کے لئے مقام ابراہیم کو عام کر دیا۔ اور یہ صرف اس لئے کیا تاکہ یہ تعلّی کرنے کی گنجائش پیدا ہو جائے کہ درجہ ابراہیمی کے تسلسل کی ایک کڑی خلیفہ صاحب خود ہیں۔ لیکن ہم سوال کرتے ہیں کہ اگر درجہ ابراہیمی کے تواتر سے احیائے اسلام مراد ہے تو میاں صاحب نے کون سا احیائے اسلام کا کام کیا ہے؟ کیا قرآن و حدیث کی صریح تعلیم کے خلاف اجرائے نبوت کا عقیدہ تراشنا احیائے اسلام ہے، یا دنیا کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا تجدید دین ہے، یا حضرت نبی کریم ﷺ کی علانیہ توہین کرنا اسلام کی حفاظت ہے۔

آخر ہمیں بتایا جائے کہ خلیفہ صاحب نے کون سے کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ ان کی فرد عمل کے ہر خانہ میں صفر لکھا ہوا ہے۔ ان کا دور قیادت ایک ترقی معکوس ہے۔ وہ تحریک احمدیت جیسی ثقافتی اور حرکی قوت کے راستہ میں سنگ گراں ہیں۔ احمدیت کو جتنا نقصان انکی وجہ سے پہنچا ہے شائد معاندین سلسلہ کی وجہ سے نہیں پہنچا اس نقصان کی تفصیلات میں جاتے ہوئے انگلیاں فگار اور خامہ خوں چکاں ہے.... خلیفہ صاحب نے آج تک کوئی تخلیقی اور تعمیری کام نہیں کیا اس لئے ان کے گرد ایک عملی خلا پیدا ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کو پر کرنے کیلئے وہ یہ تعلیاں کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کو خوابوں کی افیون کھلا کر پینک میں رکھتے ہیں وہ اپنی بعض مصالح کے پیش نظر جو چاہیں کریں لیکن انہیں گزشتہ انبیاء کے منہ آنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس کے نتائج کبھی بہتر نہیں ہو سکتے بلکہ خطرناک یقیناً ہو سکتے ہیں (پیغام صلح لاہور ۱۳ جون ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

سچ کہنا اگر جرم نہ ہو اور سننے والوں بھی تلخ معلوم نہ ہو، تو ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہا گر پیغام صلح لاہور کی خفگی چھوٹے مرزا (مرزا محمود احمد) پر دینی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے ہے، تو بڑے مرزا صاحب (غلام احمد) پر مسلمانوں کی خفگی بھی اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے دین کی کوئی خدمت نہیں کی، صرف اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے کہ میرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا ہے (حقیقۃ الوحی۔ص ۸۹)

ان کی ساری تصنیفات میں سے انکے ذاتی کمالات کو الگ کر دیا جائے تو دینی خدمت صفر کے درجہ میں رہ جاتی ہے۔ براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام کو بطور فخر پیش کیا جاتا ہے ان کی حقیقت ہم ناقابل مصنف مرزا میں دکھا چکے ہیں۔ مختصر یہ کہ بڑے مرزا (غلام احمد) اور چھوٹے مرزا (مرزا محمود احمد) دونوں کو ہم اس شعر کا مصداق سمجھتے ہیں

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

(اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ رجب ۱۳۶۴ھ ص ۴۔۵)

قادیان میں طاعون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قادیانی جماعت کا یہ کمال ہم مانتے ہیں کہ جو واقعہ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کے متعلق اپنے اندر صاف تکذیب اور تردید رکھتا ہو، جماعت قادیان اسی کو اپنی تصدیق میں لینے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ سے مدعیان کا یہی طریق چلا آیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔ الہام کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ یہ شائع کئے تھے انه آوی القریة (یعنی خدانے قصبہ قادیان کو طاعون سے محفوظ کرلیا)
آخر جب قادیان میں طاعون آیا تو مرزا غلام احمد کے قلم سے قدرتی تصرف سے لکھوایا گیا کہ جن دنوں قادیان میں طاعون کا زور ہوا۔ (حقیقۃ الوحی)
اس پر بھی مرزا صاحب قادیانی نے خاموشی اختیار نہ کی بلکہ اعلان کیا کہ قادیان میں طاعون نہ آنے سے مراد یہ تھی کہ ہمارے مریدوں کو طاعون نہ ہوگا۔
قدرت نے اس کی بھی تکذیب کر دی۔ افضل اڈیٹر اخبار بدر طاعون سے مرا۔ محمد یامین سہارن پوری طاعون سے مرا۔ بھیرے کے قاضی ...کا بیٹا طاعون سے مرا۔ اسی طرح کئی ایک مریدین باصفا طاعون سے مرے۔ یہاں تک کہ مرزا غلام احمد صاحب نے طاعون کے خوف کی وجہ سے اپنے مکان کی چھت پر سائبان لگا کر ڈیرہ لگالیا تاکہ طاعون سے محفوظ رہیں۔ اس زمانہ کے یہی واقعات اخبار اہل حدیث میں مفصل درج ہو چکے ہیں۔ باوجود اس کے اخبار الفضل مورخہ ۲۶ جون ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون مولوی غلام رسول راجیکی کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں بڑی دلیری سے قادیانی طاعون کی تکذیب کی گئی ہے۔ اسی کو کہتے ہیں

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۴۵ء مطابق یکم شعبان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۸ ص ۴)

قادیانی کی شان میں ایک عرب کا قصیدہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب کا مباحثہ ڈپٹی آتھم عیسائی سے مناظرہ ہوا۔ ان دنوں ایک شامی طالب علم مرزا صاحب قادیانی کی جماعت میں پھرتا نظر آیا، جس پر جماعت مرزائیہ کو بڑا فخر تھا کہ یہ ملک شام سے حضرت صاحب کی بیعت کرنے آیا ہے۔ میرا نام سن کر وہ مجھے ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میں نے مرزا قادیانی کے حق میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کے صلہ میں انہوں نے مجھے دوسو روپئہ انعام دیا ہے۔ وہ قصیدہ اس نے مجھے سنایا۔ اس کا ایک شعر تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انت الذی وعد الرسول و حبّذا

و عدّ به قد صحت الانباء

یعنی تو وہ شخص ہے جس کا رسول نے وعدہ دیا تھا۔ یہ وعدہ کیا اچھا ہے جو وقت پر پورا ہوا ۔گفتگو عربی میں ہورہی تھی ۔ میں نے کہا، پھر یہ شخص مسیح موعود ہے؟ بولا نہیں ۔ میں نے کہا: پھر تو نے یہ کیوں کہا کہ تو وعدہ رسول کے مطابق آیا ہے؟ بولا، کیا دجال کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ ۔ میں نے ذرا غور کر کے جواب دیا کہ دجال کا وعدہ بھی تھا مگر تو مدح کرتا ہے ۔مقام مدح چاہتا ہے کہ دجال مراد نہیں بلکہ مسیح موعود مراد ہے ۔شاطر شاعر نے کہا تم نے غور نہیں کیا ۔ میں وعدہ کی تعریف کرتا ہوں ،موعود بہ کی نہیں کرتا ۔ وعدہ اور موعود بہ دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔آخر میں اس کا مطلب سمجھ گیا کہ یہ شاعر ہے جن کی بابت فرمان خداوندی ہے فی کل وادٍ یھیمون ۔ ہر جنگل میں پھر جاتے ہیں ۔ یہ قصہ میں نے اس غرض سے بیان کیا ہے کہ موعود کے بھی دو معنی ہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۴)

مرزا صاحب کی صداقت کا نشان

یاجوج ماجوج اور مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیثوں میں بصراحت ملتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں یاجوج ماجوج خروج کریں گے ۔رہا یہ سوال کہ یاجوج ماجوج کون ہیں، اس پر آج کا نوٹ ہم نے لکھا ہے جو دراصل الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۵ء کا جواب ہے۔

الفضل پرچہ مذکور میں لکھتا ہے کہ یاجوج ماجوج انگریز اور روسی دو قومیں ہیں۔یہی مضمون مرزا صاحب نے حمامۃ البشریٰ میں لکھا ہے۔

الفضل کہتا ہے کہ چونکہ یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا ہے لہذا مسیح موعود کا خروج بھی ہونا چاہیے ۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو یہ ترتیب ہی غلط اور حدیثوں کے خلاف ہے حدیث میں مفصل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کو حکم پہنچے گا میرے بندوں کو پہاڑ پر لے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چلو میں ایسی قوم بھیجونگا جس کے مقابلے کیلئے کسی کو طاقت نہ ہوگی۔ یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعا سے سب مر جائیں گے۔ تفصیل اسکی صحیح ترمذی میں ملاحظہ ہو۔

مگر یہاں یہ بات ہے کہ انگریز اور روسی مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش سے پہلے ہی دنیا میں موجود بلکہ برسر حکومت تھے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی بد دعا سے یہ دونوں قومیں فنا نہیں ہوئیں بلکہ مرزا صاحب ان کی موجودگی میں ختم ہو گئے۔ علاوہ اس کے یاجوج ماجوج دو قومیں اپنی برائی کی وجہ سے مشہور ہیں۔ باوجود اسکے مرزا صاحب قادیانی اپنی امت کو ہدایت کرتے ہیں کہ تم انگریزوں کو اولی الامر منکم کا مصداق سمجھ کر ان کی اطاعت کرو (رسالہ ضرورت الامام)

اب کلام مرزا قادیانی کے یہ دو جملے ہمارے سامنے ہیں: ۱۔ انگریز اور روسی یاجوج ماجوج ہیں۔ ۲۔ انگریزوں کو اولی الامر سمجھ کر ان کی اطاعت کرو۔

نتیجہ صاف ہے کہ جماعت احمدیہ یاجوج ماجوج کی قسم سے ہے

احمدی دوستو! کیا علم منطق کی رو سے یہ نتیجہ غلط ہے؟

اسی طرح باقی نشانات بھی لا یسمن و لا یغنی من جوع کے مصداق ہیں۔ مثلاً رمضان میں چاند سورج کا گرہن مسیح موعود کا نشان ہونا کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا اور جو واقعہ ہوا ہے ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے۔

ہاں مرزا صاحب قادیانی نے موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے ایک بڑا دعوی کیا تھا جس میں خدا تعالی کی قدرت نے انکو خوب مزہ چکھایا۔ عبدالحمید خان مرحوم سلطان ترکی کے زمانہ میں حجاز میں ریل جاری ہونے کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔ دمشق سے چل کر مدینہ منورہ تک سڑک (پٹڑی) تیار ہو کر گاڑی بھی چلنے لگ گئی تھی۔ بس پھر کیا تھا، مرزا صاحب قادیانی نے اعجاز احمدی میں فوراً لکھ دیا کہ مکہ مدینہ میں ریل جاری ہوگئی ہیں وہ میری صداقت کا نشان ہے۔

قدرت نے ایسا تصرف کیا کہ گاڑی مع انجن مدینہ شریف میں پہنچ کر وہیں رک گئی جو آج تک کھڑی ہے (۱۹۴۵ء تک) تاکہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی غلط ثابت ہو جائے۔ کوئی احمدی ہے جو سامنے آئے اور اس نشان کو پورا کر کے دکھائے۔ بس مکہ مدینہ کے درمیان ریل گاڑی کا جاری ہونا اگر بقول مرزا صاحب، مسیح موعود کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صداقت کی دلیل تھی تو اس کا رک جانا مرزا صاحب قادیانی کے کذب کی دلیل ضرور ہوگا۔ یہ ایسی دلیل ہے کہ مرزا صاحب نے خود اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۴۔۵)

ما انا علیہ و اصحابی: کون مراد ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کو نکتہ آفرینی میں کمال حاصل تھا۔ ایسی بات کہتے تھے جو کوئی نہ کہہ سکے۔ مثلاً حدیث شریف میں ہے کہ دجال کی سواری کے لئے ایک گدھا ہوگا۔ چونکہ آپ نے انگریزوں کو دجال کہا ہوا ہے، اس لئے لازمی تھا کہ ان کے لئے کوئی گدھا بھی تجویز کرتے۔ فرمایا ان کا گدھا ریل گاڑی ہے (ازالہ اوہام)۔ اس نکتہ آفرینی کی داد دیتے ہوئے کسی بذلہ سنج شاعر نے کیا خوب کہا ہے

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسی بعز و شان
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

مرزا غلام احمد صاحب ایسی نکتہ آفرینی کو ختم نہیں کر گئے بلکہ اپنی امت کو ورثہ میں دے گئے ہیں۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۵ء صفحہ ۳ پر ایک حیدر آبادی نامہ نگار کا مضمون نکلا ہے جس کا ملخص مفہوم یہ ہے کہ: فرقہ ناجیہ کے متعلق جو حدیث آئی ہے کہ ناجی فرقہ وہ ہے جس پر میں (ذات رسالت) اور میرے اصحاب قائم ہیں۔ اس سے مراد جماعت احمد یہ ہے کیونکہ یہ جماعت آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کی طرح تبلیغ اسلام کرتی ہے اور ان کا ایک امام بھی واجب الاطاعت ہے۔ یہی مراد ہے ما انا علیہ واصحابی سے، ہمارے سوا کوئی بھی اس حدیث کا مصداق نہیں۔

نقض اجمالی: ہماری طرف سے نقض اجمالی اس پر یہ ہے کہ اس تشریح کے ماتحت تمہاری لاہوری جماعت بھی اس حدیث کی مصداق ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ بھی یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتی ہے کہ ہم بھی تبلیغ اسلام کرتے ہیں اور ہمارا بھی ایک واجب الا طاعت امیر ہے ۔اگر یہی بات ہے تو آپس میں دال روٹی کیوں بانٹا کرتے ہو۔

منع : بقاعدہ علم مناظرہ اس پر منع ہماری طرف سے یوں وارد ہے کہ امت مرزائیہ (بہر دوصنف) انبیاء کے طریق پر تبلیغ اسلام نہیں کرتی۔ انبیاء کا طریق جو قرآن وحدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے یہ تھا کہ سب سے پہلے مشرکوں کو خطاب کیا جاتا تھا

یا قوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيرى (١١:٨٤)

قادیانی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء کرام کا یہ طریق تبلیغ مفقود ہے بت خانے تو بجائے خود رہے، اسلامی مزارات جو پوجے جارہے ہیں ان کی طرف نہ قادیانی نبی نے توجہ کی ،اور نہ قادیانی امت نے ۔پنجاب کے ہرشہر میں متعدد مزارات پوجے جارہے ہیں ۔ دارالحکومت (لاہور) میں حضرت علی ہجویری عرف داتا گنج بخش کا مزار معبود خلائق بنا ہوا ہے ۔ پیران کلیر رڑکی میں علاء الدین علی صابر کا مزار اجمیر میں خواجہ معین کا مزار گونڈہ میں سالار غازی کا مزار خصوصا قابل ذکر ہیں اور باعث ندامت ہیں (میں ایک دفعہ کسی مذہبی مقدمہ کی پیروی کے لئے ضلع اجمیر گیا۔ وہاں مولوی معین الدین مرحوم مدرس عثمانیہ اجمیر سے ملاقات ہوئی۔ مرحوم حنفی مذہب کے ذی علم بزرگ تھے۔ اثناء گفتگو میں فرمایا میں ان لوگوں کو جو مزار خواجہ معین الدین پر آتے ہیں، کہا کرتا ہوں کہ تم مشرک نہیں ہو۔ جو تمہیں مشرک کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے ۔کیونکہ مشرک اس کو کہتے ہیں جو خدا سے مانگے اور غیر خدا سے بھی مانگے۔ تمہیں تو خدا سے واسطہ ہی نہیں ،تم جو کچھ مانگتے ہو خواجہ غریب نواز سے مانگتے ہو۔ اس لئے تم مشرک نہیں ہو۔ میں نے کہا خوب۔ آپ کی ہجو ملیح بھی اس شعر کے مصداق ہے

واعظ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

ملاحظہ فرمایئے ان لوگوں کی حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ وہ مشرک نہیں بلکہ دہری ہیں۔ اس پر بھی قادیانی نبی اوران کے اتباع کہتے ہیں کہ ہم تبلیغ اسلام کرتے ہیں جس پر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے

گر مسلمانی ہمیں ست کہ ایشاں دارند
وائے گر از پس امروز بود فردائے)

کوئی احمدی خدا کا خوف دل میں رکھ کر ہمیں بتائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوران کی جماعت نے ان مزارات کی خرابیوں کی طرف کبھی توجہ کی۔ ہرگزنہیں کی۔ وہ تو تمام عمر اسی بات سے فارغ نہیں ہوئے کہ میں ایسا ہوں، میں ویسا۔

آدم نیز احمد مختار۔ در برم جامہ ہمہ ابرار

آیئے ہم آپ کو بتائیں کہ اس حدیث کے مصداق اہل حدیث ہیں جن کی تحریک کا رخ سب سے پہلے شرک کی طرف رہا ہے۔ تسلی کیلئے کتاب تقویۃ الایمان دیکھئے۔ پھر مرزا صاحب قادیانی اوران کی جماعت کی تصنیفات میں سے کوئی کتاب اس کے پلے کی دکھایئے جس نے شرک وبدعت کی ایسی بیخ کنی کی ہو جیسی اس کتاب کے مصنف اوراس کے ماننے والوں نے کی ہے۔

امام کی بابت پوچھتے ہو تو اس جماعت کا امام وہ ہے جو صاحب سیف وسنان ہے جس کی شان میں حدیث وارد ہے الامام جنة يقاتل وراۂ یعنی جلالۃ الملک سلطان ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ۔ اس جماعت کا امام ایسا نہیں ہے جو ایازی مذہب کا مقتدی ہو کر غیر کا غلام بنے، اور چھوٹی سی عدالت کا سمن آنے پر لبیک کہتا ہوا حاضر ہو جائے۔ نہ ایسا امام ہے جو کسی معمولی افسر ضلع کے منع کرنے پر مخالفوں کی موت وحیات کے متعلق الہامات شائع کرنے سے رک جائے۔

ایسے شخص کو ہم امام نہیں کہہ سکتے، چاہے قادیان کا ہو، یا دہلی کے صدر بازار کا۔ ایسے امام ہمارے امام کے مقابلے میں وہی نسبت رکھتے ہیں جو اس مصرع میں بتائی گئی ہے

شیر قالین دگر است وشیر نیستان دگر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۰ ص ۴۔۵)

یورپ کی جنگ میں قادیانی کی تکذیب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہٹلر آف جرمنی نے اپنی کتاب: میری جدوجہد، میں لکھا ہے کہ جھوٹ کو سچ باور کرانے کا یہی طریقہ ہے کہ اس کی اشاعت کرتے جاؤ۔ دنیا سننے اور ماننے والوں سے خالی نہیں۔

لوگوں کا خیال ہے کہ یہ طریقہ قبیحہ ہٹلر کا ایجاد کردہ ہے مگر ہماری تحقیق یہ ہے کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریقے کے موجد بھی قادیانی نبی (مرزا) اور انکے اتباع ہیں۔ ان کی کوئی بات خواہ کیسی ہی غلط ثابت ہو چکی ہو، قادیانی نبی اور انکے اتباع بس اپنی ہی کہتے جائیں گے۔

قادیانی نبی نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر ۱۵ مہینے کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ وہ مدت معینہ کے بعد قریباً دوسال تک زندہ رہ کر مرا۔ قادیانی نے پھر بھی یہی کہا کہ میری پیشگوئی سچی ثابت ہوئی کیونکہ پیش گوئی کا مطلب یہ تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا، چنانچہ وہ میرے سامنے مرگیا۔ یعنی کوئی مدت مقررہ نہ تھی۔ نہ ۱۵ ماہ، نہ ۲۵ ماہ، بلکہ صرف سچے جھوٹے کی موت کا تقدم وتاخر تھا۔ اسی طرح پنڈت لیکھ رام کے متعلق بھی لکھا تھا۔ حالانکہ اس کا قتل ہونا مرزا قادیانی کی تکذیب کیلئے کافی ہے (تفصیل کیلئے رسالہ لیکھ رام اور مرزا، ملاحظہ ہو جولا جواب ثابت ہوا ہے۔ ثناء اللہ) مگر مرزا صاحب اور اتباع مرزا اس کو واضح تر معجزہ ظاہر کیا کرتے ہیں حالانکہ یہ واقعہ اتنا بھی نہیں جو اس شعر کا مصداق ہو سکے

ایں کرامت ولی ماچہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

اتباع مرزا آج کل جنگ یورپ کے متعلق کئی ایک فخریہ مضامین شائع کر چکے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئیاں یورپ کے متعلق ہیں اور واقعہ بھی ایسا ہی ہوا ہے۔ چنانچہ سب سے آخر الفضل مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء میں جو مضمون نکلا ہے اس کا اقتباس یوں ہے: اللہ تعالی نے اس زمانہ میں اصلاح خلق اور گم گشتگان راہ کو جادہ مستقیم پر گامزن کرنے کیلئے اپنے ماموروں مرسل مرزا غلام احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا مگر لوگوں نے سمجھتے اور دیکھتے ہوئے آپ کی مخالفت کی اور سخت سرکشی کا اظہار کیا۔ اس پر خدا تعالی کی قہری تجلی کا ظہور ہوا، اور کئی بار بڑے زور آور حملوں سے حضرت مسیح موعود کی سچائی ظاہر کی۔ چنانچہ موجودہ جنگ کا عالمگیر عذاب بھی نتیجہ ہے اس مرسل و مصلح یزدانی کی تکذیب وانکار کا ...حضرت مسیح موعود نے قریباً نصف صدی قبل اہل دنیا کو خدائی الہامات سے خبر پا کر بتا دیا تھا کہ: اے یورپ تو بھی امن میں نہیں، اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں، اور اے جزائر کے رہنے والوں کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں ۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے ۔ (حقیقۃ الوحی طبع ۱۹۰۷ء ص ۲۵۷) نیز حضور (مرزا غلام احمد) نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی ۔ کچھ آسمان سے، کچھ زمین سے ۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ۔ (ایضا ص ۲۵۶) ۔

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۳)

مدینہ شریف میں ایک معزز و شریف قوم بستی تھی ۔ وہ لوگ ایک دفعہ مسئلہ رجم کی تحقیق کے لئے دربار رسالت میں حاضر ہوئے ۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم تورات کھول کر پڑھو ۔، وہ پڑھنے لگے تو رجم کے حکم پر ہاتھ رکھ کر پڑھنا شروع کیا ۔ عبداللہ بن سلام صحابی نے کہا ہاتھ اٹھاؤ ۔ دیکھا تو ہاتھ کے نیچے وہ آیت مرقوم تھی ۔،

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ عادت قبیحہ اسی شریف قوم کے ساتھ مخصوص تھی، لیکن قادیانی رویہ سے یہ معلوم ہوا کہ یہ اس قوم کا خاصہ نہیں ہے بلکہ عرض عام ہے جو قادیان کو بھی شامل ہے ۔، ناظرین کرام ! مرزا غلام احمد صاحب نے ایک پیش گوئی زلزلہ کے متعلق کی تھی جس کا ذکر کتاب حقیقۃ الوحی میں ہے جہاں سے الفضل کے نامہ نگار نے یہ اقتباس نقل کیا ہے ۔ اسی پیش گوئی کو مرزا نے ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم میں یوں لکھا ہے :

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت میری جو پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی ، یہ خیال سراسر غلط ہے کہ جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے، کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں، اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی ۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ ضمیمہ)

ناظرین کرام ! یہ کیسی کھلی عبارت ہے جو خود مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ میں ہم نے نقل کی ہے ۔ یہ عبارت چار طرح سے اہل قادیان کی تکذیب کر رہی ہے ۔ اول یہ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ پیش گوئی سخت زلزلہ کے متعلق ہے جنگ کے متعلق نہیں۔ دوسرے یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کے ملک پنجاب کے متعلق ہے۔ تیسرے یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کے متعلق ہے۔ چوتھے یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب سے متعلق ہے۔

پس ان چاروں وجوہات کا نتیجہ یوں ہونا چاہیے تھا کہ مرزا غلام احمد کے ملک پنجاب میں سب سے پہلے مرزا صاحب کے منکروں پر یہ عذاب آتا، حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ عذاب نازل ہوا تو یورپ پر، تباہی نازل ہوئی تو یورپ پر۔ آباد شہر کھنڈرات ہوئے تو یورپ کے ہوئے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ عذاب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے بعد آیا، تو اس پر یہ عربی شعر کیوں نہ پڑھا جائے جو عرب کے ایک شاعر نے اپنی محبوبہ سعاد کے حق میں کہا ہے

لا یغرنك ما منت و ما وعدت
ان الامانی و الاحلام تضلیل

کوئی ہے جو ہمیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس عبارت کا مطلب سمجھائے جو ہم نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم سے نقل کی ہے۔ ہم اس بحث کو بھی چھوڑتے ہیں کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے جنگ ہے یا بھونچال۔ ہم اس بات کو بھی بھول جاتے ہیں کہ عذاب کے لئے ملک پنجاب مراد ہے یا یورپ۔ مگر ہم اس امر کو نہیں بھول سکتے کہ یہ واقعہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ہونا ضروری تھا، جو نہیں ہوا۔

یہ بات خاص اسی پیش گوئی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مرزا غلام احمد کی کل پیش گوئیاں ایسی ہی ہوا کرتی تھیں۔ اس لئے ہم غالب کا یہ شعر آپ کے حق میں پڑھا کرتے ہیں

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۱ ص ۳، ۵)

انگلستان میں تبدیل وزارت اور مرزا محمود کی کرامت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگلستان اور دیگر ممالک یورپ بلکہ جاپان وغیرہ ممالک متمدنہ کے حالات جاننے والوں سے مخفی نہیں کہ ان ملکوں میں آئے دن وزارتوں میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ جنگ رواں کے دوران میں جاپان میں کئی دفعہ وزارتیں بدلیں۔ ان ممالک میں وزارتوں کا بدلنا ایک معمولی سی بات ہے۔ شرعیات میں اس کی مثال کوئی چاہے تو یہ ہے کہ ایک امام مسجد جو مقررہ اور منصوب امام ہے، اگر کسی وقت جماعت میں حاضر نہ ہو اور دوسرا شخص اس کی جگہ امامت پر کھڑا ہو جائے تو مقررہی امام صاحب اس دوسرے امام کے پیچھے اقتدا کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں جس کے ووٹ زیادہ ہوتے ہیں وہ وزیراعظم بن جاتا ہے.. انگلستان میں متعدد پارٹیاں ہیں۔ لبرل (آزاد پارٹی) لیبر (مزدور پارٹی)۔ اس دفعہ لیبر پارٹی کامیاب ہوگئی۔ وزارت عظمی انہی کے ہاتھ میں آئی۔ یہ تبدیلی کوئی آج نہیں ہوئی گذشتہ جنگ عظیم کے بعد بھی لیبر پارٹی کو غلبہ ہوا تھا۔ ہندوستانیوں کی گول میز کانفرنس انہی کی وزارت میں ہوئی تھی۔ اس تبدیلی وزارت کو قادیانی گروہ نے خلیفہ کا ایسا زبردست معجزہ قرار دیا ہے کہ ان کے باپ سے ایسا نہ ہوا۔ اخبار الفضل مورخہ ۲۸ جولائی سنہ رواں میں بڑے طمطراق سے لکھا ہے کہ خلیفہ صاحب مصلح موعود نے ۴ مئی کے خطبہ جمعہ میں بتایا تھا کہ انگلستان میں ایک بڑا سیاسی تغیر آنے والا ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مسٹر چرچل کی وزارت ختم ہوکر لیبر پارٹی میں چلی گئی۔، ناظرین حیرت سے سنیں گے کہ عیسی نے جو پیشگوئیاں کی کہ میرے بعد جنگیں ہوں گی، زلزلے آئیں گے، ان پر تو مرزا کلاں استہزاء کریں کہ: لو صاحب! یہ بھی کوئی پیش گوئیاں ہیں، کیا جنگیں نہیں ہوتیں، کیا زلزلے نہیں آتے۔ ،لیکن اگر انگلستان میں وزارت تبدیل ہو تو خلیفہ صاحب کا معجزہ بن جائے

ہم جو چپ ہوں تو سڑی کہلائیں۔ شیخ جو چپ ہو تو توکل ٹھہرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق یکم رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۲ ص ۳)

بہاء اللہ موعود کل ہے؟۔ ا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بہائی اور قادیانی تحریکیں ہمارے سامنے ہیں۔ ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات پر دونوں متفق ہیں وہ یہ کہ ہر فریق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارا نبی بہاء اللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد قادیانی ایسے بلند پایہ بزرگ ہیں کہ ان کی بابت کل انبیاء کرام نے پیش گوئیاں کی ہوئی ہیں، یعنی یہ دونوں موعود کل ہیں۔حق تو یہ ہے کہ ان دونوں کے دعاوی سن کر اوران کے حالات دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے

بت کریں آرزو خدائی کی ۔شان ہے تیری کبریائی کی

ان کے اتباع میں بھی یہ وصف خاص قابل ذکر ہے کہ وہ دعویٰ کو ثبوت کی شکل میں پیش کرتے ہیں جس کو اہل علم مصادرہ علی المطلوب کہتے ہیں۔ ہم نے بارہا پوچھا ہے اور اب بھی پوچھتے ہیں کہ موعود کل کے دعویٰ کو بالاختصار موعود محمدی کی شکل میں بتا دیجئے تو ہم بھی غور کریں گے۔صحیح ہونے کی صورت میں بخوشی مان لیں گے۔ مگر افسوس ہماری درخواست یہ دونوں گروہ قبول نہیں کرتے۔کرتے ہیں تو ایسے لفظوں میں کرتے ہیں جو نہ کرنے سے بدتر ہے۔آج ہمارے سامنے رسالہ پیامبر رکھا ہے۔ اس میں شیخ بہاء اللہ کے متعلق قرآن مجید سے پیش گوئی بتائی گئی ہے۔ ہماری خوشی کی حد نہ ہوتی اگر ہم اس کو صحیح پاتے ۔یہ بات بھی دونوں گروہوں میں مشترک پائی جاتی ہے کہ قرآن وحدیث کے معنی ایسے بیان کرتے ہیں جو قواعد لسانیہ اور محاورات زبان سے بالکل بعید ہوتے ہیں اور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم ان کو تسلیم کریں۔مثلاً قادیانی کہتے ہیں کہ جس حدیث میں مسیح موعود کے دمشق میں آنے کا ذکر ہے اس سے مراد قادیان ہے۔کیا ہم یہ معنی ماننے پر مجبور ہیں۔حاشا وکلا۔

پھر آپ نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا ذکر قرآن کی سورۃ والعصر میں ملتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ: والعصر کے اعداد ١٣٠٠ ہیں اور غلام احمد قادیانی کے بھی ١٣٠٠۔ اور مجھے بتایا گیا ہے کہ اسوقت غلام احمد قادیانی میرے سوا کسی کا نام نہیں (ازالہ اوہام)

کیسی ہوشیاری ہے کہ قادیانی کا لفظ جو مقامی نسبت کے لئے ہے، اس کو نام کا جز و بنا کر دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس نام کا کوئی آدمی دنیا میں نہیں ہے۔اس طرح تو میں بھی دعویٰ کرسکتا ہوں کہ بجز میرے ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کسی کا نام نہیں ہے۔

اسی طرح شیخ بہاء اللہ کے مریدین کوشش کرتے ہیں کہ قرآن سے شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متعلق کوئی پیش گوئی دکھا دیں۔ بہائی رسالہ پیامبر میں ایک قابل مضمون نگار نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحث کی ہے ہم اسی کے الفاظ ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:
سب سے پہلے یہ عرض ہے کہ شریعت قرآن شریف کے بعد ایک نئی شریعت کے آنے کا وعدہ قرآن و حدیث میں موجود ہے؛ جس کے متعلق ایک جگہ فرمایا اتی امر الله فلا تستعجلو ہ (نحل:۱)۔(خدا کا حکم (شریعت) آنے والا ہے تم جلدی مت کرو)۔اس آیت میں نئی شریعت ہی کے آنے کا بیان ہے کیونکہ اس کا سیاق یہی بتاتا ہے اور یہ اعتقاد کہ امر اللہ کا مطلب دنیا کا فنا ہونا ہے، بے ثبوت ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے۔ چنانچہ صحیحین کی حدیث میں ہے لا یزال من امتی امة قائمة بامر الله (۱) یعنی میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ اللہ کے حکم (قرآن و حدیث) پر ثابت قدم رہے گا حتی یاتی امر الله یہاں تک کہ اللہ کا حکم یعنی نئی کتاب و شریعت آجائے گی (مشکوۃ باب ثواب ہذہ الامہ) اس حدیث نے امر اللہ کے معنی صاف کر دیئے کیونکہ جب پہلے امر اللہ کے معنی جمہور کے نزدیک شریعت ہے تو دوسرے امر اللہ کا مطلب فنائے عالم کیسے ہوسکتا ہے۔ پس یہاں بھی صاف طور پر آنے والی شریعت ہی کا بیان ہے جب یہ ثابت ہے کہ امر الٰہی کا آنا ضرور ہے تو صاحبِ امر کی آمد خود بخود ثابت ہوگئی (پیامبر دہلی اگست ۱۹۴۵ء)

افسوس ہے ہم اس تقریر کو علم میزان سے گرا ہوا پاتے ہیں۔ مدعی کا یہ کہنا کہ امر اللہ سے مراد نئی شریعت ہے، یہ خود محتاج ثبوت ہے۔اسی طرح حدیث کے الفاظ کے معنی بھی نئی شریعت قائم کرنا محتاج ثبوت، بلکہ متکلم قرآن و حدیث کے صریح خلاف منشاء ہے۔آیئے ہم آپ کو آپ کی پیش کردہ آیت کے صحیح معنی بتائیں کفار مکہ کا قول قرآن مجید میں نقل ہوا ہے۔۱۔ یستعجلو نك بالعذا ب۔اے پیغمبر کفار تجھ سے عذاب جلدی چاہتے ہیں (العنکبوت:۵۴)۔۲۔ قا لوا ر بنا عجّلنا قطّنا قبل یوم الحسا ب۔ اے اللہ ہمارے عذاب کا حصہ یوم الحساب سے پہلے ہی دے دے (سورہ ص:۱۶) ان دونوں آیتوں میں کفار کی عجلت پسندی کا ذکر ہے جسکے جواب میں ارشاد ہوا ہے۔ اتی امر الله فلا تستعجلو ہ ۔(دیکھو (تمہاری درخواست کے متعلق) خدائی حکم آنے والا ہے پس جلدی مت کرو)

یہ ہے قرآن مجید کی تفسیر قرآن کے ساتھ۔ ہم نے دونوں آیتوں میں عجلت کا لفظ دکھا دیا ہے، اس کے ساتھ لا تستعجلو ہ کی نہی کا صیغہ موزوں معلوم ہوتا ہے برخلاف اس کے بہائی نامہ نگار کا یہ کہنا کہ اس سے مراد نئی شریعت ہے اس امر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقوف ہے کہ کفارِ عرب کا قول کسی مقام سے دکھایا جائے کہ انہوں نے نئی شریعت کے متعلق عجلت ظاہر کی تھی یعنی جلد طلب کی تھی تا کہ لا تستعجلوہ اس کے متعلق ہو سکے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو معاذ اللہ یہ کلام موزونیت سے گرا ہوا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہوگی کہ کسی مجلس دعوت میں مہمان کھانا جلدی مانگیں تو ان سے کہا جائے کہ جلدی مت کرو پان ابھی آتا ہے؛ کیا خوب! اس پر تو یہ شعر صادق آئے گا

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا

الا یا ایھا السّاقی ادر کأساً و ناولھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۳ ص ۳۔۴)

ناجی فرقہ کون ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: عرب کا ایک شعر ہے

کل یدّعی وصلا للیلی۔و لیلی لا تقر لھم بذاکا

یعنی ہر ایک عاشق لیلی کے وصال کا دعویدار ہے مگر لیلی کسی سے اقرار نہیں کرتی

یہ شعر دنیا کے ادیان پر عموماً اور مذاہب اسلام پر خصوصاً پورا آتا ہے۔ دنیا کا ہر ایک دین دعوی کرتا ہے کہ میں ہی خدا کا راستہ ہوں یہاں تک کہ بت پرست بھی کہہ سکتا ہے: بت کو بٹھا کے سامنے یاد خدا کروں

اسی طرح اسلامی فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ مدعی ہے کہ میں ہی اصل اسلام پر ہوں۔ حق یہ ہے اگر ان مختلف فرقوں کو یہ خیال نہ ہو تو اپنے اپنے عقائد پر ٹھہر نہیں سکتے۔ قرآن مجید نے ان کی حقیقت اور نتیجہ خود بتا دیا ہے۔ ارشاد ہے: و علی اللہ قصد السبیل و منھا جائر۔ (۹:۱۶) یعنی خدا کا ملنا ہی سب کو مقصود ہے مگر بعض ان میں سے ٹیڑھے ہیں اور تو اور قادیانی گروہ بھی یہی دعوی کرتا ہے جس کو پیدا ہوئے ابھی بقول جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں ہوئے۔ اسی لئے ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے: کے آمدی و کے پیر شدی قادیانی اخبار الفضل میں اس قسم کے مضامین نکل رہے ہیں کہ حدیث شریف ما انا علیہ و اصحابی کے مصداق ہم ہی ہیں۔ اس مضمون کا ایک نمبر اہل حدیث ۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولائی میں شائع ہو چکا ہے دوسرا آج درج ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۴۵ء میں اس مضمون کا دوسرا نمبر شائع ہوا ہے جس میں راقم مضمون نے یہ دعوی کیا ہے کہ حدیث ما انا علیه و اصحابی (یعنی آنحضرت فرماتے ہیں کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوگا) کی مصداق احمدیہ جماعت ہے۔ وجہ یہ بتائی ہے کہ اس فرقہ کے بانی نبی اور مہدی خود ہوں گے چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ: ناجی فرقہ خود مسیح موعود کا اپنا قائم کردہ فرقہ ہوگا۔، حالانکہ حدیث شریف میں اس فرقہ ناجیہ کی پہچان یہ آئی ہے: لا تزال طائفة من امتی قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتی یاتی امر الله و هم علی ذلك (مشكوة باب ثواب هذه الامة) (یعنی میرے امت میں ایک فرقہ ضرور حق پر رہے گا ان کا مخالف ان کو ضرر نہیں دے سکے گا یہاں تک کہ حکم (قیامت) آجائے وہ اسی حالت پر ہوں گے) یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ فرقہ ناجیہ کا وجود قضیہ مطلقہ عامہ کی شکل میں رہیگا۔ یعنی ہر زمانہ میں اس کا وجود پایا جائے گا۔ چاہے کسی ملک میں ہو۔ قادیانی نامہ نگار کو چاہیے تھا کہ قلم اٹھانے سے پہلے اس بات پر غور کر لیتا کہ قادیانی تحریک سے پہلے کتنی تحریکیں اس قسم کی دنیا میں پیدا ہو چکی ہیں۔ دور نہ جائیے سید محمد جونپوری مہدی کا فرقہ مہدویہ احمدیت سے پہلے اسی تعریف کے ماتحت فرقہ ناجیہ ہو چکا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد سوڈان کا فرقہ مہدویہ اسی حدیث کے ماتحت بقول نامہ نگار آ سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ ایرانی بہائی اور بابی یہ دعوی کر سکتے ہیں یا نہیں؟ مختصر یہ ہے کہ قادیانی مضمون نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول، فرقہ ناجیہ صحابہ کرام کا تھا دوسرا فرقہ قادیان میں تیرہ سو سال کے بعد پیدا ہوا ہے۔ ان تیرہ سو سال کے عرصہ میں فرقہ ناجیہ اپنی ہستی کے لحاظ سے معدوم رہا، حالانکہ حدیث کی رو سے فرقہ ناجیہ قضیہ دائمہ مطلقہ کی شکل میں مستمر معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ قادیانی فرقہ اپنی ہستی کے لحاظ سے جدید اور حادث ہے اسلئے اس حدیث کا مصداق نہیں ہے کل محدث بدعة کل بدعة ضلالة لہذا احمدی فرقہ اس حدیث کا مصداق نہیں ہوسکتا بلکہ اس حدیث کا مصداق وہی جماعت ہوسکتی ہے جس کا قول ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن۔ پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلّم داشتن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۴۵ء م طابق رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۳ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ موعود کل ہے؟ ۲

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: گذشتہ نمبر میں اس سلسلہ کا ایک نمبر شائع ہو چکا ہے اور یہ بھی ذکر ہو چکا ہے کہ فرقہ بہائیہ اور جماعت مرزائیہ میں یہ وصف کمال ہے کہ اپنے دعوی کی دلیل ایسی پیش کرتے ہیں جو خود محتاج دلیل ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دونوں جماعتیں پرانے علم کلام سے بالکل الگ ہو کر جدید علم کلام کی بانی بنتی ہیں اس جدید علم کلام میں مصادرہ علی المطلوب (جو پہلے علم کلام میں منع تھا) انکی کوشش سے جائز ہو گیا ہے مختصر یہ ہے: روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

بہائی پیامبر سے دوسری قسط جو آج ہم نقل کرتے ہیں ایک قابل اہل علم کی لکھی ہوئی ہے مگر ماحول کا اثر جو ہونا چاہیے تھا ان پر بھی نظر آتا ہے۔ ذیل کا اقتباس ملاحظہ ہو:

اب سنئے کیسے صاف الفاظ میں آنے والے صاحب امر کی بزرگی عظمت اور جلال کا اظہار کرتے ہوئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ یأتی ربك و جاء ربك (اے محمد تیرا رب آئے گا)۔ یوم یقوم الروح و الملائكة صفاً۔ (جس دن روح (الٰہی) اور فرشتے (مومنین) صف باندھ کر کھڑے ہوں گے)، اسی روح یا ظہور الٰہی کو دوسری جگہ اظہار کیا گیا ہے اور مقام ظہور کا صحیح نشان بتا دیا ہے جیسا کہ فرمایا: و استمع یوم ینادالمناد من مكان قریب یوم یسمعون الصیحة ذلك یوم الخروج (اور سنئے گا (اے محمد) جس دن ایک پکارنے والا پاس ہی سے پکارے گا اس دن حق کی آواز بلند کو سب سنیں گے یہی نکلنے کا دن ہو گا)۔ مکانِ قریب سے مراد بیت المقدس کا پتھر (کوہ کرمل) ہے (موضع القرآن)۔ توریت شریف میں بھی مقام ظہور کو بہت وضاحت سے بیان فرمایا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔ واتی من ربواة القدس (استثنا ۳۳۔۲) (کہ وہ ظہور الٰہی قدس کی بلندیوں (یعنی کوہ کرمل) سے آئے گا)۔ اور وہ بہاء اللہ ہو گا جیسا کہ فرمایا: هم یرون مجد الرب بهآ الهنا (اشعیاہ ۳۵:۱،۲)۔ (وہ دیکھیں گے رب ذوالجلال ہمارے بہاء اللہ کو)۔ قرآن نے بھی بڑے لطیف پیرائے میں اسم مبارک کا پتہ دیا ہے جیسا کہ فرمایا: و اشرقت الارض بنور ربها۔ (اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی)۔ یہاں از روئے لغت نور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد بہاء اور رب سے مراد اللہ ہے اس طرح صاف بتا دیا کہ آنے والا ظہور بہاء اللہ ہوگا۔ (پیامبر دہلی اگست ۱۹۴۵ء ص ۱۶)

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھتے رہیں گے کہ یہ جدید جماعت متکلمین دل سے یہ بات نکال دے کہ ہم ان کے پیش کردہ معانی قرآن کے ماننے پر مجبور ہیں۔ کئی آیات قرآن یہ ایسی ہیں جن کے معانی اور تفسیر یہ دونوں فریق کرتے ہیں اور ان کو ایسا صحیح سمجھتے ہیں کہ ہمیں بھی ان کے ماننے پر مجبور کرتے ہیں حالانکہ ان کو قدیم علم کلام کی اصطلاح میں کلام شعری کہنا موزوں ہے۔ مثلاً اسی حوالہ میں یأتی ربك و جاء ربك سے شیخ بہاء اللہ کی آمد پر استدلال کرنا علم کلام کو بدنام کرنا ہے ہم پوچھتے ہیں کہ کون سی وجہ استدلال ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ ان آیات سے بہاء اللہ ایرانی کی بعثت مراد ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے جیسا مرزا صاحب قادیانی نے سورہ فاتحہ سے اپنے دعوی کا ثبوت دیا ہے کہ اس سورۃ سے دو احمد ثابت ہوتے ہیں پہلے احمد سے تو محمد رسول اللہ ہیں دوسرا احمد میں ہوں جس کا نام ماں باپ نے (غلطی سے) غلام احمد رکھ دیا۔ اور مرزا صاحب نے خود بھی اسی غلطی کا تتبع کرتے ہوئے اپنی مہر میں یہ کندہ کرایا تھا الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

خیر اس بحث کو ہم یہیں چھوڑتے ہیں اس جگہ ہمارا روئے سخن بہائیوں سے ہے۔ وہ ہمیں بتائیں کہ جتنی آیات انہوں نے نقل کی ہیں عربی زبان کے قواعد کی رو سے ان کا ترجمہ وہی ہے جو وہ کہتے ہیں یا کچھ اور ہے۔ وہ تو نہیں ہے پس جب اور ہے تو ان کے پیش کردہ ترجمہ اور تفسیر کو ماننے کی کیا ضرورت ہے۔ پس یہی ایک اصول کلام ہے جو ہم میں اور ان میں مختلف ہے۔ یہ لوگ اپنی تفسیر کو وحی الٰہی قرار دے کر ہمیں اس کے ماننے پر مجبور کرتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی حیثیت بتا کر دوسروں پر رعب ڈالنے کو لکھا ہے کہ: میں جس حدیث کو صحیح کہوں وہ صحیح ہے جس کو غلط کہوں وہ غلط ہے کیونکہ میں خدا کی طرف سے حکم عدل ہو کر آیا ہوں چاہے میرا فیصلہ سارے محدثین کے خلاف ہو۔ (اعجاز احمدی)۔ کیا ہی سچ ہے

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور۔ شکل ہے دنیا میں لاثانی میری

اسی اقتباس میں آیت اشرقت الارض بنور ربها سے استدلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنا کہ اس سے مراد بہاء اللہ ہے، محل تامل بلکہ مقام تعجب ہے۔کوئی شخص عبداللہ نامی آیت کریمہ انه لما قام عبد الله يد عو ه (سورہ جن:۱۹) سے استدلال کر کے کہے کہ اس سے مراد میں عبداللہ ہوں، تو اس کا یہ استدلال شیخ بہاء اللہ کے استدلال سے تو قوی ہوگا مگر یہ دونوں استدلال بور کے لڈو اور ہوائی قلعوں سے کم نہیں ہوں گے۔

بہائیہ فخر یہ کہا کرتے ہیں کہ علماء اسلام ہمارا جواب نہیں دیتے بلکہ دے نہیں سکتے۔ میں کہتا ہوں یہ بالکل صحیح ہے۔اس لئے کہ ان کو جواب دینے میں دو امر مانع ہیں۔ایک علماء کلام کا یہ اصول لیس کل خطا ب یستحق الجوا ب (ہر کلام جواب کا حق دار نہیں ہوتا) دوسری وجہ سعدی کا کلام ان کو جواب دینے سے روکتا ہے مرحوم فرماتے ہیں

آں کس کہ بقرآن و خبر زد نہ رہی
این است جوابش کہ جوابش نہ دہی

باوجود اسکے اہل حدیث ان دونوں جماعتوں پر متوجہ ہوتا ہے کیونکہ اس کا مسلک ہے

ذکّر به ان تبسل نفس بما کسبت (الا نعام:۷۰)

وہ یہ نہیں چاہتا کہ بنی آدم میں سے کوئی بھی غلطی میں پڑا رہے۔ یہ ایک خاص مسلک ہے۔اسی لئے اہل حدیث کہہ سکتا ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۴ ص ۳۔۴)

خلیفہ قادیان، مسٹر ماریسن اور محمد علی لاہوری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) آخر اپنے باپ کا بیٹا ہے۔انہوں نے جو کچھ حاصل کیا ہے اپنے باپ ہی سے کیا ہے۔بات کا بتنگڑ بنانا اور رائی کا پہاڑ دکھانا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔مرزا صاحب کلاں کبھی کبھی اپنے الہام میں ایسے الفاظ سنایا کرتے تھے جو بڑے ہی جامع ہوتے تھے۔مثلاً یہ الہام تخر ج الصدور الی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

القبور یعنی بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جائیں گے۔ جب کبھی کوئی مشہور اور نامی مخالف مرتا آپ اس الہام کو اس پر چسپاں کر دیتے۔ بات بالکل صاف ہے جس میں ذرا بھی غلطی کا احتمال نہیں۔

لطیفہ: مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام تھا: غزنوی۔

میں ایک جلسہ میں قادیانی مشن پر تقریر کر رہا تھا اس میں مولوی داؤد غزنوی بھی موجود تھے۔ اور اتفاق یہ تھا کہ وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے سو رہے تھے۔ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام کو تھوڑی سی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کہا دیکھئے اس الہام کا صدق اس جلسہ میں بھی ہو رہا ہے کیوں کہ یہ مبتداء اپنی محذوف خبر کے ساتھ مل کر فقرہ یوں بنتا ہے: غزنوی سو رہا ہے۔ مولوی داؤد صاحب غزنوی کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی کر دیا۔ ایسا کرنے سے ان کی میٹھی نیند تو خراب ہوگئی مگر میری تقریر میں لطف پیدا ہو گیا۔ اس طرح آج کل قادیانی اخباروں میں خلیفہ قادیان کا ایک خواب بڑے زور سے مشہور کیا جاتا ہے۔ وہ خواب کیا ہے بالکل اس کہاوت کا مصداق ہے۔ سپنے اندر راجہ بھو جاگت بھیو کنگال

خلاصہ اس خواب کا یہ ہے کہ مسٹر ماریسن کوئی انگریز ہے جس کو کانگڑے کے پہاڑوں میں خلیفہ جی نے بحالت خواب یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ چالیس سال کے عرصہ تک میرے جیسا عقل مند آدمی نہیں ہوگا۔ انگلستان میں وہ لیبر پارٹی کا ممبر ہے۔ حال ہی میں جو چرچل پارٹی مغلوب ہو کر لیبر پارٹی غالب آئی تو خلیفہ جی کو اپنے خواب کی تعبیر سوجھی۔ کہتے ہیں ماریسن سے مراد ہے ساری لیبر پارٹی اور کانگڑہ میں آتش فشاں پہاڑ ہیں انگلستان میں جو تبدیلی رونما ہوئی ہے یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

ہم پر قادیانی خوابوں کا اثر کیا ہوتا، ہم تو چھوٹے میاں کو بڑے میاں کی شاخ ہی سمجھتے ہیں۔ لاہوری جماعت مرزائیہ خصوصاً ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے اس خواب کو اچھا خاصا ضحکۃ الصبیان (بچوں کی ہنسی) بتا کر پیغام صلح میں شائع کرایا ہے؛ خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) کہتے ہیں:

تین دن کی بات ہے ڈلہوزی میں میں نے ایک رؤیا (خواب) دیکھا کہ کوئی شخص ماریسن نامی انگریز ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ چالیس سال کے عرصہ تک کانگڑہ کے ضلع میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے جیسا اور عقل مند آدمی پیدا نہیں ہوگا۔یا شائد یہ کہا ہے کہ پایا نہیں جائے گا۔ میں اس وقت رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ ماریسن سے وہ وزیر مراد ہے جو لیبر پارٹی کی طرف سے وزارت میں شامل ہیں ... پھر ساتھ ہی میرے دل میں یہ سوال بھی پیدا ہوا ہوگا کہ کانگڑے کیساتھ اس کا کیا تعلق ہے۔ کانگڑہ ہندوستان کا علاقہ ہے اور یہ انگلستان کے رہنے والے ہیں۔اس سوال کے پیدا ہوتے ہی میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ کانگڑے کا لفظ استعارۃً انگلستان کے لئے بولا گیا ہے۔اور کانگڑے میں چونکہ آتش فشاں پہاڑ ہیں اس لفظ میں انگلستان کی آئندہ حالت کو ظاہر کیا گیا ہے کہ انگلستان میں بہت کچھ ردّ و بدل اور اتار چڑھاؤ کا زمانہ آرہا ہے۔ اور جس طرح آتش فشاں علاقے میں زلزلے آتے ہیں، اسی طرح انگلستان میں بھی سیاسی اور اقتصادی اتار چڑھاؤ رونما ہونے والے ہیں۔ اور مسٹر ماریسن کے قول کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے تغیرات اور فساد کے وقت میں سب سے اچھا کام کرنے والا ثابت ہوں گا ۔ (خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء)

اسی خطبہ جمعہ میں میاں محمود احمد فرماتے ہیں: میں اس سے پہلے مسٹر ماریسن کے متعلق ذاتی طور پر کوئی واقفیت نہیں رکھتا مجھے ان کے متعلق بہت ہی کم ذاتی واقفیت ہے جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۱ مئی ۱۹۴۵ء)

ہمیں بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خواب آنے سے پیشتر خلیفہ صاحب کو مسٹر ماریسن کے متعلق معلومات حاصل تھیں اور ان کی خواب ساز قوت متخیلہ کو کافی مواد مل چکا تھا اور ان کا خوابوں والا فرشتہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے نطق سے ان کے قلب خواب پرست پر نازل ہوا تھا۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے:

قادیانی مجلس مشاورت کے موقعہ پر ایک ملاقات کے دوران سر ظفر اللہ نے انگلستان کے سیاسی اتار چڑھاؤ کا ذکر کرتے ہوئے خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو مسٹر ماریسن کے متعلق جملہ معلومات بہم پہنچائیں۔ چودھری صاحب کی گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ انگلستان میں انہیں مسٹر ماریسن سے ملنے کا اتفاق ہوا۔مسٹر ماریسن نا ملائم لیکن مضبوط شخصیت کے آدمی ہیں۔ لیبر پارٹی میں ان کا اثر ونفوذ غیر معمولی ہے۔اگر لیبر پارٹی برسر اقتدار آ گئی تو ممکن ہے انہیں وزیر اعظم بنا دیا جائے یا کسی دوسرے ممتاز عہدے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فائز کر دیا جائے۔ وغیرہ۔

یہ مارچ کی آخری تاریخوں کا واقعہ ہے، اور خواب مئی کے پہلے عشرہ میں بیان کی گئی ہے۔ ان واقعات کے ہوتے ہوئے جناب خلیفہ صاحب کا یہ کہنا کہ اس سے پہلے مسٹر ماریسن کے متعلق کوئی ذاتی واقفیت نہیں رکھتا، مجھے ان کے متعلق بہت ہی کم ذاتی واقفیت ہے، کتنی بڑی غلط بیانی ہے۔ کیا خلیفہ صاحب برسرِ منبر یہ اعلان کر سکتے ہیں اور حلفیہ بیان دے سکتے ہیں کہ اس خواب سے پیشتر ان کو چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے ذریعہ مسٹر ماریسن کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئیں، یا چودھری صاحب موصوف یہ اعلان فرما سکتے ہیں کہ انہوں نے مسٹر ماریسن کا ذکر خلیفہ صاحب کے سامنے نہیں کیا۔ ہمارے خیال میں ہرگز نہیں۔

اس کے علاوہ جناب خلیفہ کے اس خواب کے پس منظر پر غور کرتے ہوئے یورپ کی موجودہ بحرانی کیفیت کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ یورپ میں یہ سلطانی جمہور کا زمانہ ہے۔ اشتراکیت کی زبردست معاشی رو جو جرمنی کی آہنی دیوار کی وجہ سے یورپ پر چھانے کی وجہ سے رکی ہوئی تھی وہ اب جرمنی کی شکست کے بعد بڑی تیزی کے ساتھ یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ سارے یورپ کے نظام میں حیرت انگیز انقلاب رونما ہو رہا ہے اور روس کی فتح نے اس سمند انقلاب پر تازیانہ کا کام دیا ہے۔ صرف انگلستان ہی کانگڑے کی مانند نہیں بلکہ سارا یورپ شعلہ جوالا بن رہا ہے۔ اور اس شعلہ سے یورپ کے ہر ملک کو خطرہ ہے۔ انگلستان کے جزیرہ میں رہنے والے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ لیکن انگریز قوم کا مزاج عقلی اور دستور اساسی باقی اقوام یورپ سے مختلف ہے۔ اس قوم کے مزاج عقلی میں ہر سیاسی اور معاشی خطرہ کو برداشت کرنے اور اس خطرہ کی رو کو جذب کرنے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے۔ اس قوم کے دستور میں ایک لچک ہے جس سے یہ حالات کے مطابق ڈھل جاتا ہے اور وہی سیاسی جماعت برسرِ اقتدار آ جاتی ہے جو بدلے ہوئے حالات کی حریف ہو سکے۔ چنانچہ موجودہ حالات کا تقاضا یہی تھا کہ لیبر پارٹی کو اقتدار حاصل ہوتا اور اس قتدار میں مسٹر ماریسن کے اثر و نفوذ کا بروئے کار آنا بھی یقینی امر تھا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یورپ کی اشتراکی رو انگلستان کے بدلے ہوئے حالات اور لیبر پارٹی کی موجودگی اور اس پارٹی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مسٹر ماریسن کا اثر ونفوذ اور پھر چودھری سر ظفراللہ خان جیسے بلند پایہ انسان سے نہایت وقیع معلومات کا حصول یہ وہ عناصر ہیں، جن کے ملبے سے خلیفہ صاحب کے خواب اور پیش گوئی کی تشکیل ہوئی اور ان کے دماغ کے مخصوص ڈھانچے میں ڈھل کر خواب بن گئی اور آج اس خواب یا پیش بینی کو چرچل پارٹی کی شکست اور لیبر پارٹی کی فتح اور پھر مسٹر ماریسن کے ایک نمایاں مقام پر فائز ہونے پر چسپاں کرنے کا زریں موقعہ ہاتھ آ گیا اور اس خواب کو انگلستان کے اس سیاسی تغیر پر چسپاں کرتے ہوئے اپنے تعلق باللہ اور قرب الٰہی کی دھاک بٹھائی جارہی ہے....

اور ناظر اعلیٰ صاحب تقریر کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے ایمان افروز مواقع حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے عہد مبارک کی طرح دوبارہ ہمیں عطا فرمارہا ہے۔ (الفضل ۳۱ جولائی ۱۹۴۵ء)

کیا حضرت مسیح موعود بھی نعوذ باللہ پیش از وقت معلومات حاصل کر کے پیش گوئی فرمایا کرتے تھے۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ سرزمین قادیان کے پیر پرست آج مرزا صاحب کلاں کی پوزشن کو مشتبہ کر رہے ہیں اور اتنی بڑی باتوں کو منہ سے نکالتے ہوئے انہیں کچھ بھی خدا تعالیٰ کی گرفت سے خوف معلوم نہیں ہوتا۔ آخر میاں صاحب کی پیچیدہ زندگی کو حضرت مرزا صاحب کے مبارک زمانہ سے نسبت ہی کیا ہے۔ خلیفہ صاحب اپنی شخصیت اور روحانی قوت سے نہیں بلکہ پروپیگنڈہ کے زور سے اپنی روحانیت کا سکہ جمانا چاہتے ہیں لیکن ان پر روشن ہونا چاہیے کہ ان مصنوعی طریقوں سے ولایت حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اولیاء اللہ کے تیور کچھ اور ہوتے ہیں ہمارے نزدیک جناب خلیفہ صاحب کی مثال ایک زوالی پیکر کی ہے جو موجودہ اجتماعی نفسیات کی ٹیکنیک سے کام لے کر ایک احیائی تحریک کے راستہ میں سد سکندری بن کر کھڑا ہے جس کا ہر سانس زوال کی پھنکار اور جس کا ہر قدم رجعت قہقری ہے اور جس کی مغالطہ آمیز منطق روحانی اقدار سے کھیلنے اور ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے بروئے کار آتی ہے اور جس نے اپنے گرد خوابوں تعلیوں اور دعووں کا حصار کھینچ رکھا ہے یہ حصار روحانی جمود اور قوت عمل کے فقدان کا آئینہ دار ہے اور اسے توڑ کر قوم کے اندر صالح رجحانات اور حرکی قوت پیدا کرنے کے لئے خود ایک روحانی انقلاب کی ضرورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔، (پیغام صلح لاہور ۸۔ اگست ۱۹۴۵ء ص ۳)

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح مولوی محمد علی نے اپنی رائے ظاہر کرنے میں دلیری سے کام لیا ہے ہم بھی انہی کی طرح بلاخوف تردید اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔، ہماری تحقیق یہ ہے کہ عرب کا مشہور مقولہ ہے الولد سر لا بیہ (بیٹا باپ کی مانند ہوتا ہے)۔ خلیفہ قادیان اس فن میں اپنے باپ کے مانند ہیں۔ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم بھی اپنا دلی خیال واقعات کی شکل میں ظاہر کریں۔ ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کی بابت جو پیشگوئی مرزا صاحب نے کی تھی کہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ جب ایسا نہ ہوا تو اس پیش گوئی کی مرزا صاحب نے کیا کیا تاویلیں کیں اور کس کس شکل میں اس کو ظاہر کیا یونانیوں کا ہیولی بھی اس کے سامنے مات نظر آتا ہے۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ ہو۔ پھر محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ کے نکاح کے متعلق جو پیش گوئی کی اس کا جو حشر ہوا وہ بھی پبلک سے مخفی نہیں۔ مسٹر ماریسن والا خواب اس کے سامنے ہیچ ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو یاد ہوگا کہ ان کی جماعت کے رکن اعظم اور ان کے خسر معظم ڈاکٹر بشارت احمد نے اس الہام کی کیا تشریح کی تھی۔ بھولے ہوں تو میں بتاتا ہوں، انہوں نے کہا تھا: اس محمدی بیگم سے مراد کوئی خاص خاتون نہیں ہے اور اس نکاح سے مراد کوئی عقد نکاح نہیں ہے بلکہ انگلستان میں ہمارے مبلغوں کی کوشش سے جو انگریز امت محمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں یہی محمدی بیگم ہیں۔، حالانکہ مرزا صاحب کلاں خود لکھ چکے تھے کہ محمدی بیگم کے بطن سے اولاد پیدا ہوگی اور اس پر دلیل ایک حدیث نبوی بھی پیش کر چکے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳) کیا اچھا ہوتا ڈاکٹر بشارت صاحب محمدی بیگم کی اولاد کا پتہ بھی بتاتے۔ لاہوری جماعت کے ممبرو! انصاف سے کہنا تمہارے ڈاکٹر کی یہ تاویل اور میاں محمود کی یہ تحریف آپس میں کیا نسبت رکھتی ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم یہی کہیں گے یہ سب کرشمے بڑے میاں کی کرامت نمائی کے ہیں۔ پکا مرزائی یا بالفاظ دیگر پختہ احمدی وہی ہے جس کے منہ سے دو دونے پانچ نکل جائے پھر بھی اس کو ثابت کرنے کی پوری کوشش کرے گویا یہ مصرع انہی پر صادق ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۴ ص ۴۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری اور خلیفہ قادیان کا مباحثہ

میں ثناء اللہ اس میں ثالث ثلاثہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: پیغام صلح ۸۔ اگست ۱۹۴۵ء میں مولوی محمد علی کا ایک مضمون نکلا ہے جس میں خلیفہ قادیان کو مخاطب کر کے شکایت کی گئی ہے کہ میں ان کو کئی دفعہ مباحثہ کے لئے بلکہ مباہلہ کے لئے بھی بلاتا رہا ہوں مگر وہ ٹالتے رہے ہیں۔

میں (ابوالوفا) کہتا ہوں کہ آپ دونوں کا اختلاف مرزا صاحب کلاں کی تصدیق کے بعد ہے۔ اور، میرا آپ کا اختلاف مرزا صاحب کی تصدیق میں ہے۔ اس کی مثال شیعہ سنی کا اختلاف ہے جو نبوت محمدیہ کی تصدیق کے بعد پیدا ہوا، اور ہوتا چلا آیا ہے۔ میرے اختلاف کی مثال مسیحیت اور اسلام کا اختلاف ہے جو سرے سے نبوت محمدیہ سے منکر ہیں۔ میں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ صاحبوں کے سامنے دو شخص مناظرے کے لئے آئیں: ایک شیعہ ہے اور ایک عیسائی۔ ان دونوں میں سے آپ اہم اور مقدم کس کو سمجھیں گے۔ خاص کر اس صورت میں کہ شیعہ مناظر کے ساتھ شرائط میں آپ کا اختلاف بھی مانع ہو۔

پس میں بآواز دہل آپ تک یہ آواز پہنچانا چاہتا ہوں اور پہلے بھی پہنچا چکا ہوں کہ میں آپ کے مجدد، مسیح موعود، مرزا غلام احمد کو دعوی الہام وغیرہ میں صادق اور مصدق نہیں جانتا۔ پس آپ مجھ سے اس امر میں مباحثہ کیوں نہیں کرتے۔ مباحثہ کی سرخی ہوگی: مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔ کیونکہ یہ میرا اور مرزا صاحب کا خاص کیس ہے، اس کے لئے منصف کی تجویز ہو تو میں ہائی کورٹ کے کسی جج کو یا کم از کم کسی سیشن جج (مسلم یا غیر مسلم) کو ثالث ماننے کو تیار ہوں۔ میں مقام مباحثہ لاہور ہی کو مان لیتا ہوں جہاں آپ کو ہر طرح کی آسانی ہوگی۔ اگر اب بھی آپ نے میری اس درخواست کو مسترد کیا، تو جس طرح آپ خلیفہ قادیان کے شاکی ہیں کہ وہ مباحثہ نہیں کرتے اسی طرح میں بھی آپ کی شکایت کروں تو حق بجانب ہوگا یا نہیں

(اہل حدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۵ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خلیفہ کی کرامت بلکہ معجزہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج کل قادیانی اخبارات اسی مضمون سے بھرے نظر آتے ہیں کہ ہمارے خلیفہ نے جو پیشگوئی کی تھی وہ صحیح نکلی۔ وہ کیا تھی، یہ کہ: انگلستان کے لیبر لیڈر مسٹر ماریسن کو خلیفہ جی نے خواب میں کانگڑہ کے پہاڑوں میں دیکھا تھا۔کانگڑہ کے پہاڑوں میں چونکہ آتش فشان پہاڑ بھی ہیں، اس لئے اس خواب سے مراد یہ ہے کہ انگلستان میں زلزلہ عظیمہ آئے گا، یعنی وزارت بدلے گی۔

ایسے خوابوں اور الہاموں کو سچا جاننے والے مریدوں کی حسن عقیدت کی ہم تعریف کرتے ہیں کیونکہ انکا عقیدہ اس قول کا مصداق ہے۔ پیرمن خس است اعتقاد من بس است

ہم لکھ چکے ہیں کہ انگلستان میں وزارتوں کی تبدیلی ایک معمولی بات ہے۔اخبار الفضل ۱۰۔اگست ۱۹۴۵ء اس کو بڑی اہمیت سے بتاتا ہے مگر وہ اہمیت کی وجہ نہیں بتاتا اور یوں ہی ایک بات کو اہم کہہ لینا اس کا ذاتی خیال ہے۔گذشتہ سے پیوستہ انتخاب میں جب لیبر وزارت برسر اقتدار آئی تھی اس انتخاب میں پارٹی کا پانچ کروڑ روپیہ خرچ آیا تھا۔ان کی جانب سے مسٹر میکڈانلڈ وزیراعظم بنے تھے جنہوں نے ہندوستانیوں کو گول میز کانفرنس پر بلایا تھا۔کیا وہ انتخاب اہم نہ تھا۔ یقیناً تھا ہمارے خیال میں خلیفہ کے اس خواب کو لیبر وزارت پر چسپاں کرنا اس کی مثال تاریخ اسلام کے اس واقعہ سے ملتی ہے کہ ایک شخص نے اپنا نام لا مشہور کر رکھا تھا کچھ دنوں بعد نبوت کا دعوی کر بیٹھا مخالفوں نے کہا حدیث میں آیا ہے لا نبی بعدی ۔ ہوشیار اور عیار متنبّی بولا تم نے حدیث کو سمجھا ہی نہیں حدیث کے الفاظ ہیں لا نبی بعدی یعنی میرے بعد جس شخص کا نام لا ہو ہو گا وہ نبی ہو گا یہ دراصل مبتداء خبر ہے لا نفی جنس کا نہیں ہے۔

قادیانی ممبرو! جتنا بھی تم میں زور ہے لگاؤ۔جتنی بھی طاقت ہے خرچ کرو۔ یاد رکھو نہ مرزا کلاں نبی ہو سکتا ہے اور نہ اس کا بیٹا مصلح موعود بن سکتا ہے۔اہل حدیث خدا کے فضل سے زندہ ہے، اپنی زندگی میں تمہارے بخئے ادھیڑتا رہے گا۔انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱۔اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۵ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں الہام بافی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بڑے میاں کی زندگی میں ہم اس عنوان کے ماتحت مضمون لکھا کرتے تھے جو موزوں ہوتے تھے کیونکہ بڑے میاں کے کلام میں گوئی طرح کے سقم ہوتے ہیں، مگر اللہ کی طرف سے الہام کا نام ضرور درج ہوتا تھا۔ لیکن ہمیں معلوم نہ تھا کہ آئندہ زمانہ میں بھی اس قادیانی بارگاہ میں مصنوعی اور بناوٹی الہام بنائے جائیں گے۔ اس کی مثال آج قادیان کے اخبار الفضل میں ملتی ہے۔ ناظرین اخبار الفضل ۲۷، ۲۸، اگست ۱۹۴۵ء سامنے رکھ کر غور سے پڑھیں، ان کو یقین ہو جائے گا کہ قادیان میں آج کل الہام بافی کا اصلی سوت ختم ہو چکا ہے، صرف اکبر بادشاہ کے اونی کپڑے بنے جاتے ہیں جن میں سوت کی ضرورت نہیں۔ ان دونوں پرچوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جنگ کے متعلق بڑے میاں نے جو کہا تھا کہ: اے یورپ کے رہنے والو! تم بھی امن میں نہیں۔ اے امریکہ کے رہنے والو! تم بھی امن میں نہیں۔ اے جزائر کے رہنے والو! تم بھی امن میں نہیں کیونکہ سچا خدا تم پر خفا ہے اور مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ وغیرہ

اس پیش گوئی کا مفصل جواب ہم اخبار اہل حدیث ۳۔ اگست ۱۹۴۵ء میں دے چکے ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑے میاں کی پیش گوئی زلزلہ کے متعلق تھی وہ بھی ان کی زندگی میں مقدر تھا بعد ان کے یہ کہنا بالکل صحیح ہے: آں قدح بشکست آں ساقی نماند

ہم ان لوگوں کو جو مرزا صاحب کو سچا ملہم مانتے ہیں لاہوری ہوں یا قادیانی دکھنی ہوں یا پوربی چیلنج دیتے ہیں کہ وہ میدان میں آکر اس پیش گوئی کو سچا ثابت کریں ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ سامنے نہیں آئیں گے۔ کیوں: وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

یہ تو ہے بڑے میاں کے الہاموں کی کیفیت جن کو وہ الہام کے نام سے شائع کیا کرتے تھے، چھوٹے میاں کا تو کہنا ہی کیا، ان کی تو ہر بات الہام ہے۔ چاہے ابتداء میں نہ ہو انتہاء میں الہام بن جاتی ہے۔ جنگ کے خاتمہ کی نسبت کہتے ہیں

اپریل یا مئی جون میں ختم ہو جائے گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر کار اسی کا نام الہام اور خدا کا بتایا ہوا کلام رکھتے ہیں۔

اصلی بات یہ ہے کہ چھوٹے میاں، بڑے میاں کے صاحبزادے ہیں جو بحکم الولد سر لابیه ضروری ہے کہ بڑے میاں کا نشان اپنے اندر دکھائیں۔ جب بڑے میاں کا الہام ان کی اپنی عمر کے متعلق یہ تھا کہ میری عمر اسّی سال یا پانچ چار سال کم یا پانچ چار سال زیادہ ہوگی (براہین احمدیہ جلد ۵) کیا اچھا الہام ہے جو کبھی جھوٹا نہ ہو مگر قدرت کو آپ کے الہاموں سے کچھ ایسی ضد تھی کہ ایسے واضح الہام کو بھی قدرت نے جھوٹا ثابت کر دیا کہ آپ کی عمر کل انہتر ۶۹ سال ہوئی (ملاحظہ ہو کتاب نورالدین مصنفہ خلیفہ اول قادیان) ہم تو... چھوٹے میاں کی بجائے بڑے میاں کے قائل ہیں (مفہوماً)... ہیں ہمارے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم۔کرشمہ دامن میکشد کہ جا ایں جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۶۔ص ۴۔۵)

ناجی فرقہ کون ہے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج کل قادیانی اخبار الفضل میں یہ بحث خوب چل رہی ہے کہ فرقہ ناجیہ کون ہے۔قادیانی کہتے ہیں کہ ہم مرزائی لوگ ناجی فرقہ ہیں۔قادیانیوں کے اس دعوی کا ذکر مع جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۷ جولائی، پھر ۱۷۔ اگست ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔اس کے بعد پرچہ الفضل مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹۴۵ء میں یہ مضمون درج ہوا ہے جس کا جواب دینا آج ہمارا مقصود ہے۔اس ساری بحث کا فیصلہ حدیث پر نظر کرنے سے بآسانی ہوسکتا ہے جو ہم نے پہلے بھی نقل کی ہے اسکے الفاظ یہ ہیں لا تزال طائفة من امتی قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتی یأتی امر الله و هم علی ذلك ،اسی حدیث کی دوسری روایت میں اس فرقہ کے حق میں یہ لفظ بھی آئے ہیں منصورین لا یضرهم من خذلهم حتی تقوم الساعة۔ (مشکوة باب ثواب هذه الامة)

یہ سارے الفاظ اس فرقہ کے حق میں مدحیہ ہیں اور ساتھ ہی اس فرقہ کا زمانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی بتاتے ہیں کہ وہ زمانہ رسالت سے لے کر قیام قیامت تک موجود رہے گا۔

ہم نے پہلے مضمون میں یہ بھی اشارہ کیا تھا کہ مختلف ملکوں میں مختلف اوقات میں اس کا وجود ہوگا۔ مثلاً ابتداء میں اس کا وجود عرب میں تھا۔ ہوسکتا ہے کسی زمانہ میں مصر میں اس کا ظہور ہو۔ اسی طرح ہوسکتا ہے کہ ہندوستان کے صوبہ بنگال میں ہو۔ پھر پنجاب میں بھی ہو جائے ۔ یہ مفہوم یقیناً اپنے وجود مستمر کی حیثیت سے قضیہ دائمہ مطلقہ ہے۔ اور مختلف ممالک کا مفہوم ایک حیثیت سے قضیہ مطلقہ عامہ ہے۔ الفضل کے قابل مضمون نگار نے ہماری اس منطقی اصطلاح کو نہیں سمجھا۔ ہماری اس اصطلاح کا قرینہ وہ لفظ ہے جو اہل حدیث مورخہ ۱۷۔ اگست سن رواں میں ملتا ہے کہ، چاہے کسی ملک میں ہو۔، اب ایک طرف حدیث کے الفاظ لا تزال ... الخ اس فرقہ کی ابتداء زمانہ رسالت سے تا قیامت بتاتے ہیں دوسری طرف اخبار الفضل کے لائق نامہ نگار بڑی راست گوئی اور راست پسندی سے فرقہ احمدیہ کی ابتداء مرزا غلام احمد قادیانی سے بتلاتے ہیں چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں: جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود کی قائم کردہ جماعت ہے۔ (الفضل ۲۹۔ اگست ۱۹۴۵ء کالم ۳)

مضمون نگار کا یہ اعتراف ان کی تردید کیلئے کافی ہے کیونکہ بقول ان کے فرقہ احمدیہ کی ابتداء زمانہ رسالت سے نہیں بلکہ تیرہ سو سال بعد کی ہے۔ اب ہم ایک آیت مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ لا تزال کا لفظ زمانہ متکلم سے شروع ہوتا ہے جس کے الفاظ ہیں لا تزال تطلع علی خائنة منهم تم ان کی خیانت پر مطلع ہوتے رہو گے۔ (المائدہ:۱۳) یعنی نزول آیت سے اس کی اطلاع کی ابتداء ہوگی۔ اس آیت کے یہ معنی نہیں کہ ہزار بارہ سو سال کے بعد اس اطلاع کی ابتداء ہوگی۔ پس حدیث میں فرقہ ناجیہ کا موضوع وجود کے لحاظ سے تو قضیہ دائمہ مطلقہ کا موضوع ہے مگر مختلف زمانہ میں مختلف ممالک کے اندر ظہور ہونے سے اس کو مطلقہ عامہ کہہ سکتے ہیں۔

اس کی مثال قمر کا وجود ہے جو اپنے اصلی وجود مستمر کے لحاظ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کا موضوع ہے بعض ممالک میں غائب ہو جانے کی حیثیت سے اس کو مطلقہ عامہ بھی کہہ سکتے ہیں فاندفع ما اورد

یہ دوسری حدیث (مطلقہ عامہ والی) جو ہم نے بتائی ہے حدیث کی منصوصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامت لا یزال کو مٹا نہیں سکتی وہ بہر حال قضیہ دائمہ مطلقہ ہے اس قضیہ کے مطلقہ عامہ ہونے سے کسی کو انکار ہو تو ہو سکتا ہے لیکن دائمہ مطلقہ ہونے سے انکار نہیں ہو سکتا جس کا اظہار لا تزال کرتا ہے۔ پس احمدیہ فرقہ کا ہمارے زمانہ میں پیدا ہونا قضیہ دائمہ مطلقہ کے خلاف ہے کیونکہ قضیہ دائمہ مطلقہ، قضیہ مطلقہ عامہ کی نقیض ہوتا ہے۔ پس قادیانی گروہ اگر اس حدیث کا مصداق بننا چاہتے ہیں تو ہم اس کو یہ شعر پیش کریں گے

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانہ والا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۶ شوال ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۷ ص ۴۔۵)

جاپان کی شکست قادیان کی شکست کے ہم معنی ہے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج کل قادیانی اخباروں میں بڑے زور سے چورن کا اشتہار دیا جا رہا ہے۔ کل بیماریوں کی دوا یہی چورن بتائی جاتی ہے حالانکہ اس چورن سے اتنی ہبک آتی ہے جس سے ہر قسم کی بیماریاں پیدا ہوں۔ مگر چورن فروش اس کو شہرت دیئے جاتے ہیں اور شہرت دیتے ہوئے کہتے جاتے ہیں

جو چورن میرا کھائے اس کا دکھ درد سب جائے

تشریح اس اجمال کی یہ ہے کہ آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا صاحب کی ایک پیش گوئی کا ذکر بڑے طمطراق سے ہو رہا ہے۔ حق یہ ہے کہ ہونا بھی چاہیے کیونکہ دنیا کے جتنے بڑے بڑے واقعات ہیں ان میں مرزا صاحب کی تکذیب مضمر ہوتی ہے۔ قادیانی پریس اس کو بھانپ جاتا ہے اس لئے وہ پہلے ہی پروپیگنڈہ شروع کر دیتا ہے جس سے اس کی صداقت پر حرف نہ آئے۔ الفضل اس بات پر بڑا زور دے رہا ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے اپنی پیش گوئی میں یہ کہا تھا کہ: جزائر کے رہنے والو! تم بھی امن میں نہیں ہو۔ تمہارا مصنوعی خدا بھی اس سخت تباہی میں تمہارے کام نہیں آئے گا۔

اس پر بھی زور دیتا ہے کہ جاپانی لوگ بادشاہ کو خدا سمجھتے ہیں گویا وہ ان کا مصنوعی خدا ہے جس نے ان کو کچھ کام نہیں دیا۔ (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۴۵ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں اس بیان میں قادیانی پریس اظہار حق سے بالکل آنکھیں بند کر رہا ہے، حالانکہ اہل حدیث ۳۰ ۔ اگست اس کو یاد دلا چکا ہے اور بڑے مرزا صاحب کی پیش گوئی کے اصل الفاظ بھی پیش کر چکا ہے۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب ایک سخت زلزلہ آئیگا جس سے دنیا تہ و بالا ہو جائے گی۔ امریکہ اس سے محفوظ نہیں، جزائر بھی محفوظ نہیں، کوئی ان کا مصنوعی خدا کام نہیں آئیگا (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۹۶)

یہ پیش گوئی مرزا صاحب کی ساری پیش گوئیوں سے بڑھ کر مکذب ہے کیونکہ کوئی ایسا زلزلہ (جس کا ذکر مرزا صاحب نے ان سطور میں کیا ہے) نہیں آیا۔ سب سے بڑھ کر وجہ تکذیب یہ ہے کہ موصوف الذکر اس زلزلہ کے لئے اپنی زندگی کا زمانہ اور مکان کے لئے اپنا ملک یعنی پنجاب بتاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

وہ (زلزلہ والی) پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۷)

ناظرین کرام! مدینہ میں ایک شریف قوم بستی تھی جن کو مخاطب کر کے ارشاد الہی پہنچا تھا لا تلبسوا الحقّ بالبا طل و تکتموا ا لحقّ و انتم تعلمو ن ،(۲:۴۲) سچ کو جھوٹ سے مت ملاؤ اور خالص حق کو مت چھپایا کرو حالانکہ تم جانتے ہوایسا کرنا اچھا نہیں ہے

ہم نے سمجھا تھا کہ یہ شریف قوم حق کو چھپانے والی اب دنیا میں نہیں ہوگی، مگر قادیانی تحریک سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قوم کا وجود ابھی قادیان اور اس کے گرد ونواح میں ملتا ہے۔ کس قدر افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ جس شخص کی نبوت اور مسیحیت ثابت کرنے کو یہ لوگ پاؤں کے ناخنوں سے لے کر سر کی چوٹی تک زور لگا رہے ہیں اسی کا کلام پیش کیا جاتا ہے تو آنکھیں بند کر کے ایسے چلے جاتے ہیں کا نھم لا یعلمو ن

ہر دو صنف احمدی دوستو! میدان میں آؤ اس پیش گوئی کے متعلق ہمارے ساتھ مباحثہ کر لو۔ ہم بتائیں گے مرزا کی جتنی پیش گوئیاں ہیں ان سب سے اصرح اور واضح تر غلط پیش گوئی یہی ہے جس کو موجودہ جنگ کے متعلق لگایا جاتا ہے۔ یہ مباحثہ امرتسر میں اسی طرح ہوگا جس طرح مرزا کلاں نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ کیا تھا۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین جو ہزاروں روپئے کا فرضی انعام میرے اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ مخالفوں کیلئے بور کے لڈوؤں کی طرح بانٹا کرتے ہیں وہ بھی اس چیلنج کے مخاطب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہمت ہے تو مرد میدان بن کر سامنے آئیں اور ضرور آئیں تا کہ روز کا جھگڑا ختم ہو جائے اور ان کا مفروضہ انعام بھی ان کے پاس جمع رہے۔ انہیں اختیار ہو گا کہ اس کام کے لئے لاہوری پارٹی کو اپنا شریک کرلیں تا کہ فیصلہ قطعی ہو جائے..

کس قدر ظلم اور حق پوشی ہے جو کہ الفضل میں کی جاتی ہے کہ شاہ جاپان کو جاپانیوں کا مصنوعی خدا بتایا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ اس نے ان کی کوئی مدد نہیں کی۔ افسوس کا مقام ہے کہ جماعت مرزائیہ بہر دو صنف اپنے نبی اور مجدد کے کلمات ذاتی غرض کے وقت بھول جاتی ہے۔ آؤ ہم مرزا غلام احمد کا ایک صریح کلام ان کو سنائیں۔

۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا صاحب کا مباحثہ جو ڈپٹی آتھم عیسائی سے ہوا تھا اس کے اخیر میں مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ ہر دو فریق مباحثہ میں سے جو فریق انسان کو مصنوعی خدا بناتا ہے وہ ۱۵ ماہ کی مدت میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ (کتاب جنگ مقدس صفحہ اخیر)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے عیسائی مناظر کو مصنوعی خدا بنانے والا قرار دیا۔ اس الہام کی روشنی میں ہر اہل عقل بلکہ بے عقل بھی سمجھ سکتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی ساری عیسائی اقوام جو مسیح کو مصنوعی خدا بنا رہی ہیں وہ کیوں اس الہام کے مصداق نہ ہوں، خاص جاپان ہی کیوں ہو تلك اذا قسمة ضيزى.

احمدی ممبرو! کیا تم سمجھتے ہو کہ مرزا غلام احمد کی تحریرات دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہیں۔ اگر اور کہیں نہیں، تو نہ ہوں مگر دفتر اہل حدیث تو ان سے مزین ہے۔ اسی لئے دفتر ہذا بآواز بلند کہہ رہا ہے: بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

پس الفضل کا یہ کہنا کہ: خوف خدا رکھنے والے انسانوں کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کے اس مامور و مرسل پر (جسکی پیشگوئی پوری ہوئی ہو) ایمان لائیں۔، یہ فقرہ اپنے اندر صداقت رکھتا ہے تو اس کا عکس القضیۃ بھی اپنے اندر پوری صداقت رکھتا ہے جو یہ کہ اس مامور و مرسل پر جس کی پیش گوئی سچی نہ نکلی ہو یقین نہ لائیں بلکہ کھلے لفظوں میں کہہ دیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے۔ خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

نوٹ: الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر سنہ رواں کا جواب ہم آئندہ دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاپانی شکست قادیانی تکذیب کی صریح دلیل ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ ستمبر اور ۳۔ اگست میں درج ہوا ہے۔ ناظرین اسے ایک دفعہ پھر پڑھیں۔ مضمون مذکور میں ہم نے دو دلیلوں سے ثابت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی یہ پیش گوئی غلط ثابت ہوئی ہے۔ ایک یہ کہ زلزلہ عظیمہ جس کے معنی قادیانی گروہ کچھ بھی کرے مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں اور ان کے ملک میں آنا چاہیے تھا۔ یہ دونوں باتیں واقع نہیں ہوئیں۔ شائد اس لئے کہ قادیانی تحریک کی تردید اس ملک میں کافی ہوتی ہے خدا نے اس تردید کی برکت سے اس ملک کو محفوظ رکھا یا محض اپنے فضل سے ہمارا یہ ملک اس عذاب سے جو قادیانی پیش گوئی میں مذکور ہے محفوظ رہا۔ (للہ الحمد)

ان دو تردیدی دلیلوں میں سے ایک دلیل کا جواب اخبار الفضل مورخہ ۱۳ ستمبر میں نکلا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے خود اس عذاب کی تاخیر کے لئے دعا کی تھی۔ اس لئے یہ عذاب خدا کی مصلحت سے متاخر ہو کر آج کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ اس جواب میں قادیانی مجیب نے یہودیوں سے بڑھ کر تحریف کی ہے۔ بے شک مرزا غلام احمد صاحب نے اس عذاب کی تاخیر کے لئے دعا کی تھی مگر یہ تاخیر ان کی عمر سے متجاوز نہ تھی چنانچہ وہ خود لکھتے ہیں کہ

یہ تاخیر سولہ سال سے تجاوز نہ کرے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ص ۹۷)

کیونکہ اس وقت سولہ سال مرزا صاحب کی عمر سے باقی تھے۔ اب بتایئے کہ یہ سولہ سال کا عرصہ گذرے آج سینتیس (۳۷) سال گزر چکے ہیں کیا قادیانی (حساب)... میں وہ سولہ سال ابھی پورے نہیں ہوئے؟

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا۔ ہم الٹے، بات الٹی یار الٹا

دوسری دلیل یہ تھی کہ یہ عذاب آپ کے ملک میں آئے گا۔ اس کا جواب الفضل نے نہیں دیا اگر... کچھ انعامی رقم بھیج دے تو ہم خود اس کو جواب سمجھا دیں گے..

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس مضمون پر ہم نے قادیانیوں کو اہل حدیث مورخہ ۲۱ ستمبر میں مباحثہ کا چیلنج دیا ہوا ہے، اس کا انتظار کر کے یہ مضمون اشتہار کی شکل میں شائع ہو جائیگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳۹ ص ۴-۵)

مولوی اللہ دتا جالندھری کے خط کا جواب

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مولوی اللہ دتا جالندھری قادیانی نے ایک کھلا خط الفضل مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ء میں میرے نام شائع کیا ہے۔ جس کی سرخی یہ ہے:

کیا آپ انعامی حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔

سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی جو اخبار الفضل میں ہر ہفتے انعامی اشتہار میرے حق میں دیتے رہتے ہیں اس کی بابت میں نے ایک شخص سے کہا تھا کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اس گفتگو کی ابتداء یوں ہوئی تھی کہ ایک شخص سراج الدین گجراتی میرے پاس آئے انہوں نے ان انعامی اشتہاروں کا ذکر کیا۔ میں نے کہا میں حلف کئی دفعہ اٹھا چکا ہوں مگر وہ پھر بھی حلف کا تقاضا کرتے رہتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں جس مضمون پر حلف اٹھانے کو لکھا تھا میں نے وہ مضمون پورا نقل کر کے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں آمادگی ظاہر کر دی کہ میں اس مطالبہ پر حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں اور اب بھی تیار ہوں۔

پس مولوی اللہ دتا صاحب کو میں حلفیہ پوچھتا ہوں کہ وہ مجھے بتائیں کہ میں نے اخبار الفضل مورخہ مذکور سے ان کا جو مطالبہ نقل کیا تھا وہ پورے کا پورا میں نے تسلیم کر لیا تھا یا نہیں۔ اور پھر وہ انعامی رقم لے کر میرے سامنے مقام مقررہ پر کیوں نہیں آئے۔

اس مطالبہ کے علاوہ انعامی حلف کا وہ کون سا مسودہ ہے جو آپ لے کر آئیں گے۔ پرچہ مذکور میں حلف کا مسودہ بھی مذکور ہے اور میرے جواب میں میری تسلیم بھی مذکور ہے۔ اس لئے آپ میرے نام کھلی چٹھی لکھنے کی بجائے سیٹھ عبداللہ کو مجبور کیجئے کہ وہ اپنی اور اپنی جماعت کی لاج رکھنے کو عیدگاہ امرتسر میں جہاں مرزا صاحب قادیانی اور صوفی عبدالحق غزنوی کا مباہلہ ہوا تھا مجھ سے مطلوبہ حلف لیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رقم انعامی بذریعہ امین میرے حوالے کردیں۔

پس اب باتیں بنانے کا وقت نہیں رہا۔قادیان میں ایک دفعہ حلف اٹھا چکا ہوں جس کا ذکر اخبار الفضل ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء میں درج ہے۔اس کے بعد بھی کئی دفعہ میں حلف شائع کر چکا ہوں۔بار بار حلف پکارتے رہنا ٹھیک نہیں ایک ہی دفعہ فیصلہ ہو جانا چاہیے۔پس سیٹھ صاحب مع اپنی پارٹی کے تاریخ مقررہ پر تشریف لے آئیں

لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

جناب اڈیٹر صاحب الفضل: آپ کے پرچہ مورخہ ۱۴ستمبر ۱۹۴۵ء میں کھلی چٹھی مولوی ثناءاللہ کے نام جاری ہوئی ہے۔اس کا جواب موصوف کی طرف سے ارسال ہے۔صحیفہ الفضل میں اس کو درج کر کے اپنے ناظرین تک پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

رضاءاللہ نائب مدیر اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۰ ص ۳۔۴)

جماعت احمدیہ کو انعامی چیلنج

ہم نے بارہا دفعہ تقریروں اور مناظروں کے دوران جماعت احمدیہ کو نہایت درد بھرے دل اور مودبانہ لہجہ میں چیلنج دیا ہے جسے اب اخباری طور پر پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ جماعت احمدیہ کی ہر دو پارٹیاں اسے قبول فرما کر تمام مذہبی دنیا پر احسان کریں گی۔

چیلنج

آپ لوگ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مصلح دنیا، مجدد زمان، مہدی دوراں، مسیح موعود، نبی اللہ مانتے اور تمام لوگوں سے منوانے کی دن رات کوشش کرتے ہیں، اور اس پر لکھوکھا روپیہ صرف فرما رہے ہیں حالانکہ فیصلہ آسان ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنی کتب تذکرۃ الشہادتین وغیرہ میں آیت فقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ کو پیش فرما کر علی الاعلان لکھا ہے کہ میری لائف (زندگی) میں کوئی عیب تلاش کرو۔لہذا ہم اس پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ آپ لوگ تین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا پانچ غیر جانبدار ججوں یا وکلاء کے روبرو جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی روشنی میں مرزا صاحب کو معمولی مسلمان بلکہ شریف، صحیح المزاج انسان بھی ثابت کر دیں تو ہم نہ صرف آپ کو یک صد روپیہ انعام دیں گے، بلکہ آئندہ تکفیر مرزا سے واضح اعلان کے ساتھ رجوع کریں گے۔کوئی ہے جو اس صاف سیدھے بلکہ خود مرزا صاحب کے پیش کردہ فیصلہ کن اور آسان ترین چیلنج کو قبول کرے۔

نوٹ: اس چیلنج کی مخاطب تمام جماعت احمدیہ اور خاص کر سیٹھ عبداللہ الہ دین، مولوی محمد علی لاہوری اللہ دتا جاندھری وغیرہ ہیں۔ خادم امت مرزا: محمد عبداللہ معمار امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۷ شوال ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۰-۴۴۔۵)

کسر صلیب اور مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیثوں میں آتا ہے مسیح موعود کسر صلیب کریں گے، یعنی مسیحی مذہب کو شکست دیں گے۔ جب کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو لازم آیا کہ وہ کسر صلیب کے متعلق بھی بتائیں کہ انہوں نے کیسے کسر کیا۔

چونکہ یہ سوال بڑا اہم تھا،اس لئے مرزا غلام احمد نے خود بھی اس سوال کے دفعہ کرنے پر توجہ کی اور ان کے اتباع بھی کر رہے ہیں۔مگر ان کے توجہ کرنے سے یہ سوال بجائے دفعہ ہونے کے الٹا پختہ ہو رہا ہے۔ واقعات سے بھی اس کی پختگی معلوم ہوتی ہے۔

اخبار الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون اس بارے میں نکلا ہے جس کی سرخی: کسر صلیب، ہے۔راقم کی ذہانت کی ہم داد دیتے ہیں کہ انہوں نے دھوکہ دہی یا دھوکہ خوری میں کمال کیا ہے۔،سوال تو یہ ہے کہ آپ کے مسیح موعود مرزا کے آنے سے عیسائی قوم کو کیا نقصان ہوا۔، جواب دیا جاتا ہے کہ یورپ میں عیسائیت کا نام مٹتا جا رہا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ غلطی یا دھوکہ ہے کہ عیسائیت کا نام مٹنا قادیانی مسیح کا اثر قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یورپ میں عیسائی مذہب عیسائی اقوام یا مسیحی اشخاص کی غفلت اور عیش پرستی یا دنیا پسندی کی وجہ سے کم ہو رہا ہے۔اس کی مثال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں خود ملتی ہے۔مولانا حالی مرحوم مسلمانوں کی بے دینی اور ضعف ایمانی کا ذکر ایک بیت میں یوں کرتے ہیں

رہا دین باقی نہ ایمان باقی۔اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

تو کیا اسلام اور مسلمانوں کی یہ کمزور حالت کسی پادری یا بشپ کی کوشش سے ہے؟ نہیں بلکہ مسلمان کے زوال (کی وجہ قرآن وسنت سے دوری ہے(مفہوماً) حالی فرماتے ہیں

قرآن اور سنت کا ہے نام باقی۔خدا اور نبی سے نہیں کام باقی

حقیقت یہ ہے کہ مسیحی مذہب خاص ہندوستان میں بحیثیت قوم جتنی ترقی کر گیا ہے اتنی کسی دوسری قوم نے نہیں کی۔مرزا غلام احمد صاحب کی اپنی شہادت ہے کہ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں عیسائی ہندوستان میں پانچ لاکھ تھے (مقدمہ براہین احمدیہ ص۵ جلد دوم)۔ تصنیف براہین کا زمانہ ۱۲۹۷ھ ہے جو بقول مرزا صاحب ۱۸۸۰ھ کے مطابق ہے (براہین جلد۵ ص۵۱)،(اور اب حالت یہ ہے کہ) مسیحی رسالہ المائدہ لاہور بابت اگست ۱۹۴۲ء میں ہندوستانی مسیحیوں کی مردم شماری ایک کروڑ تک لکھی گئی ہے۔

قادیانی ممبرو! باوجود ہزار کوشش کے تم لوگ بھی کروڑ تک پہنچ گئے ہو یا نہیں۔صحیح تعداد تمہاری دواڑھائی لاکھ ہے، جو تمہارے خلیفہ کے بیانوں سے ثابت ہوتی ہے،تو بتاؤ کہ تم نے ترقی کی یا عیسائیوں نے۔رہی یہ بات کہ مرزا صاحب نے دلائل سے کسر صلیب کیا چنانچہ تمہارا دعوی ہے کہ: حضرت مسیح موعود نے عیسائیت کی ناکامی کے لئے وہ کام کیا کہ آنے والی نسلیں آپ پر درود بھیجیں گی۔ (الفضل ۱۱ستمبر ۱۹۴۵ء ص۳)

تو اس کا ثبوت ہمیں درکار ہے۔زبانی دعوی تو ہم مدت سے سنتے آئے ہیں مگر واقعات سے ہماری تسلی نہیں ہوتی۔

ہمارا دعوی یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے اسلام کی کوئی علمی خدمت نہیں کی ، بلکہ فن تصنیف کی حیثیت سے بھی ہم ان کو بہت گرا ہوا پاتے ہیں۔اس کا مکمل ثبوت ہم اپنی کتاب ناقابل مصنف مرزا، میں دے چکے ہیں۔

ہاں مرزا صاحب میں یہی ایک کمال تھا کہ وہ ہر دعوی اور ہر دلیل میں اپنی شخصیت پیش کرتے تھے۔۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں سے جو ان کا مباحثہ ہوا تھا،وہ ایک تاریخی اور قادیانیوں کے نزدیک قابل فخر مباحثہ ہے۔اس کے خاتمہ پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مرزا صاحب نے مباحثہ کو معمولی کہہ کر اپنی شخصیت ہی کو پیش کیا کہ خدا نے مجھے بذریعہ الہام بتایا ہے کہ عیسائی مناظر ۱۵ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔لیکن انجام کیا ہوا؟ ۱۵ ماہ میں مرنے کی بجائے میعاد مقررہ گزار کر قریباً دوسال بعد مرا،جس پر واقفان حال کو یہ کہنے کا موقعہ ملا

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسے سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۴۱ ص ۴۔۵)

جھوٹ کی تائید بھی جھوٹ ہے

مولانا ثناء اللہؒ لکھتے ہیں:عرصہ ہوا دفتر اہل حدیث سے ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں اتباع مرزا سے ایک سوال کیا گیا تھا جو دراصل مرزا غلام احمد کی مرقومہ عبارت پر تھا۔اس کے الفاظ یہ تھے:آنحضرتﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک قیامت آجائیگی (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۲ تقطیع خورد) اس پر سوال تھا کہ اتباع مرزا بتائیں کہ یہ حدیث کہاں ہے اور یہ بھی بتائیں کہ جس وقت آنحضرتﷺ کے دہن مبارک سے یہ حدیث نکلی تھی اسکے ٹھیک سو سال بعد قیامت آگئی تھی۔،نیز یہ بھی بتائیں کہ مخالفین اسلام اس حدیث کے مطابق قیامت نہ آنے پر پیغمبر اسلام کو معاذ اللہ کیا کہیں گے۔،یہ بھی بتائیں اگر یہ حدیث نہیں ہے تو مرزا یہ غلط حدیث بیان کرنے سے کس انعام کے مستحق ہوئے ہونگے۔،امید ہے کہ مقولہ الانصاف خیر الاوصاف کے ماتحت اتباع مرزا جواب دیکر سبکدوش ہونگے۔

عرصہ دراز کے بعد اس کا جواب اخبار الفضل مورخہ ۵۔اکتوبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا جس کے راقم مولوی غلام رسول آف راجیکی ہیں۔آپ نے حسب اتباع مرزا صاحب کلاں اور اپنی عادت کے ماتحت پہلے تو سائل کو خوب کوسا ہے (جیسا کہ مرزا صاحب کی عادت مبارکہ تھی)۔نمونہ کے لئے ہم مرزا صاحب کا ایک نہایت شیریں شعر پیش کرتے ہیں جس کی تلخی اندرائن سے بھی زیادہ ہے۔عرب کا مشہور شاعر امرء القیس زندہ ہوتا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجائے حنظل کے شعر مرزا لکھتا امر القیس کہتا ہے

کانی غداۃ البین یوم تحمل
لدا امرات الحی ناقف حنظل

(جس روز میری محبوبہ اور اس کا گھرانہ سوار ہو کر چلے گئے اس روز میری حالت یہ تھی کہ میں گویا کیکروں کے نیچے بیٹھا حنظل توڑ رہا تھا)۔ (آنکھوں سے روتے وقت نکلتے ہوئے آنسوؤں کے پانی کو حنظل توڑنے کے آنسوؤں سے تشبیہ دیتا ہے کیونکہ وہ کڑوا ہوتا ہے)

مرزا صاحب قادیانی کا حنظلی شعران کے رسالے نجم الہدی سے سنئے

ان العدی ساروا خنازیر الفلا۔ازواجھم من دونھن الاکلب

(ہمارے مخالف جنگلوں کے سور ہیں ان کی بیویاں کتیوں سے بھی بڑھی ہوئی ہیں)

خیر یہ تو نرم کلامی کی مثال ہے، اس لئے مولوی غلام رسول موصوف نے جواب میں اگر مخاطب کو برا بھلا کہا ہے تو ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ کیوں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اس تمہیدی نوٹ سے گزر کر اصل مطلب پر ہم آتے ہیں۔

ناظرین کرام ہماری پیش کردہ عبارت منقولہ از ازالہ اوہام سامنے رکھئے۔ آپ نے دو حدیثیں صحیح مسلم سے ہمارے جواب میں نقل کی ہیں یہ سمجھ کر کہ گویا ہمارا سوال ان حدیثوں سے حل ہو گیا۔ وہ حدیثیں یہ ہیں: ۱۔ قال النبی ﷺ قبل ان یموت بشھر تساءلونی عن الساعۃ و انما علمھا عند اللہ و اقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ تأتی علیھا مأۃ سنۃ۔ ۲۔ عن النبی ﷺ انہ قال ذلک قبل موتہ بشھر او نحو ذالک ما من نفس منفوسۃ الیوم تأتی علیھا مأۃ سنۃ و ھی حیۃ۔ (الفضل ۵۔اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۵)

مولوی غلام رسول تو بکف چراغ داشتہ ان احادیث کا ترجمہ کئے بغیر اپنے ناظرین کو تسلی دے کر چلتے بنے، مگر ہم ان کا ترجمہ کرتے ہیں۔ پہلی حدیث کا ترجمہ یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے وفات سے ایک ماہ پہلے فرمایا تم لوگ مجھ سے قیامت کا وقوع پوچھتے ہو، اس کا علم تو خاص خدا کو ہے، میں ایک اور بات بتاتا ہوں کہ جتنے نفوس اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں زندہ ہیں وہ سو سال گزرنے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث کا ترجمہ یوں ہے: فرمایا جتنے اشخاص آج کے دن زندہ ہیں سو سال گزرنے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گے۔

ان دونوں حدیثوں کا مطلب ایک ہی ہے کہ آنحضرت ﷺ قیامت کا علم تو بحوالہ خدا کرتے ہیں، ہاں ایک پیش گوئی بھی فرماتے ہیں کہ موجودہ اشخاص سو سال تک بالکل ختم ہو جائیں گے آئندہ اور پیدا ہوں گے۔ یہ دونوں حدیثیں اپنے معنی میں بالکل صحیح ہیں لا غبار فیهما۔ لیکن جو عبارت مرزا صاحب کی ہے وہ صحیح ثابت نہیں ہوتی، بلکہ اس سے نبوت محمدیہ ﷺ پر حملہ ہو سکتا ہے۔ مگر قادیانیوں کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ پس ہم دونوں حدیثوں کا ترجمہ اور مولوی صاحب کا جواب ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ یہ ہے ان لوگوں کی دیانت اور یہ ہے ان کی صداقت مرزا صاحب تو سو سال قیامت کی مدت بتا کر اس کو حدیث کا مضمون کہتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط در غلط ہے اور دونوں احادیث نبویہ ﷺ تو اس وقت کے موجودہ اشخاص انسانیہ کا سو سال تک خاتمہ بتاتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ دوسری حدیث میں الیوم کا لفظ موجود ہے جو مضمون کو بالکل واضح کرتا ہے۔ لیکن مولوی غلام رسول تو بہ اتباع مرزا ان احادیث کو مرزا صاحب کی منقولہ حدیث سے ملا کر تینوں کو غلط ثابت کر رہے ہیں الی اللہ المشتکی

میں مرزا صاحب کی روایت اور دونوں حدیثوں کے متعلق قادیان کے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ اور لاہور کے اعلم العلماء مولوی عبدالرحمٰن مصری سے استفسار کرتا ہوں کہ دونوں صاحب بتائیں کہ مرزا صاحب نے جو روایت پیش کی ہے اس کا جواب یہ حدیثیں ہو سکتی ہیں: ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۱ ذی قعد ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۲ ص ۴۔۵)

عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے نام کھلا خط

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: حاجی عبداللہ صاحب! آپ عرصہ دراز سے میرے متعلق انعامی اشتہار شائع کرتے آئے ہیں جس کی حقیقت میں اس مصرعہ سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پاتا: کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

اس سلسلے کا آخری اشتہار قادیانی اخبار الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۵ء میں درج ہوا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا: مولوی ثناء اللہ صاحب اس سلسلہ کے خلاف جو عقاید رکھتے ہیں وہی عقاید ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں تو ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ (الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۵ء ص ۳)

اس دعوت کی منظوری میں اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۵ء میں دے چکا ہوں جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں۔

میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں آپ انعامی رقم لے کر چلے آیئے

اس کے بعد آپ ایسے خاموش ہوئے کہ گمان ہوا کہ آپ کسی طویل سفر پر چلے گئے ہیں، مگر سننے میں آیا ہے کہ آپ اپنی جگہ پر ہیں اس لئے آپ کو اس کھلے خط کے ذریعہ متوجہ کرتا ہوں کہ آپ کی اشتہاری دعوتوں میں اگر کچھ صداقت ہے اور وہ چورن کے اشتہاروں کی طرح نہیں ہیں، تو آپ سامنے آنے میں دیر نہ کیجئے۔ میں اس بارے میں کسی اور کو مخاطب نہیں کروں گا اور نہ کسی کو جواب دوں گا۔ بلکہ اسے شیخ سعدی کا فتوی سنا دوں گا کہ دو اشخاص کی باتوں میں دخل دینے والا احمق ہے۔ پس آپ توجہ کیجئے اور اپنے اشتہاروں کو بور کے لڈو نہ بنایئے۔ انعامی رقم لے کر فوراً مقام حلف پر پہنچ جایئے تا کہ حق و باطل میں تمیز ہو سکے میں اب ارادہ کر چکا ہوں کہ آپ کے استحلاف (حلف دینا) کی حقیقت کھولتا رہونگا، یہاں تک کہ آپ کو بھی معلوم ہو جائے کہ آپ کے پاس جو قادیانی مبلغ بیٹھ کر آپ سے ایسے اشتہارات شائع کرواتے ہیں وہ آپ کے حقیقی دوست نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

قادیان میں الہام بافی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی کارگاہ ہمارے سامنے بنی ہے اس کے پہلے بانی (بڑے میاں) کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانے میں تو الہام بافی کثرت سے ہوتی تھی۔ عجیب عجیب الہامات مارکیٹ میں آتے تھے، جن کو دیکھنے سے دل میں ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی تھی۔ مثلاً موصوف کو ایک دفعہ الہام ہوا تھا: اللہ اللہ سدّھا ہو یا اولاّ ۔ ایک دفعہ یہ الہام بھی ہوا تھا: میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ کبھی کبھی ایسے الہام بھی ہوتے تھے جو خدا کی شان علمیت کے بظاہر مخالف بلکہ صریح مناقض معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً فرمایا: خدا نے مجھے الہام کیا کہ میری عمر اسّی (۸۰) سال یا کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی ۔ کون ایمان دار ہے جو ایسے مشکوک الہام کو خدا کا الہام سمجھے۔ اس قسم کے الہام سنتے سنتے ہم کافی سیر ہو چکے تھے ۔ضرورت نہیں تھی کہ اس قسم کے مزید الہاموں کو اپنے ذہن میں جگہ دیں۔ مگر اس کا کیا علاج کہ قادیانی کارگاہ ایسے ہی الہام بنا کرتی ہے..

خلیفہ قادیان بھی جب اس کارگاہ پر بیٹھے انہوں نے بھی ایسے ہی الہام بننے شروع کئے۔ شائد ان کی مارکیٹ میں ایسے ہی مال کی مانگ ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں اور بڑے مزے سے فرماتے ہیں

میں نے وقت پر خدا سے خبر پا کر جماعت کو ۲۔۳ سال ہوئے ۱۹۴۲ء کے آخر یا ۱۹۴۳ء کے شروع میں اطلاع دی تھی اور جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر اس خواب کو بیان بھی کر دیا تھا اور ہدایت کی تھی کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو خود اپنے گھروں میں کپڑے بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اس دستکاری کو جاری کرنا چاہیے کیونکہ آئندہ کپڑے کے قحط کا امکان ہے۔ اس وقت بازاروں میں ہر قسم کا کپڑا ملتا تھا گو مہنگا تھا مگر جہاں تک میرا خیال ہے ساری جماعت میں سے درجن دو درجن آدمیوں کے سوا کسی نے اس امر کی طرف توجہ نہ کی۔ (الفضل ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ا کالم ۴)

ناظرین یہ الہام بھی مرقومہ الہاموں سے کم نہیں اس کی بابت اول تو ہم الفضل سے اس کی تاریخ پوچھتے ہیں کیونکہ قادیان میں یہ قانون جاری ہے جو قرآن مجید میں مذکور ہے: ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد (۱۸:۵۰)۔ جو لفظ بھی انسان بولتا ہے کاتب قدرت اس کو ضبط کر لیتا ہے۔

قادیان میں اس قانون پر یوں عمل ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد کلاں کا ہر قول وفعل ضبط تحریر میں آجاتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ جنگل میں سیر کو جاتے تھے، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کراماً کاتبین ساتھ ہوتے ۔ چنانچہ ان کے ملفوظات کا مجموعہ کتاب تذکرہ کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ اب بھی خلیفہ جی جو کچھ بولتے ہیں وہ سب کچھ لکھا جاتا ہے ۔ پس الفضل ہمیں اس الہام کی (جو خلیفہ نے خدا سے اطلاع پاکر شائع کیا تھا) تاریخ بتائے ورنہ ہم اس کو نکتہ بعد الوقوع (واقعہ ہو جانے بعد بات بنانا) قرار دینے میں حق بجانب ہوں گے۔ کیا مزے سے فرماتے ہیں: میں نے وقت پر خدا تعالی سے خبر پاکر جماعت کو ۲ سال ہوئے ۱۹۴۲ء کے آخر میں یا ۱۹۴۳ء کے شروع میں اطلاع دی تھی۔

خدائی اطلاع بالفاظ دیگر الہام ہوا، اور جماعت احمدیہ کی علمی حالت یہ ہو کہ سوائے چند آدمیوں کے (درجن یا دو درجن) کے کوئی عمل نہ کرے تو کس منہ سے الفضل کہا کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے مطاع کے حکم پر اپنا خون گرانے کو تیار رہتی ہے۔

گاندھی اور خلیفہ قادیان:

احمدی دوستو! برا نہ منایئے گا بلکہ ٹھنڈے دل سے غور کیجئے گا کہ گاندھی جی کی کھدر کی تحریک کریں تو ان کے اتباع سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں سے بھی متجاوز تعمیل کریں، اور تمہارے امیر المومنین خلیفۃ المسیح صاحبزادہ محمود احمد خلیفہ قادیان یہی تحریک کریں تو بجز چند آدمیوں کے کوئی تعمیل نہ کرے۔ اب بتایئے کہ کانگرسیوں اور احمدیوں میں کتنا فرق ہے۔ پس خلیفہ قادیان کو کہہ دو

بس ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز۔ آیا ہے اب مزاج ترا امتحان پر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۴ ص ۴۔۵)

قادیانی کی ملہمیت اور مسیحیت کا ثبوت

مختلف طریق سے ۔ ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قادیانی علم کلام میں ایک خاص وصف اور کمال یہ ہے کہ واقعات گذشتہ کو اخفا ہی نہیں بلکہ بہت بڑی تبدیلی سے پیش کرتے ہیں۔ عرب کا مشہور شاعر اپنی محبوبہ سعاد کے حق میں لکھتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا يغرنك ما منّت و ما وعدت
ان الامانی و الاحلام تبديل

(میری محبوبہ کے وعدے سب دھوکے کی ٹٹی اور مبدل ہیں)

ہم بلا تعصب نہایت راستی سے کہتے ہیں کہ یہ شعر قادیانی جماعت پر پورا چسپاں ہوتا ہے۔ بانی سلسلہ ہر موقعہ پر ایک بات کو صاف لفظوں میں پیش کرتے تھے جوں ہی اس کا ظہور ان کے خلاف وقوع پذیر ہوتا تو فوراً تبدیل کر دیتے۔ مثلاً آتھم کے حق میں لکھا کہ وہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائیگا۔ یہ مضمون ایسا صاف تھا کہ بانی سلسلہ اور ان کے اتباع دن شماری کرتے کرتے تھک گئے تھے۔ آخر جب آتھم یہ مدت گزار کر عرصہ دراز کے بعد مرا (مگر مرزا کی زندگی میں مرا) تو موصوف نے کمال جرأت سے لکھ مارا کہ: پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدے کی رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو وہ (آتھم) مجھ سے پہلے مر گیا (کشتی نوح)
حالانکہ پیش گوئی میں اس قسم کا کوئی لفظ نہیں تھا بلکہ صاف لکھا تھا کہ عیسائی مناظر ۱۵ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرا دیا جائے گا۔

اللہ اکبر! بانی سلسلہ کی (اپنے کلام بگاڑنے میں) کس قدر دلیری ہے اور کس قدر خوش اعتقادی ہے اتباع مرزا کی جو تسلیم کر لیتے ہیں۔ سچ ہے: وزیرے چنیں شہر یارے چناں

آج جس مضمون پر ہم نظر کر رہے ہیں وہ اخبار الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا ہے اس میں مرزا صاحب کی مسیحیت کے دلائل میں یہ لکھا ہے کہ آپ میں علمی کمال یہ تھا کہ آپ نے براہین احمدیہ لکھی اور بڑے زور سے مخالفین کو جواب دینے کے لئے چیلنج کیا مگر کوئی مقابلہ پر نہ آیا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے: براہین احمدیہ کی نصف یا ثلث یا سدس دلائل کے توڑنے والے کیلئے دس ہزار روپیہ نقد انعام رکھا۔ لیکن آج تک کوئی شخص کسی قوم یا ملک کا اس کا جواب دینے کا دم نہ مار سکا۔ (الفضل ۲۸ ستمبر سنہ رواں۔ ص ۳)

ہم نے بارہا پوچھا کہ جو دلائل براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں جن کو توڑنے کے لئے مخالفین کو انعامی چیلنج دیا گیا، وہ دلائل کہاں ہیں اور کس صفحہ سے شروع ہو کر کہاں ختم ہوتے ہیں۔ مہربانی کر کے ان کا حوالہ دیجئے۔

براہین احمدیہ ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے اور بغور پڑھتے ہیں تو ہمیں ایک دلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مکمل اس میں نہیں ملتی۔ محض الفاظ کی بھر مار سے کتاب کو بھر دیا ہے۔ مخالف منتظر تھے کہ مرزا صاحب دلائل ختم کر لیں تو ہم ان پر توجہ کریں۔ مگر مرزا صاحب ایسے ہوشیار تھے کہ انہوں نے تین سو دلائل تو کہا، ایک دلیل بھی نہیں لکھی جس پر مخالفوں کو جواب کا موقعہ ملتا۔ نصف یا ثلث کا تو ذکر ہی کیا وہاں تو ایک دلیل بھی نہیں ہے۔ مرزا جی کے مریدو! ہمت ہے تو پہلی ہی دلیل کی ابتداء اور انتہاء کے صفحات کا نمبر بتایئے

یہ مضمون کوئی طویل بحث طلب نہیں ہے۔ ہم مکرر اتباع مرزا سے صرف اتنا دریافت کرتے ہیں کہ وہ دلائل کہاں ہیں۔ مہربانی کر کے ہمیں ان صفحات کا حوالہ دیجئے ورنہ ہمیں معاف فرمایئے کہ ہم یہ کہیں: ما موا عید ھا ا لا الا با طیل

نوت: مرزا صاحب کا کمال تصنیف ہم نے کتاب نا قابل مصنف میں مفصل دکھا دیا ہے جس کا جواب آج تک نہیں ہو سکا، نہ ہو سکے گا۔

دوسری دلیل نامہ نگار نے یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے مخالفین یا مخالفین اسلام کو لکھا: جو شخص اسلام کی صداقت پر شبہ رکھتا ہو یا جسے میرے دعوی الہام اور مجددیت پر کوئی بدظنی ہو یا مطلقاً خوارق کا منکر ہو، میں خدا سے وعدہ پا کر اسے دعوت دیتا ہوں کہ اگر وہ طالب حق بن کر ایک سال تک میرے پاس قادیان میں رہے گا، تو ضرور کوئی نہ کوئی نشان دیکھ لے گا اور اگر اس عرصہ میں کوئی خارق عادت نشان ظاہر نہ ہو، تو میں بطریق حرجانہ یا جرمانہ دوصد روپیہ ماہوار کے حساب سے مبلغ چوبیس سو روپیہ نقد ایسے صاحب کے حوالہ کر دوں گا جس طرح چاہیں اپنی تسلی کرالیں۔ اب دیکھئے یہ طریق فیصلہ کیسا راستی پر مبنی تھا مگر کوئی مرد میدان نہ بنا۔ (الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۴۵ء ص ۳)

اس میں بھی اخفا اور تبدیلی سے کام لیا گیا ہے۔ مخالفین اسلام میں ان دنوں پنڈت لیکھ رام مشہور تھا۔ اس نے ہر چند نشان دیکھنے کی کوشش کی۔ قادیان بھی پہنچ گیا مگر مرزا صاحب اس کو نہایت معشوقانہ انداز میں ٹالتے رہے۔ یہ ساری خط و کتابت شائع شدہ ہے۔ کسی قدر اس کا ذکر کتاب نسخہ خبط احمدیہ میں ملتا ہے۔

ہاں علماء اسلام کے مقابلہ کا ذکر بھی لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک وقت مرزا صاحب کو کسی خاص وجہ سے یہ خیال آیا کہ دہلی جا کر مولوی نذیر حسین محدث دہلوی کو مباحثے کی دعوت دوں۔ وہ خاص وجہ یہ تھی کہ مولوی صاحب موصوف بہت سن رسیدہ تھے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر درس و تدریس کے علاوہ کبھی میدان مناظرہ میں نہیں آئے تھے۔ مگر وہ مرد باخدا باوجود کبرسنی اور انتہائی ضعف کے میدان میں کھڑے ہو گئے اور حسب قرار داد..... جامع مسجد میں پہنچ گئے ...(مگر مرزا صاحب حسب وعدہ اپنے عقائد ان کے سامنے بیان کرنے سے قاصر رہے۔ بہاء)۔ دور کیوں جائیں میں اپنا واقعہ بھی سنا دوں تو شائد لطف انگیز ہوگا جس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کہاں تک اپنے وعدہ میں پکے تھے یعنی اپنے مخالفین کو دعوت مباحثہ دے کر کہاں تک انجام دیتے تھے۔ آپ نے ۱۹۰۲ء میں اعجاز احمدی لکھی جس میں مجھے متعدد دفعہ دعوت مباحثہ دی کہ قادیان آ کر مجھ سے گفتگو کرلو۔ میری ڈیڑھ سو پیش گوئی ہے۔ ہر پیشگوئی کے ابطال پر سو روپیہ انعام دیتا جاؤں گا۔ میں اس دعوت پر ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب کے مریدوں نے جناب کو اطلاع دی کہ: ثناء اللہ آ گیا ہے۔، یہ سن کر آپ نے کس انداز سے فرمایا: ہمیں کیا! ہزاروں راہ رو آتے ہیں اور جاتے ہیں۔، کمال ہوشیاری سے اپنا وعدہ دعوت بھول گئے۔ ناظرین! یہ ہیں ان رئیس المتکلمین کے چیلنج۔..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۳ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۵ ص ۴-۶)

مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی

(۹ نومبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہونے والا یہ مضمون بارِدگر شمارہ زیرنظر میں مع چند اضافات شائع ہوا۔ بہاء)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہمارے ملک ہندوستان میں یہ دو نامی بزرگ ایسے گذرے ہیں جن کو کئی باتوں میں باہم مشابہت حاصل ہے۔ سب سے بڑی بات ان میں جو مشترک تھی یہ تھی کہ غصہ میں ان کی زبان اور قلم قابو میں نہیں رہتے تھے گویا دونوں صاحب اس شعر کے پورے مصداق تھے

دریائے فراواں نشود تیری بسنگ
عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز

سوامی دیانند کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ آپ کی ایک تقریر میں اس علاقہ کے کمشنر صاحب بھی آئے۔ کمشنر صاحب کے ساتھ اور افسر بھی تھے۔ جلسہ کا انتظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک سرکاری ملازم کے ہاتھ میں تھا۔ واپس جاتے ہوئے کمشنر صاحب نے سوامی جی کی تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے منتظم جلسہ کو یوں کہا کہ آپ کے سوامی کی تقریر میں سختی بہت ہوتی ہے۔ بانیء جلسہ چونکہ سرکاری ملازم تھا اس پر کمشنر کے کہنے کا اثر ہونا لازمہ تھا۔ صبح کو سوامی جی کے سامنے حاضر ہوا اور کمشنر کے آنے کا بھی ذکر کیا اور ہاتھ باندھ کر کہا: حضور کمشنر صاحب ...(اس) کے آگے میں بول نہ سکا، تو سوامی جی نے کہا کیا کہتے ہوئے ڈرتا کیوں ہے؟ یہی کہا ہوگا کہ تمہارا سوامی سختی کرتا ہے۔ ہم کوئی سختی نہیں کرتے۔ اتنا کہہ کر خاموش کر دیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ سختی کرتے بلکہ گالی گلوچ سے تک سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے اور اذا خاصم فجر کا پورا نمونہ دکھاتے تاہم جواب دیتے کہ ہم جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں واقعہ کے مطابق کہتے ہیں چنانچہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اس کا ذکر یوں آیا ہے: مخالفین کی طرف سے اور خاص کر علماء کہلانے والوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے علماء کو گالیاں دیں اور بہت برا بھلا کہا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی بعض تحریروں میں علماء سوء کے متعلق ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جنہیں سخت تو کہا جا سکتا ہے مگر گالیاں کسی صورت میں بھی قرار دیا جا سکتا۔ اور سختی بھی ایسی جس کے سوا چارہ نہ تھا۔ یہ بات خود حضرت مسیح موعود نے تسلیم کی ہے چنانچہ رقم فرمایا ہے:

یہ بات میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی، لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ (کتاب البریہ۔ ص ۱۰)۔ لیکن آپکے استعمال فرمودہ کسی سخت سے سخت لفظ کو گالی اور بدگوئی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے کسی مغلوب الغضب انسان کی طرح جو زبان پر آیا وہ نہیں کہہ دیا بلکہ جو کچھ بھی کہا اظہار واقعہ کے طور پر کہا۔ (الفضل ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: الفضل کے اس اقتباس میں اس بات کا ثبوت یقینی ملتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے سخت کلامی سے کام لیا اور ضرور لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ان کا غصہ مغلوب الغضب کی طرح نہیں تھا بلکہ اظہار واقعہ تھا۔

ہم اس کے متعلق ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں جن سے فیصلہ ہو سکے گا کہ یہ کلام اصلاحی ہے یا مغلوب الغضبی کا نمونہ ہے۔

لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ نو مسلم مرحوم مرزا صاحب کے خلاف لکھا کرتے تھے مگر انہوں نے ہمیشہ شریفانہ لہجہ ملحوظ رکھا کبھی مرزا صاحب قادیانی کی والدہ ماجدہ یا کسی دیگر خاتون کا ذکر برائی سے نہیں کیا۔ ان کے حق میں مرزا صاحب ایک شعر بطور نمونہ ہم پیش کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی انجام آتھم میں لکھتے ہیں:

آذیتنی خبثاً فلست بصادق۔ان لم تمت بالخزی یا ابن بغائی

اے زانیہ کے بیٹے سعد اللہ تو نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ٹھہروں گا۔

الفضل اور قادیان کے ممبرو! بتاؤ کیا یہ گالی نہیں ہے اگر نہیں ہے تو کیا مولوی سعد اللہ اور ان کے یار دوستوں کو بھی حق ہے کہ وہ بھی قادیانی مخالفوں کو ایسا کہہ سکیں۔ اس کے بعد تمام مخالفوں کے حق میں آپ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھتے ہیں؛ کل مسلم یقبلنی ا لا ذریة البغا یا،(صرف بدکار عورتوں کے بیٹے مجھ کو نہیں مانتے)۔ بتائیے یہ بھی گالی ہے یا نہیں؟ یہ خوش کلامی از راہ جوش یا یا از راہ محبت۔ مرزا جی کے مریدو! انصاف سے کہنا اور خدا سے ڈر کر کہنا ان مسلمانوں (ذریة البغا یا) کی مائیں عموماً اور سعد اللہ مرحوم کی ماں خصوصاً روز جزاء مرزا غلام احمد پر اگر الزام زنا کا استغاثہ کریں گی تو کیا فیصلہ ہوگا۔ یہی نا، جو کسی شاعر نے کہا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ۔وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

نوٹ؛ ان دونوں لیڈروں (سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی) کی شیریں کلامی اور دشنام دہی کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب ہندوستان کے دو ریفارمر ملاحظہ کیجئے۔ پھر انصاف کیجئے جن لوگوں نے ان دونوں صاحبوں کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا ہے وہ کہاں تک حق بجانب ہیں۔ ایران کے اخلاق نویس استاد صائب نے سچ کہا

دہن خویش بدشنام میالا صائب
ایں زرِ قلب ہر کس کہ دہی باز دہد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ ذی الحج ۱۳۶۴ھ ص ۵-۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی تردید پر قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس عنوان کو حیرت سے پڑھیں گے اور سنیں گے کہ قادیان سے مرزا غلام احمد صاحب کی تردید کیسی، جب کہ مریدان مرزا صاحب کا گویا یہ قول ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

بے شک یہ صحیح ہے مگر تصرف قدرت بھی کوئی چیز ہے جو اندر ہی اندر اپنا کام کر جاتا ہے۔ اخبار الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۴۵ء میں ایک مضمون بڑا دلچسپ شائع ہوا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بیت المقدس کے قریب ایک کتبہ ملا ہے جس سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

پچھلے دنوں اخبارات میں لندن کے ایک اخبار ڈیلی ہیرلڈ کے نامہ نگار مقیم بیت المقدس کے حوالہ سے یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ قدس کے قریب ایک غار کے اندر مقبرہ کی کھدائی کرتے ہوئے ایک ایسی تحریر یونانی زبان میں ملی ہے جو تاریخ مذہب میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے کیونکہ یہ تحریر یسوع مسیح کی مصلوبیت کے چشم دید گواہ کا بیان سمجھی گئی ہے اور اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد غالباً چند ہفتوں کے اندر اندر لکھی گئی اس میں لکھا ہے کہ فلاں اور فلاں (دو مجرموں) کے ساتھ یسوع مسیح کو سولی دی گئی۔ (الفضل ۹ نومبر ۱۹۴۵ء صفحہ اول)

بس اتنا سننا تھا کہ قادیان میں گھی کے چراغ جل گئے۔ وہ مارا، وہ مارا، کی آوازیں آنے لگیں، حالانکہ کتبہ اور اس کی تحریر مرزا صاحب کلاں کی تصریحات کے بالکل خلاف ہے کیونکہ مرزا صاحب نے کئی مقامات پر صاف لکھا ہے کہ مسیح سولی پر فوت نہیں ہوا۔ مسیح کو حاکم وقت نے سولی پر چڑھایا تھا مگر مسیح صلیب پر نہیں مرے تھے بلکہ زندہ صلیب سے اتر کر کشمیر چلے گئے تھے۔ چنانچہ اڈیٹر الفضل نے بھی مرزا صاحب کے اس قول کو تسلیم کیا ہے۔ مگر اس کتبہ کے الفاظ جو نقل کئے ہیں ان سے جو مفہوم ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے ان سے ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں کہ مسیح صلیب پر مر گئے کیونکہ الفضل قادیان کے منقولہ الفاظ یہ ہیں: مسیح کی مصلوبیت کے چشم دید گواہ۔

اردو دان اصحاب جان سکتے ہیں کہ اس عبارت کا کیا مطلب ہے۔ یہی نہ کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے اس لئے مصلوب کہلائے جیسے مقتول وہی شخص ہے جس پر قتل کا فعل وارد ہو کر پنا کام پورا کر جائے۔ استاد ذوق کا شعر ہے

تیرے قتیل بتاتے نہیں تجھے قاتل
جب ان سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہیں

اس کتبہ کی عبارت گو ہمارے بھی خلاف ہے کیونکہ ہم بقول اخبار صدق، اور بتعلیم قرآن مجید ما صلبوہ مسیح کو مصلوب نہیں مانتے۔ مگر ہم اس پر اظہار خوشی نہیں کرتے جیسا کہ الفضل نے کیا ہے اسی لئے اخبار الفضل کو سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہیے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۷ ص ۵)

قادیانی تفسیر نویسی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کے بانی اور ان کے اتباع میں یہ کمال ہے کہ وہ شکست پر شکست کھا کر بھی دل برداشتہ نہیں ہوتے، یا دل برداشتگی ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ جس کی مثالیں ان کی تحریک میں بکثرت ملتی ہیں۔ مثلاً ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی متعلق جو پیش گوئی تھی کہ ۱۵ ماہ میں مر جائے گا، جب وہ میعاد کے اندر نہ مرا، تو مرزا صاحب مرد میدان بن کر کھڑے ہو گئے اور اپنی بات منوانے کے لئے وہی عذر کیا جو متنبّی نے اپنی محبوبہ سعاد کی طرف سے وعدہ خلافی ہونے پر کیا تھا

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

محبوبہ وعدہ خلافی کرے تو خلاف نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ داخل تھا کہ پورا نہ کرے گی

اسی طرح مرزا جی نے کہا کہ ڈپٹی آتھم دل میں ڈر گیا ہے (وغیرہ) اس لئے نہیں مرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح جب محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا، تو کہہ دیا کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا محمدی بیگم کا خاوند مرزا سلطان محمد میعاد کے اندر فوت نہ ہوا تو کہہ دیا اس نے بھی مرزا غلام احمد صاحب کو بزرگ سمجھ لیا، اس لئے بچ گیا۔

اسی طرح کئی ایک واقعات ہیں جن کی بابت جب ان کو یقین ہوا کہ پبلک کی یاد سے نکل گئے ہیں تو آئیں بائیں کر کے خاموش کرنے کی کوشش کی۔

آج ہم جس واقعہ کا ذکر کرنے کو ہیں وہ بالکل چراغ بکف داشتہ کی مثال ہے۔ اخبار الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء نے خلیفہ قادیانی کی تفسیر نویسی کے متعلق ایک ڈینگ بلکہ ڈانگ ماری ہے کہ: حضرت امیر المومنین خلیفہ قادیان نے اپنے مخالفین کو بارہا یہ چیلنج دیا ہے کہ معارف قرآنی بیان کرنے کو میدان میں میرے مقابلہ میں آئیں۔ مگر آج تک کسی کو سیدھی راہ سے یہ چیلنج قبول کرنیکی جرأت نہیں ہوئی (الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۵)

یہ دعوی ایسا سفید جھوٹ ہے کہ عرب کا مشہور و معروف کاذب جس کا نام عرقوب تھا، اس کو یہ بھی نہیں سوجھا تھا اور جس کی بابت شاعر نے کہا ہے

کانت مواعید عرقوب لها مثلا

اس کے جواب میں گذشتہ واقعات پیش کرنا ہم کافی سمجھتے ہیں۔ جس طرح قادیانی گروہ اخفاء حق میں خاص ملکہ رکھتا ہے ہم بھی اظہار حق میں بفضلہ تعالی کمال رکھتے ہیں۔ پس ناظرین عموماً اور قادیانی اتباع خصوصاً غور سے سنیں۔

۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیانی نے تفسیر نویسی کا علمائے اسلام کو چیلنج دیا جس کو مدیر اہل حدیث امرتسر نے یہ کہتے ہوئے کہ: بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے ، بآواز بلند قبول کیا۔ اس کے بعد بمرّات و کرّات ادھر اودھر سے مضامین نکلتے رہے یہاں تک کہ خلیفہ قادیان نے اپنی بے بضاعتی اور عدم لیاقتی کا اظہار ان لفظوں میں کیا کہ میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں میں تفسیروں کو بھی دیکھوں گا۔ نجوم الفرقان بھی پاس رکھوں گا۔ وغیرہ۔ آخر یہاں تک اعتراف کر گئے کہ میں معارف قرآنیہ اپنے والد کے بتائے ہوئے بیان کروں گا۔ چنانچہ الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء میں مرقوم ہے: غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔ پھر میں ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ پر کم سے کم دو گنے معارف قرآنیہ بیان کروں گا۔ یعنی جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔ وہ ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔ اگر میں کم سے کم دو گنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بیشک مولوی صاحبان اعتراض کریں (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)۔ بس یہ ہوا تھا انجام اس چیلنج کا

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

باوجود اس کے الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۴۵ء میں یہ کہنا کہ تفسیر نویسی کے چیلنج کو کسی نے قبول نہ کیا، قادیانی محاورے میں کچھ معنی رکھتا ہوگا مگر عام محاورے میں سفید جھوٹ ہے۔

قادیانی ممبرو! ہم سے پوچھو تو ہم تم کو اس کا جواب سکھا دیتے ہیں صاف لکھ دو کہ ہم تو خلیفہ جی کی بات کو کبھی گرنے نہیں دیں گے۔ کیوں

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جائے
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جائے

قادیانی ممبرو! خلیفہ کو تفسیر نویسی کے لئے جامع مسجد بٹالہ میں سامنے لاؤ۔ سادہ قرآن ایک ہاتھ میں اور کاغذ و قلم دوسرے ہاتھ میں لے کر بالمقابل دس دس قدم کے فاصلہ پر بیٹھ جائیں۔ اس قدر فاصلہ کو کوئی مشیر یا مددگار نہ ہو۔ اور جو تفسیر ہم دونوں لکھیں وہ علوم عربیہ کے ماتحت ہو۔ پھر دیکھا جائے گا کہ کون تفسیر لکھتا ہے اور کون تحریف کرتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

جاپان پر مشنریوں کا حملہ
مرزا کے دعوی کا ابطال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ بات تو ہر ایک واقف حال جانتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اتباع ہوائی قلعے بنانے میں بڑے مشاق ہیں۔ گو وہ قلعے ایسے کمزور ہوتے ہیں کہ ادھر بنے، اودھر دھڑام سے گر پڑے۔

جب سے مرزا غلام احمد نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا مسلمانوں کو یہی خوش خبری سناتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے، بس میرے آنے سے اسلام سب دنیا پر غالب آ جائے گا۔ میں یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ چنانچہ مرزا کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں ایک دفعہ مضمون نکلا تھا:

مرزا صاحب کی بعثت سے پہلے عیسائی بڑے غالب آرہے تھے علماء اسلام عیسائیوں سے دبے ہوئے تھے کوئی جواب نہیں دیتا تھا۔ کئی سادات خاندان عیسائی ہو گئے تھے۔ مرزا صاحب مرد میدان بن کر مقابلہ میں اٹھے کتاب براہین احمدیہ لکھ کر شائع کی اور اس کی بابت لکھا کہ جو اسکے پانچویں حصہ کا بھی جواب دے اس کو دس ہزار روپیہ انعام دوں گا کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی۔ (ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۳۵ء ص ۵۔۶)

کس قدر تعلیٰ آمیز کذب ہے جو سوائے قادیانیوں کے دوسرے کے قلم سے نہیں نکل سکتی۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ براہین احمدیہ میں تین سو دلائل دینے کا جو وعدہ تھا کوئی مرید مرزا ایک دلیل بھی ہمیں دکھائے تو ہم اس کو بھی انعام دیں گے۔

حق یہ ہے کہ جو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مرزا کی کتاب براہین احمدیہ کے دوسرے جزء کا نام علی صدق النبوۃ المحمدیہ ہے، اس کے بجائے اس کا نام ہونا چاہیے دلائل البینہ علی کذب الدعوی المرزائیہ۔ ہم نے یہ مضمون اپنی کتاب نا قابل مصنف مرزا میں مفصل درج کر دیا ہے ہمارے نزدیک براہین احمدیہ کا نام فخر سے لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کو شرم آنی چاہیے۔ خیر ہم اس بحث کو یہیں چھوڑ کر اصل مطلب پر آتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا مرزا صاحب نے اپنی زندگی کا پروگرام یوں شائع کیا تھا کہ:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

مرزا غلام احمد کے اس ادعا کو سن کر ہم بلکہ کل دنیا کے مسلمان منتظر تھے کہ وہ وقت کب آئے گا کہ بقول مرزا صاحب مسیح کی الوہیت دنیا سے اٹھ جائے گی اور آنحضرت ﷺ کی رسالت یعنی اسلام دنیا میں مکمل طور پر پھیل جائے گا اور بڑی بات یہ کہ مسلمان کامل متقی بن جائیں گے۔ مگر نتیجہ جو نکلا وہ اخبار الفضل کے لفظوں میں درج ذیل ہے:

اخبارات میں شائع ہو چکا ہے کہ جاپان کے شکست کھاتے ہی پانچ سو عیسائی مشنریوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ایک فوج وہاں جانے کے لئے تیار ہو کر روانہ بھی ہو چکی ہے اور اب یہ اطلاع آئی ہے کہ اتحادی ہیڈ کوارٹر نے جاپانیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ عیسائی گرجوں کو واگزار کر دیں اور انہیں آئندہ کسی اور مقصد کے لئے استعمال نہ کریں ...مسلمانوں کو کبھی اس بات کا خیال تک نہیں آتا کہ انہیں بھی تبلیغ اسلام کرنی چاہیے یہی وجہ ہے کہ جہاں قریباً قریباً تمام عیسائی ممالک کے مشنری ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور تمام عیسائی ممالک ان کو ہر قسم کی امداد دیتے ہیں وہاں کسی ملک کے مسلمانوں کی طرف سے (سوائے احمدیہ کے) کہیں بھی کوئی مبلغ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام پر مقرر نہیں ہے اور نہ مسلمان کہلانے والے کروڑوں انسانوں کو اس کا خیال آیا ہے۔(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۵ء ص اول)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کا دعوی منقول از اخبار الحکم ملاحظہ کریں۔ اس کے ساتھ الفضل کی لن ترانی بھی سامنے رکھیں، تو ان کو فیصلہ کرنا بہت آسان ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کا دعوی اور وعدہ کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا بالکل استاد غالب کے شعر کا مصداق ہے جو اپنے محبوب کو کہتے ہیں

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کیا کوئی احمدی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوی عیسائی مذہب کے بالکلیہ معدوم ہو جانے کے متعلق قضیہ دائمہ مطلقہ کے مادہ میں ہے اور جاپان میں عیسائی مبلغوں کا اس کثرت سے جانا اس کی نقیض نہیں ہے؟ پھر الفضل کی یہ منہ زوری ملاحظہ ہو جو لکھتا ہے سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی جماعت عیسائیوں کا جواب نہیں دیتی۔

شرم و حیا کا تقاضا تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ عیسائیوں کی تبلیغ کا نام تک نہ لیا جاتا بلکہ یہی کہا جاتا کہ عیسائی دنیا میں ہیں کہاں کیونکہ وہ مرزا کے آنے کے بعد دنیا میں ختم ہو گئے مرزا غلام احمد نے اپنے مسیحائی دم سے ان کو ختم کر دیا جس پر یہ شعر بالکل صادق ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء مطابق یکم محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۲ نمبر ۴۹ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اس کی براہین احمدیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی جماعت کتاب براہین احمدیہ پر بہت فخر کیا کرتی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جن دنوں یہ کتاب تصنیف ہوئی تھی اس کی تصنیف کا اشتہار مرزا صاحب قادیانی نے اتنا لمبا چوڑا دیا کہ اشتہار ہی کی ایک جلد بن گئی۔

وہ اشتہار ایسا تھا جیسے چورن فروش چورن بیچتے ہوئے بازاروں میں منادی کیا کرتے ہیں جس کا مختصر مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا چورن ایسا مفید ہے جس سے سب بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ سننے والے کو یہاں تک گمان ہوتا ہے کہ حکومت موجودہ ہسپتالوں میں یہی چورن رکھے گی، باقی سب دوائیں اٹھا دے گی۔، مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے ایک دفعہ برسبیل تذکرہ فرمایا تھا کہ ہمارے شہر دیوبند میں وبا پڑی۔ ایک ہندو عطار ایک ہی بوتل سے ہر قسم کا شربت دے دیا کرتا تھا۔ نیلوفر ہو یا بنفشہ ہو.. کسی سمجھ دار نے کہا لالہ یہ تو کیا کرتا ہے؟ ایک ہی بوتل سے سب کچھ نکالتا ہے۔ بولا میاں کیا پوچھتے ہو، شربت میں کیا رکھا ہے، سفا (شفا) پرمیسر کے ہاتھ میں ہے۔

یہی مثال مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کی ہے۔ مرزا صاحب بھی اسی میں سے سب کچھ نکالتے ہیں۔ مگر حقیقت میں کچھ بھی نہیں۔ اشتہار کی دلفریب عبارت کو دیکھ کر لوگ اس کتاب کے مشتاق ہو گئے تھے کیونکہ اشتہار میں درج تھا کہ تین سو دلائل صداقت اسلام کے درج کئے گئے ہیں، جن کے جواب کے لئے مخالفین اسلام کے واسطے مولف کی طرف سے دس ہزار روپئہ انعام مقرر ہوا ہے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ہمدردان اسلام نے قیمت فی نسخہ پانچ روپئہ سے سو روپئہ تک حسب حیثیت پیشگی بھیج دی اور یہی مرزا صاحب کا مقصد تھا کیونکہ:

ایں ہمہ از پئے آں ست کہ زرمے خواہد

آخر یہ کتاب چار جلدوں میں شائع ہوگئی۔ ارباب بصیرت نے اس کو غور سے دیکھا تو سوائے اپنی نبوت کی تمہید کے اور کچھ نہیں پایا۔ اس کے اخیر میں آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفحہ۵۱۲ سے پہلی دلیل شروع کی جس کے متعلق چند آیات لکھیں ان کا ترجمہ بھی پورا نہ ہوسکا کہ چار جلدیں ختم ہوگئیں اوراس دلیل کو بالکل ادھورا تشنہ تفصیل چھوڑ دیا۔

تقاضا ہوتا رہا کہ وہ تین سو دلائل کہاں ہیں جن پر بڑا ناز ہو رہا تھا۔ آخر ۲۳ سال کے بعد پانچویں جلد شائع ہوئی تو جس طرح صورت شکل میں پہلی جلدوں سے مختلف تھی اسی طرح مضمون میں بھی غیر تھی۔ نہ اس میں صداقت قرآن پر بحث ہے، نہ نبوت محمدیہ کا ذکر۔ بلکہ محض اپنے ذاتی دعاوی اس میں مذکور ہیں۔ میں ایسا، میں ویسا۔ اسلئے ہم نے بارہا جماعت مرزائیہ سے پوچھا کہ: براہین احمدیہ میں تین سو دلائل کی ابتداء اورانتہاء بتائیے۔، تین سو چھوڑ یئے صرف تین ہی دلائل بتائیے۔ تین بھی چھوڑ یئے صرف ایک ہی دلیل کا پتہ دیجئے کہ فلاں صفحہ سے شروع ہوکر فلاں صفحہ پر ختم ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں اخبار الفضل وغیرہ یہی کہتے رہے چنانچہ حال ہی میں الفضل ۲۹ نومبر ۱۹۴۵ء میں ایک نامہ نگار نے بڑے زور سے ہم پر دباؤ ڈالا ہے کہ اگر براہین احمدیہ میں دلائل نہیں ہیں تو مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی نے اسکی تعریف کیوں کی تھی

میں کہتا ہوں کہ اس کا جواب مرحوم سے پوچھنا چاہیے۔ پس آپ نامہ نگار عالم برزخ میں چلے جائیں۔ وہاں یہ دونوں مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب آپ کو ملیں تو ان سے پوچھئے کہ: مرزا صاحب آپ نے دلائل کس کس صفحہ پر لکھے ہیں۔، مولوی صاحب آپ بتائیں گے کہ جن دلائل کی بنا پر آپ نے ریویو کیا تھا وہ دلائل کہاں ہیں۔ جواب جو ملے وہ اخبار الفضل میں شائع کر دیجئے

ناظرین ! ہمارا سوال کیسا صاف ہے ہم کتاب کے اندر سے جواب مانگتے ہیں اور جواب ہم کو بیرون کتاب سے دیا جاتا ہے۔ یا للعجب

قادیانی اور لاہوری ممبرو! ہماری تمہاری مثال یہ ہے کوئی سوداگر پیشہ شخص تجارتی شکل میں کسی پر سو دوسو روپئے کا دعوی کرتا ہے۔ مدعا علیہ سوال کرتا ہے کہ آپ کا روزانہ آمد وخرچ لکھا جاتا ہے۔ مدعی جواب دیتا ہے کہ ہاں سب کچھ لکھا جاتا ہے۔ مدعا علیہ بڑی خوبی سے کہتا ہے کہ میرا حساب جس صفحہ پر ہے وہ پیش کر دیجئے ۔مدعی بڑے زور سے کہتا ہے فلاں فلاں سوداگر میرے گواہ ہیں۔ مدعا علیہ کہتا ہے گواہوں کی حاجت نہیں آپ اپنا کھاتہ ہی پیش کر دیجئے میں اسی پر کفایت کرلوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدعی جھنجلا کر کہتا ہے تم نے بھی تو فلاں وقت دینے کا اقرار کیا تھا یعنی قادیان میں مرزا صاحب کی زیارت کے لئے آئے تھے مدعا علیہ کہتا ہے ہاں میں زیارت کے لئے آیا تھا زیارت کرنے کے بعد ہی اس نتیجہ پر پہنچا کہ

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

اس مضمون کے متعلق مفصل بحث ہماری کتاب نا قابل مصنف مرزا میں دیکھئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۸ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۲ نمبر ۵۰ ص ۴-۵)

قادیانی تفسیر نویسی کا ڈھونگ

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء کو چیلنج دیا تھا کہ میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر نویسی کیجئے۔ جن علماء کو آپ نے مخاطب کیا تھا، ان میں خاکسار بھی ایک تھا، مگر اول مخاطب پیر مہر علی شاہ صاحب مرحوم گولڑہ والے تھے۔ میدان مقابلہ مع تاریخ لاہور مقرر ہوا۔ پیر مہر علی صاحب موصوف تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے مگر مرزا غلام احمد، جن کا دعوی تھا: ا لا اننی فی کل حرب غالب۔ (میں ہر مقابلے میں غالب رہونگا)، بغرض مقابلہ تاریخ مقررہ پر لاہور نہ پہنچے۔ اہل اسلام نے شاہی مسجد میں جلسہ کر کے حالات پبلک کو سنا دیئے۔

بحکم الولد سر لابیہ مرزا غلام احمد کے فرزند میاں محمود احمد نے بھی علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ یہ سمجھ کر کہ چیلنج دینے میں کیا حرج ہے۔ آخر ہمارے مرید بات تو وہی مانیں گے جو ہم کہیں گے کیونکہ وہ تو اپنے عقیدہ کے ایسے پکے ہیں کہ ان کا قول ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

بڑے میاں تو خیر کم وبیش عربی جانتے تھے چھوٹے میاں سبحان اللہ، عربی تو کجا انٹرنس تک ہر ایک جماعت میں فیل ہوتے رہے (لیکچر لائل پور)۔ یہ ابا جی سے بھی بڑھ گئے۔ میرے ساتھ ہی اپنے سگے بھائی مولوی محمد علی کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کیا جواب دیا، یہ تو وہی بتائیں گے، میں نے تو صاف لفظوں میں چیلنج قبول کیا۔ چنانچہ پرانے حوالے اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر میں شائع کر چکا ہوں۔ ناظرین انہیں غور سے پڑھیں۔ ان کے جواب میں الفضل کے نامہ نگار نے الفضل ۸ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ایک نوٹ درج کرایا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے چیلنج منظور کیا مگر سیدھی راہ سے نہیں۔ سیدھی راہ سے ان کی مراد یہ تھی اور اب بھی ہے کہ میاں محمود احمد کتب لغت اور نجوم الفرقان وسابقہ تفسیریں بھی ساتھ رکھیں گے، مولوی ثناء اللہ نے ان باتوں سے انکار کر کے گویا سیدھی راہ سے چیلنج قبول نہیں کیا۔

حکماء کا قول ہے کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے آدمی کو بہت سے جھوٹوں کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ میں انہی دنوں کا ایک حوالہ پیش کر دیتا ہوں جن دنوں میاں محمود احمد کو تفسیر نویسی کا شوق ہوا تھا اور آپ نے اپنے کمال علم اور لیاقت کا اظہار کرنے کو یہ لکھا تھا میرا دعوی یہ نہیں کہ میں عربی میں ماہر ہوں یا میں ایسا ہوں ویسا ہوں اس لئے میں کتب لغت اور نجوم الفرقان وکتب تفسیر بھی ساتھ رکھوں گا۔ میں نے مرزا محمود احمد کو دروازے تک پہنچانے کیلئے آخری نوٹ جو لکھا وہ ناظرین کیلئے عموماً اور قادیانیوں کے لئے خصوصاً قابل دید اور لائق غور ہے وہ نوٹ یہ ہے

پس اے احمدی دوستو! سن رکھو ہم اور علماء کی طرح تمہارے بے قدر نہیں کہ تمہاری آواز کو ہواء شتر جان کر خاموش رہیں بلکہ تمہارے دل سے قدردان ہیں۔ پس سیدھے ہو کر چلو اور بٹالہ، امرتسر یا لاہور میں آجاؤ اور سادہ قرآن شریف لے کر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔ لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن عربی اور اردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھ لو۔ مگر وقت محدود ہوگا، تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ (مرقع قادیانی جنوری ۱۹۳۲ء ص ۳۰)

قادیانی ممبرو! سنتے ہو اور جانتے بھی ہو میں کون ہوں ؟

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ وہ نکات اور معارف جو فریقین بتائیں گے لغت عرب کے ماتحت ہوں گے۔ ایسا نہیں کہ مولوی عبدالرب دہلوی کے وعظ کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں (مولانا احمد حسن کانپوری مرحوم جو استاد منطق تھے صدرا ، یا قاضی مبارک وغیرہ میں جہاں کہ سبق آسان آتا،فرماتے جلدی چلو آج مولوی عبدالرب کا وعظ ہے۔ہم پوچھتے کہ حضرت اس مثال کے کیا معنی ۔فرماتے مولوی صاحب مرحوم کا وعظ یہ ہوتا تھا کہ فالعادیات ضبحا کا مطلب ہے محرم کا حلوہ پکایا کرو۔ مجھے یقین ہے کہ خلیفہ قادیان کے معارف و نکات بھی ایسے ہی ہونگے جن کا نمونہ ان کی تفسیر کی جلد اول میں ملتا ہے جو بالکل اس شعر کا مصدق ہے

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ یا ایھا الساقی ادر کاسا و ناولھا) و العادیات ضبحا کا نکتہ معرفت یہ ہے کہ محرم کا حلوہ پکایا کرو۔ پس اس شرط کو ملحوظ رکھ کر آؤ اور جلدی آؤ ،مگر میں کہے دیتا ہوں کہ نہیں آؤ گے اور ہرگز نہیں آؤ گے کیوں

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۲ نمبر ۵۱ ص ۴ ۔ ۵)

....

ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۴۶ء سے

مرزا قادیانی اور یاجوج ماجوج برطانی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ا خبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء میں مولانا مودودی کے خطاب میں لکھا گیا تھا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوسفؑ کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام حکومت کرتے تھے۔اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ حکومت کافرہ کی ملازمت جائز ہے۔ اس پر اخبار الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ایک قابل نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ غیر احمدی مسلمان مرزا صاحب قادیانی پر جو اعتراض کرتے آئے ہیں کہ مسیح موعود ایک غیر مسلم سلطنت میں کیوں رہے، یہ اعتراض اہل حدیث کے اس فقرہ سے ملیا میٹ ہو جاتا ہے۔

مطلب آپ کا یہ ہے کہ جیسے حضرت یوسفؑ غیر مسلم حکومت میں رہے ویسے ہی ہمارے مرزا صاحب بھی غیر مسلم حکومت میں رہے تو اس میں کیا حرج ہے۔

میں (ثناء اللہ) کہتا ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔ اس وجہ سے کہ مرزا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی نے انگریزوں اور دیگر اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج لکھا ہوا ہے (حمامۃ البشری) حضرت یوسفؑ کی حکومت غیر مسلم یاجوج ماجوج نہ تھی۔ یاجوج ماجوج کے لئے قرآن مجید میں الفاظ مفسدون فی الارض آئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے انگریزی حکومت بقول مرزا صاحب قادیانی قضیہ مشروطہ عامہ کے حکم میں ہے حضرت یوسفؑ والی حکومت غیر مسلم مطلقہ کے حکم میں تھی مشروطہ عامہ پر جو حکم لگایا جائے بسا اوقات مطلقہ عامہ اس کا متحمل نہیں ہوتا

قادیانی علم و فضل کے دعویدارو! الیس منکم رجل رشید۔

الفضل کے قابل نامہ نگار نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ ہمارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ کہا تھا کہ مجھ پر کوئی اعتراض ایسا نہ کرو جو پہلے نبیوں پر وارد ہوتا ہو۔ بے شک ہم ایسا اعتراض نہیں کرتے اور نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ پس آپ ہوشیار ہو کر اور سینے پر پتھر باندھ کر سنیئے! ہم صرف ایک ہی بات کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے وعدے محبوبہ سعاد سے بڑھ کر نہ تھے جس کی بابت اس کے عاشق صادق نے کہا ہے:

لا یغرنك ما منّت وما وعدت

ان الامانی و الاحلام تضلیل

یعنی میری محبوبہ سعاد جو وعدہ کرے اس سے فریب نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اس کے وعدے سراسر جھوٹ اور اغلاط کے طومار ہوتے ہیں

قادیانی ممبرو! کیا اس اصول کو پختہ پکڑ کر ہمارے سامنے آسکتے ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ا ص ۵-۶)

مرزا قادیانی اور مولوی سعد اللہ لدھیانوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء میں اس بات کا ذکر آگیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی غصہ میں بدگوئی کرتے ہوئے آپے سے باہر نکل جاتے تھے۔ مولوی سعد اللہ لدھیانوی کو انہوں نے زانیہ کا بیٹا لکھ دیا، حالانکہ مولوی سعد اللہ مرحوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ان کی والدہ ماجدہ کو ایسے مکروہ الفاظ سے کبھی یاد نہیں کیا۔

اس کے جواب میں الفضل قادیان کے ایک نامہ نگار نے قادیانی علم کلام کے طریق پر سوال از آسماں جواب از ریسماں، کے مطابق یہ جواب دیا ہے کہ مولوی سعد اللہ نے اپنی نظموں میں بہت برے لفظوں سے مرزا صاحب قادیانی کا ذکر کیا ہے چنانچہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے چند اشعار بھی نقل کئے ہیں جو یہ ہیں:

ارے او بے وفا غدار مرزا۔ارے پر فتنہ و مکار مرزا
ارے او خود غرض خود کام مرزا۔ارے منحوس نا فرجام مرزا
مسیح کاذب و مہدیء کذاب۔سراپا جھوٹ کے انبار مرزا
ڈبویا قادیان کا نام تو نے۔کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا
ہوا بحث نصاری میں بآخر ۔مسیحائی کا یہ انجام مرزا

(الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ ان اشعار سے راقم مضمون نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی سعد اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں سخت بدگو تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں وہ سخت گو تھے لیکن ہمارا سوال یہ تھا کہ سعد اللہ مرحوم نے مرزا صاحب قادیانی کی والدہ ماجدہ کو ان الفاظ سے یاد نہیں کیا جن لفظوں سے مرزا غلام احمد نے مولوی سعد اللہ کی والدہ کا ذکر کیا ہے۔ یعنی اس کو بغاء (زانیہ) لکھا ہے۔

قانون رائج الوقت کی دفعہ ۵۰۰ میں ذکر ہے کہ کسی مصنف کے حق میں بدگوئی کرنا جو اس کی تصنیف اور دعوے سے تعلق رکھتی ہو توہین نہیں ہے، مگر اس حد سے تجاوز کر کے اس کو حرام زدہ وغیرہ کہنا، یہ سزا کا مستوجب ہے۔ قادیانی ممبرو! قرآن و حدیث سے تم اگر دور ہٹ گئے ہو، تو قانون وقت سے تو دور نہیں ہو سکتے۔ مرزا غلام احمد مولوی سعد اللہ پر ان کے الفاظ مذکورہ کی بنا پر دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت استغاثہ نہیں کر سکتے تھے، مگر سعد اللہ مرحوم، مرزا غلام احمد کے الفاظ کی بنا پر استغاثہ کر سکتا تھا۔
اور اگر اس نے زندگی میں نہیں کیا مگر یوم الجزاء کو جب منشی سعد اللہ لدھیانوی کی والدہ قذف (تہمت زنا) پر استغاثہ دائر کرے گی، تو مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواری کیا جواب دیں گے۔ یہی نا، جو کسی شاعر نے اپنے ظالم معشوق کے حق میں کہا ہوا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱ ص ۶)

سیٹھ عبداللہ الہ دین کی دعوت منظور

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی کو ہمارے ناظرین جانتے ہوں گے۔ آپ بھولے بھالے بزرگ ہیں۔ قادیانی محبت میں ایسے گرویدہ ہیں کہ شعر مندرجہ ذیل گویا ان کی زبان پر جاری ہے۔ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو مخاطب کرکے کہتے ہیں:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

جنوری ۱۹۲۳ء میں جب میں حیدرآباد دکن گیا تو انہوں نے مجھے بتکذیب مرزا حلف اٹھانے کا انعامی اشتہار دیا جس کو میں نے وہیں منظور بھی کرلیا مگر آپ دعوت دے کر سامنے نہ آئے۔ اس کے بعد قادیانی اخبار الفضل کے ذریعہ چورن فروشوں کی طرح اشتہار دیتے رہے، جن کے جوابات ناظرین کی نظر سے گذرتے رہے ہیں۔ آج ایک خاص مضمون اسی سلسلہ کا ناظرین کے سامنے لاتا ہوں۔:

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقاید رکھتے ہیں وہی عقاید ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں تو ان کو اکیس ہزار روپئہ انعام دیا جائے گا۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں... مولوی ثناء اللہ کیلئے دوسرا انعام، آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپئہ انعام (الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء ص ۳)

اس مضمون کے پہلے حصے کا جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں دیا گیا تھا کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، آپ رقم لے کر مقام دہلی امرتسر لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا بٹالہ آجائیے۔اس پر بھی وہ نہ آئے تو میں نے شعر مندرجہ ذیل پر مضمون ختم کر دیا

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

اس سے فراغت پا کر میں دوسرے حصہ کا ذکر کرتا ہوں جو آخری فیصلہ کے متعلق ہے۔سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے دعوی کے الفاظ مکرر پیش کرتا ہوں۔ ناظرین اسے دوسری دفعہ پڑھ کر ذہن میں رکھیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے دوسرا انعام۔آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپیہ انعام۔(الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء)

موصوف نے اس حلف کی تفصیل نہیں بتائی کہ اس کا مضمون کیا ہوگا۔کیا یہی ہوگا کہ آخری فیصلہ کا اشتہار مرزا صاحب قادیانی کا ہے یا نہیں یا کچھ اور۔ بہر حال آپ اسکی تفصیل شائع کریں تو میں اس کے متعلق اپنی آمادگی کا اظہار کرونگا۔

میں اس میں حیران تھا کہ آخری فیصلہ کا مضمون بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ احمدیت اور محمدیت کا فیصلہ اسی پر موقوف ہے مگر لدھیانہ کے مباحثہ میں جو اپریل ۱۹۱۲ء میں ہوا تھا فریق ثانی کی شکست پر مجھے تین سو روپیہ انعام ملا تھا۔ جو کام کی حیثیت سے بہت کم تھا۔اب معلوم ہوا کہ قدرت کو منظور ہے کہ کام کی اہمیت کے مطابق مجھ کو انعام دلوائے۔اس لئے خدا نے سیٹھ عبداللہ الہ دین کے دل میں ڈالا کہ اس مضمون کے متعلق گیارہ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ شائع کرے۔اس لئے میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں، آپ اس کے متعلق اپنی مطلوبہ حلف کے الفاظ شائع کر دیں مگر یہ یاد رہے کہ وہ الفاظ ایسے ہوں جن کی شرع محمدی اجازت دیتی ہو۔ یہ نہیں کہ آپ اپنی من مانی باتیں اس میں درج کر دیں۔آپ کو یاد ہوگا نہیں تو آپ یاد رکھیں کہ میں کون ہوں؟ میں وہی ہوں جس کی بابت عرب کے شاعر نے کہا ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل ولم ابتلد

ترجمہ اس شعر کا قادیانی علماء سے پوچھئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۶ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندہ نے سالانہ جلسہ قادیان پر کیا دیکھا

بندہ امسال جب سالانہ جلسہ قادیان پر گیا تو جماعت احمد یہ دوفرقوں میں منقسم دیکھی۔ایک انجمن خدام الاحمد یہ۔دوسری انجمن انصارالاحمد یہ۔

انجمن خدام الاحمد یہ کا سالانہ جلسہ دیکھا

ان کے خلیفہ وقت کی تقریر بھی سنی۔مگر خدا کو حاضر ناظر جان کر ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے فقط احمد یہ حضرات کا جلسہ دیکھ کر جتنی مرزائیت سے نفرت ہوئی اتنی احرار کا جلسہ دیکھنے اوراس میں خلاف مرزائیت تقریریں سننے سے نہیں ہوئی۔

انجمن انصارالاحمد یہ کی طرف سے (مرزائیوں کا دوسرا گروہ جو موجودہ خلیفہ قادیان کو قابل خلافت نہیں سمجھتے، جو وہاں قادیان ہی میں مقیم ہے) ایک پوسٹر قلمی جو برسر بازار بورڈ پر چسپاں تھا، دیکھا جس کی من وعن بندہ نے نقل کر لی تھی اور میرے ساتھ ڈائری لینے والوں نے بھی نقل کی تھی، وہ اخبار اہل حدیث میں بغرض اشاعت بھیج رہا ہوں۔

مرزامحموداحمد مصلح موعودقادیان کومبلغ ایک ہزارروپئہ کا انعامی چیلنج

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ۔ترجمہ۔ اگرتم سچے ہوتو موت کی تمنا کرو۔ یعنی میدان مباہلہ میں نکلو۔آپ نے ہمارے سیدوآقا حضرت مسیح موعود (مرزاغلام احمد متوفی) کی عظیم المرتبہ پیشگوئی المصلح الموعود کا مصداق ہونیکا دعوی کر دیا ہے حالانکہ مصلح موعود کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پاک ومطہراورراست بازوں اور پاکوں کا بروز کامل ہوگا۔اس کی آمد گویا خدا تعالی آمد ہوگی۔لیکن آپ کے چال چلن کے متعلق آپ کے مخلص اورمریداورمریدنیاں اپنے چشم دید واقعات کی بناپرسخت سے سخت الزامات عائد کر رہے ہیں۔ جیسے بیان شیخ عبدالرحمن صاحب مصری۔اگرچہ آپ کے نزدیک وہ تمام الزامات غلط اور جھوٹے ہیں تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے فتوی کا مندرجہ الحکم ۲ مارچ ۱۹۰۲ء۔غرض مباہلہ صرف ایسے لوگوں سے ہوتا ہے جواپنے قول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی قطع اور یقین پر بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری یا زانی قرار دیتے ہیں۔، کے مطابق میدان مباہلہ میں نکلیں۔ اگر آپ مباہلہ کے لئے نکلیں تو ہم کم از کم بیس افراد ساتھ لے کر مباہلہ کرنے کو تیار ہیں تا کہ آپ کے سچا ہونے کی صورت میں آپ کے بیس مخالفین کی تباہی و بربادی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کی پاکیزگی تقوی طہارت اور تعلق باللہ پر مہر لگ جائے اور آئندہ کسی بد باطن کو آپ کی ذات والاصفات پر جھوٹا الزام لگانے کی جرأت نہ ہو۔ مباہلہ کرنے کی صورت میں مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد اسی وقت آپ کو بطور انعام پیش کریں گے۔ اگر آپ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے فتوی کے مطابق الزامات سے بریت نہ فرماویں تو اس صورت میں آپ جھوٹے ثابت ہوں گے۔ اور آپ کے تمام تر بلند بانگ دعاوی غلط اور بے بنیاد تصور کئے جائیں گے۔ نیز جو دوست جناب خلیفہ صاحب کو مباہلہ کے لئے آمادہ کریں ان کو بھی بطور انعام مبلغ دوسو روپیہ پیش کیا جائے گا۔ پس گواہ رہ اے زمین و آسمان، اور گواہ رہ اے زمین و آسمان کے خالق و مالک کہ ہم نے اپنی طرف سے فیصلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہیں۔ وما علینا الا البلاغ

(نوٹ: بارہ سو روپیہ کے بارہ میں ہر طرح سے تسلی کرائی و دلائی جاسکتی ہے۔ سکرٹری ڈاکٹر محمد عبداللہ کامل)

۔المشتہر: پریذیڈنٹ انجمن انصار الاحمدیہ۔ حکیم عبدالعزیز قادیان،،

الراقم۔ شیر محمد معمار مخدوم پوری ضلع ملتان ۲ جنوری ۱۹۴۶ء

سیٹھ عبداللہ الہ دین کہاں ہیں؟ کیوں یہ انعام حاصل نہیں کرتے کیا اپنے غلط انعامی اعلان کی طرح اس کو بھی غلط سمجھتے ہیں۔ یہ تو مقدس مقام قادیان سے شائع شدہ ہے۔

دوسری شہادت:

میں بزعم خود اسلامی فرقوں میں احمدیہ جماعت کو مقرر مبلغ اور کارکن فرقہ سمجھتا تھا۔ میں بڑے شوق ذوق سے بہت سی امنگیں دل میں رکھ کر سفر کے مصائب اور موسم کی جانکاہ سردی کی مزاحمت جھیل کر وہاں پہنچا، تو کیا دیکھا کہ مثل سراب ایک دھوکہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ نئی روشنی کے ذریعہ جو عامۃ الناس میں الحاد پھیل رہا ہے اور ارکان اسلامی سے تغافل وتساہل کی وبا عام ہو چکی ہے، یہ لوگ توحید اور جملہ ارکان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی پر فلسفیانہ اور نیچرل (قدرتی) طور خداوند تعالیٰ کا جملہ پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے مبعوث کرنا مقصد ذوالجلام کی وضاحت بالبداہت بطریق احسن فرمائیں گے۔مگر وہاں جا کر کیا دیکھا کہ ان کے متعلق تذکرہ کیا نام تک بھی نہ تھا۔ جس سے بخدا یقین ہو گیا کہ یہ اسلامی فرقہ کیا بلکہ اسلام سے متضاد گروہ ہے:

ہم نے تو سمجھا تھا کہ جلسہ سے کچھ جانیں گے

پر جانا تو کیا جانا کہ کچھ نہ جانا

مگر نہیں، بہت کچھ جانا۔ان کا مختصر اسلامی مزعومہ اصول فقط یہی دیکھا کہ مرزائی مردم شماری بڑھائی جائے اور اس میں چندہ زیادہ سے زیادہ دیا جائے۔فقط۔

حضرت صاحب جن کو کہتے تھے، ان کی تقریر سنی۔آپ نے نہایت عمدہ طریق سے واضح کر کے جماعت کے مبلغین کے خرچ کو زیادہ سے زیادہ دکھانے کی کوشش کی اور اپنے مریدوں کو تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔ان سے پہلے احمدیہ جماعت کی صاحب اقتدار ہستی اٹھی جن کا اسم گرامی سر ظفر اللہ تھا انہوں نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب کے متعلق مؤثر انداز میں خرید کرنے کی جماعت کو تلقین فرمائی۔اور اس بات کے سوا مطلق کوئی تذکرہ نہ کیا۔

دوسرے دن پھر حضرت صاحب جن کو جماعت مذکورہ کے لوگ سیدنا حضرت امیر المومنین کہتے ہیں، آپ نے اپنی تفسیر خود ساختہ کے متعلق وہ مضمون نویسی دکھلائی کہ ایک ہوشیار دوا فروش جو بازاروں میں کھڑے ہو کر عجیب انداز سے لوگوں کو اپنی ادویہ خریدنے پر مجبور کرتا ہے، ویسے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ تفسیر فقط ڈیڑھ ہزار باقی ہے، پھر تو آپ کو پچیس تک بھی ملنی محال ہو جائے۔کاغذ اگر چہ سستا ہو گیا تو بھی تقریباً یہی موجودہ قیمت ہو گی۔لہذا کاغذ سستا ہونے کا بھی انتظار نہ کرو۔ابھی خرید لو۔

الغرض سارے جلسہ کا خلاصہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا ڈھونگ۔مرزا محمود احمد کی رؤیا صادقہ میں فرشتوں کا آنا، اور مرزائی تصنیفات کی خریداری کی اپیل بانگ دہل تھی۔ اسکے سوا کچھ نہ تھا۔ راقم: حکیم غلام قادر سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔مخدوم پور۔ضلع ملتان (اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے خلاف آواز، قادیان سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں دنیا میں بہت سے پیشہ ور غلط گو بھی اپنی غلطی کو ثابت کرنے کے لئے ملمع سازیاں کرتے ہیں، مگر کبھی کبھی قدرت بھی اپنا تصرف دکھاتی ہے کہ ان کے منہ سے بھی سچی بات نکل جاتی ہے۔ اس کا ثبوت ہم کو یوسف زلیخا کے قصے میں ملتا ہے۔ ہر چند زلیخا نے اپنی غلط گوئی کو حق گوئی کی شکل میں دکھایا لیکن آخر اس کے منہ سے نکل گیا راودته عن نفسه (سورہ یوسف:۳۲) میں نے ہی اس کو گمراہی کی طرف مائل کیا۔ اسی طرح قادیانی اخبار بلکہ خود قادیانی تحریک کے بانی اپنی طاقت لسانی سے اپنے غلط دعوے کو صداقت کی شکل میں دکھانے کے مشاق ہیں، مگر قدرت ان پر بھی متصرف ہے کہ وہ ان سے بھی کبھی کبھی ایسے طریق سے حق کا اظہار کرا دیتی ہے کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی

لطیفہ اظہار حق: ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی اہل قلم اور اہل زبان تحریرات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پورے واقف نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو دانستہ حق چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی کئی دفعہ بطور ہمدردی کے اظہار کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کسی تحریر کا حوالہ پوچھنا ہو تو ہم سے پوچھ لیا کریں

ناظرین کرام! گذشتہ واقعات کے علاوہ آج بھی ہم اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہمارا یہ دعوی متکبرانہ نہیں ہے بلکہ ابوحمید ساعدی صحابیؓ کے دعوے کی طرح ہے جس نے صحابہ کے مجمع میں کہا تھا۔ انا اعلمکم بصلوه رسول الله ﷺ (سنن ترمذی) (میں تم سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی نماز جانتا ہوں)۔ موصوف کا یہ دعوی متکبرانہ نہیں تھا بلکہ اظہار واقعہ کے لئے تھا۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں انا احفظکم بکلام مرزا۔ کیوں: عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

پس ناظرین توجہ سے سنیں۔ الفضل قادیان مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۶ء میں مسلمانوں کی گمراہی اور بدحالی کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے:

موجودہ زمانہ تو انتہائی گمراہی اور جہالت کا ہے۔ ایک طرف دنیا میں مادہ پرستی الحاد اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دہریت کا زور ہے خود مذاہب کے ماننے والوں میں بھی خدا تعالی پر کامل ایمان نہیں اور وہ اس کے عرفان سے محروم ہیں اور دنیا کی سفلی زندگی کو اپنا مقصد بنا رہے ہیں مسلمان اپنی حالت پر خود مرثیہ خوان ہیں۔ (الفضل ۷ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶)

ہم مانتے ہیں یہ اقتباس مسلمانوں کی حالت زار کا آئینہ دار ہے۔ خواجہ حالی مرحوم نے بھی سچ کہا ہے جن کا شعر الفضل نے خود نقل کیا ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ حالت موجودہ کے متعلق جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے کیا فرمایا ہوا ہے۔ وہ غور کے قابل ہے۔ الفضل جو چاہے سو کہے اس کی بات سند نہیں ہے، سند تو بڑے میاں کا کلام ہے۔ اسے ہم پیش کرتے ہیں۔ موصوف نے دنیا کی عمر آدم سے لے کر فنا دنیا تک سات ہزار سال لکھی ہے۔ پھر ان سات ہزار کو ہدایت اور گمراہی کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے۔ چھٹے ہزار کو بزبان رسالت فیج اعوج (سخت گمراہی کا زمانہ) بتایا ہے اس کے بعد ساتویں ہزار کی بابت یوں ارشاد کرتے ہیں:

ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۶۔۷)

ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی کے اس کلام کو ملحوظ رکھیں اور الفضل اور دیگر اتباع مرزا سے پوچھیں کہ مرزا صاحب کا فرمان کہ ساتواں ہزار ہدایت کا ہے، اور الفضل قادیان کا یہ کہنا کہ اس زمانہ میں سراسر گمراہی ہے، ان دونوں میں سے سچا کون ہے۔ ہم سے کوئی سچی شہادت پوچھے تو ہم الفضل کی تصدیق اور تائید کریں گے۔ اس کے بعد ہم الفضل اور اتباع مرزا سے پوچھیں گے کہ وہ کس کلام کی تصدیق کرتے ہیں۔ یعنی ساتویں ہزار کو جو موجودہ زمانہ ہے ہدایت کا زمانہ مانتے ہیں یا گمراہی کا۔ گمراہی کا زمانہ مانتے ہیں تو مرزا غلام احمد کا کلام غلط ٹھہرتا ہے۔ ہدایت کا مانتے ہیں تو واقعات اس کی تردید کرتے ہیں اسلئے ہم امت مرزا کے بیان کے منتظر ہیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ مرزائیوں سے مرزا غلام احمد کی جانبداری پا کر پبلک کو یہ کہنے کا موقع ملے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کو جواب الجواب

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ان لوگوں کے سے دل و دماغ کے بزرگ ہیں، جن کا قول تھا قلوبنا غلف (ہمارے دل بالکل محفوظ ہیں)۔

وجہ یہ ہے کہ اپنی رائے سے تو کچھ کرتے نہیں، قادیانی مبلغ ان پر مسلط ہیں جو چاہتے ہیں ان سے لکھوا دیتے ہیں اور شائع کر دیتے ہیں۔ اس میں نہ ان کو صدق کلامی سے مطلب ہوتا اور نہ غلط بیانی سے اعراض۔

کیوں نہ ہو، آپ اس نبی کے امتی ہیں جن کو اس وصف میں خاص کمال تھا جس کی مثال یہی کافی ہے کہ ۱۹۰۲ء میں موصوف نے بذریعہ کتاب اعجاز احمدی مجھے قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ میرے لئے انعام بھی رکھا۔ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو میں قادیان جا پہنچا اور اپنے پہنچنے کی اطلاع دی۔ کسی نے حضرت مرزا صاحب کو بھی خبر کر دی کہ ثناء اللہ آ گیا ہے۔ فرمایا:

ہمیں کیا؟ ہزاروں رو آتے ہیں (بدر جنوری ۱۹۰۳ء) اور جاتے ہیں۔

جس پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل ۔ لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے

میرے اطلاعی خط کے جواب میں ایک معزز آدمی بسرکردگی مولوی سرور شاہ مرزا غلام احمد کا خط لے کر آیا، جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ شائد موقعہ ملا تو کسی نمائش میں رکھ کر ناظرین کو زیارت کرنے کا موقعہ دونگا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ: میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا۔ (حالانکہ جھوٹ سراپا کذب اور افتراء ہے۔ جو مرزائی اس وعدے کا ثبوت دے ہم اس کو سو روپیہ انعام دینے کا اعلان کئی دفعہ کر چکے ہیں۔ ثناء اللہ) تمہارے منہ میں لگام دے کر تم کو بٹھایا جائیگا تم کو صم بکم ہو کر میرا بیان سننا ہوگا۔

اس پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے۔ کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

سکندر آبادی سیٹھ صاحب اس نبی کی امت کے اعلیٰ رکن ہیں، پھر کیوں نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے نبی کی سنت کا اتباع کریں جن کی شان میں یہ شعر بہت موزوں ہے:

لا تدوم علی حال تکون بھا
کما تلون فی اثوابھا الغول

(میری محبوبہ اپنے وعدے پر پختہ نہیں رہتی بلکہ وہ جنگلی چھلاوے کی طرح مختلف شکلیں بدلتی رہتی ہے)

۱۹۲۳ء میں جب میں حیدرآباد دکن گیا، آپ نے انعامی اشتہار دینا شروع کیا۔ جس کا جواب میں نے حیدرآباد ہی میں دے دیا جو کئی دفعہ اخبار اہل حدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ ان سب جوابوں میں آپکی انعامی رقم کو نظرانداز کر کے آپکے ایمان کی خیر مناتا رہا۔ یعنی یہی کہتا رہا کہ آپ اپنی انعامی رقم اپنے پاس رکھئے ما آتانی الله خیر مما آتاکم مجھے اس سے مطلب نہیں۔ مگر جب آپ زیادہ ہی مصر ہوئے اور اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں آپ نے ایک مضمون حلف میرے سامنے پیش کیا، تو میں نے فوراً اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں اس چیلنج کو قبول کرلیا اور لکھا کہ آپ اپنی موعودہ رقم لے کر دہلی یالاہور یا امرتسر میں آجایئے۔

اس کے جواب میں آپ نے پھر قادیانی نبی کی طرح پہلو بدلا۔ چنانچہ ایک اشتہار حیدرآباد سے چھپا ہوا میرے پاس پہنچا ہے جس میں آپ نے اخبار اہل حدیث ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء نہ پہنچنے کی شکایت کی ہے۔

جواباً عرض ہے کہ دفتر اہل حدیث امرتسر میں عام قانون ہے کہ جس کے متعلق کچھ لکھا جائے اس کو پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ ہمارا دستورالعمل پنجابی نبی کی طرح نہیں ہے جنہوں نے حقیقۃ الوحی مجھے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا مگر جب چھپ گئی تو کتاب بھیجنے سے انکار کر دیا (الحکم ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)۔ ممکن ہے اخبار اہل حدیث امرتسر ڈاک کی غلطی سے نہ ملا ہو، لہذا آپ کی شکایت بے جا نہیں ہے تو قابل توجہ بھی نہیں ہے۔

اب سنیئے اصل مسئلہ: کسی منکر نبوت کا انکار کرنا، محض انکار ہی موجب سزا ہے۔ خاص کر جب وہ تکذیب رسالت پر حلف بھی اٹھائے تو مزید سزا کا مستوجب ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے سال یا چھ ماہ یا ہفتے کی حد لگانا کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ نصاریٰ نجران جب آنحضرت ﷺ کے مقابلے کے لئے آئے اور آپ نے ان کو مباہلے کی دعوت دی انہوں نے مباہلہ سے انکار کیا۔ اس موقعہ پر حضور ﷺ نے ارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اگر وہ مباہلہ کرتے لا ضطر م علیھم الوادی (تفسیر معالم)۔ وہی میدان ان کے لئے آگ ہو کر ان کو بھسم کر دیتا۔

قرآنی آیات احادیث اور ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اول تو منکر رسالت پر حلف لازم نہیں ہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے حلفیہ انکار کرے، تو فوراً اس کو سزا مل جائے گی۔ اس کے بعد آپ غور کیجئے کہ میں نے مرزا غلام احمد کے الہامی دعوے کی تکذیب پر ۱۹۲۱ء میں قادیان میں حلف اٹھایا جس کا ذکر اخبار الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ملتا ہے۔ اس کے بعد اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں میں نے حلفیہ مضمون شائع کیا جس کو احباب دکن نے اشتہار کی صورت میں طبع کرا کر حیدر آباد اور دیگر اضلاع میں شائع کر دیا۔ اس کے علاوہ کئی دفعہ حلف کے تقاضے پر حلف اٹھایا۔

ان واقعات کے بیان کرنے کے بعد میں سیٹھ عبداللہ الہ دین اور ان کے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ میرے حلف اٹھانے کا اثر مجھ پر کیوں نہ ہوا۔ برخلاف اس کے مرزا غلام احمد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اس کا جواب قرآن شریف سے یہ ملتا ہے: امّا ما ینفع الناس فیمکث فی الا ر ض (الرعد:۱۷)۔ اسی کو کہتے ہیں: ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما۔ مختصر یہ ہے کہ حلف منکر رسالت پر لازم نہیں ہے۔

پڑھو آیت و یقو ل الذ ین کفروا لست مر سلاً (الرعد:۴۳)

جس امر پر شرع میں حلف واجب نہیں ہے، تم کون ہو اس پر حلف واجب کرنیوالے۔ اور اگر آپ حلف کی ضرورت ہی سمجھتے ہیں تو میں حلف بھی کئی دفعہ اٹھا چکا ہوں۔

قادیانی ممبرو! سن لو اور کان لگا کر سن لو میں اب بھی کہتا ہوں
خدا کی قسم مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں سچے نہ تھے۔

پس اپنا انعام فوراً بذریعہ منی آرڈر میرے پاس بھیج دو۔ میں اس میں سے خمس نکال کر باقی مصارف قرآنیہ پر خرچ کروں گا کیونکہ ہمارے ہاں لکھا ہے:

مال موذی نصیب غازی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۵ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح کے آنے سے کیا فائدہ ہوا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پریس اپنے کام میں بڑا ہوشیار ہے۔ زمین و آسمان کے ایسے قلابے ملاتا ہے کہ شیخ چلی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ہم نے فنا کر دیا، آریہ سماج ہمارے سامنے مرگئی، مسلمان مباہلہ کرنے والا کوئی زندہ نہیں رہا۔ الغرض دہلی تک مارتے چلے گئے کوئی سامنے نہیں آیا۔

حال یہ ہے کہ تمام دنیا کفر و شرک بدعات اور بے دینی سے بھرپور ہے، بے دینی دن بدن غالب آرہی ہے۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ یہ زمانہ جس میں ہم ہیں، دنیا کی عمر کا ساتوں ہزار ہے اور یہ ہدایت کا سال ہے (لیکچر سیالکوٹ) اس کے برخلاف اخبار الفضل کا بیان سنیئے جو یہ ہے:

اس جنگ کے تھپیڑوں نے ان کی توجہات کو اور زیادہ ٹیڑھے رخ پر کر دیا ہے۔ پہلے سے زیادہ دہریت مادیت اور مذہب سے بے گانگت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مذہب سے دلچسپی میں کمی اور لامذہبیت کی طرف میلان میں زیادتی ہوگئی ہے...

ذیل کے چند امور سے برطانیہ کی مذہبی حالت کا کچھ تصور ہو سکتا ہے

سب سے پہلی بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ چرچ کو ملک کی موجودہ مذہبی حالت سے بہت تشویش پیدا ہوگئی ہے ایک روز ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی کہ چرچ کے ذمہ دار ارکان کی رائے میں چرچ کی روحانیت کا دیوالہ نکل گیا ہے اس لئے اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مہم عظیم شروع کی جائے گی یہ خبر اخبارات نے چرچ کی طرف سے کفار کے خلاف مذہبی جنگ، کے عنوان سے یوں شائع کی ہے:

کل چرچ اسمبلی نے تبلیغ کے بارہ میں کمیشن کی ایک رپورٹ کو منظور کیا۔ اس رپورٹ میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ لامذہبیت کے خلاف ایک وسیع اشاعتی مہم جاری کی جائے یہ تجویز کیا گیا کہ اشاعت و اشتہار پر دس لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کی جائے۔ اس رپورٹ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالاتفاق منظور کیا گیا۔ (الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶)

برطانیہ وہ ملک ہے جہاں قادیانیوں کے مبلغ کام کر رہے ہیں بلکہ بقول اخبار قادیان خلیفہ قادیان (محمود) نے انگلستان جا کر ایک ہی لیکچر سے سارے انگلستان کو فتح کر لیا تھا جس کی وجہ سے قادیانی جماعت نے اپنے خلیفہ کو کنکرر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) کا خطاب دے دیا تھا۔ دوسرا ملک برطانیہ کا ہم پلہ امریکہ ہے، اس کو بھی مفتی محمد صادق نے اپنے لیکچروں سے فتح کیا تھا جس کی وجہ سے اس کو فاتح امریکہ کا لقب دیا گیا تھا۔

لطیفہ: جس کے مقابلے میں قادیان کا ہیرو (مرزا غلام احمد) شکست فاش کھا کر دنیا سے رخصت ہو گیا اس کو فاتح قادیان کہتے ہوئے کیوں ہچکچاتے ہیں۔ اس کا جواب قادیانی جماعت کا فرض ہے۔

خیر یہ جملہ معترضہ بطور لطیفہ کے ذکر کیا گیا ہے اب ہم اصل بات کا ذکر کرتے ہیں۔

برطانیہ کے بعد روس کا ملک خاص قابل توجہ ہے جس میں ایک دفعہ خدا کا بت بنا کر اس پر سنگین مقدمہ بنایا گیا تھا، اس جرم میں کہ تم نے اپنی مخلوق میں سے بعض کو امیر اور بعض کو غریب کیوں بنایا اس لئے تم پھانسی کے مستحق ہو۔ چنانچہ اس مصنوعی خدا کو پھانسی دی گئی۔

اس کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی وغیرہ چھوٹے موٹے ممالک گمراہی اور بے دینی میں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہی حال جاپان اور چین کا ہے جو خدا سے بھی منکر ہیں۔ آیئے ہندوستان میں، یہاں بھی دہریوں کی کمی نہیں ہے۔ دہریت کے علاوہ بت خانے بھی آباد ہیں۔ قبر پرستی مزار پرستی بکثرت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ شراب خوری، جوا بازی، زنا کاری اور بدکاری کی بھی کمی نہیں ہے۔ بلکہ دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ ان سب واقعات کو سامنے رکھ کر قادیانی جماعت ہم کو بتائے کہ مسیح موعود کے آنے سے کیا فائدہ ہوا:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو۔ جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۶ ص ۴-۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے مشن میں قطعاً ناکام رہے

اخبار الفضل قادیان کی شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء میں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد نے جو دعوی کیا تھا اور اپنی بعثت کا انتہائی مقصد بتایا تھا، وہ پورا نہیں ہوا، اس لئے مرزا صاحب کو ہم کھلے لفظوں میں ناکام (فیل شدہ) سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے بتایا تھا:

میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ کفر مٹ جائے گا اور مسلمان کامل متقی بن جائیں گے۔

نتیجہ جو نکلا اس کا ذکر ہم پرچہ مذکور میں کر چکے ہیں۔ اس کا جواب الفضل نے خوب دیا ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی اطاعت نہیں کی۔ قصور ان کا ہے مرزا صاحب کا نہیں (الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۲)

یہ جواب قادیان سے کوئی نیا نہیں آیا۔ آسمانی نکاح والی پیش گوئی پر جب اعتراضات ہوئے کہ آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کیوں نہ آئی، تو مولوی اللہ دتا نے جواب دیا کہ اس کا خاوند مرا ہی نہیں، مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں کیونکر آتی۔

یا للعجب۔ ان لوگوں کا کیا ہی علم کلام ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے، یا نہیں سمجھتے کہ جو امور تکوینی ہوتے ہیں یعنی قضا اور قدر میں مقرر ہو چکے ہوتے ہیں، ان کے اسباب خدا تعالی خود پیدا کر دیتا ہے۔

سنیئے! مسلمانوں کو غلبہ دینا مقدر تھا۔ سبب یہ بنایا کہ آنحضرت ﷺ کو کافروں کی جماعت خواب میں تھوڑی دکھائی گئی اور مسلمان کافروں کی نظر میں تھوڑے دکھائے گئے تاکہ فریقین جرأت کے ساتھ آگے بڑھیں اور زور کا رن پڑے لیقضی الله امراً کان مفعولاً (الانفال:۴۲)۔ یعنی نتیجہ اس کا یہ ہو کہ جو کام خدا کے ہاں مقدر ہو چکا ہے، وہ وقوع پذیر ہو جائے۔ یہ ہے قرآن مجید کی تعلیم۔ یہ نہیں کہ خدا تعالی کی تقدیر اسباب ظاہر نہ ہونے سے رک جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے تو خدا کو مسبب الاسباب کہتے ہیں یعنی اسباب کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہے۔آسمانی نکاح اگر خاوند (مرزا سلطان محمد) کے زندہ رہنے سے رک گیا تو اس خاوند کو پہلے ہی کیوں نہ اٹھا لیا۔چنانچہ اس کا مرنا بھی پیش گوئی کا جز تھا۔ضمیمہ انجام آتھم ملاحظہ ہو ۔ جو پیش گوئی جھوٹی ثابت ہو، اس کے لئے ہمیشہ یہی عذر لنگ پیش ہوتا ہے ۔حقیقت میں یہ سارے عذر اس شعر کے مصداق ہیں جو عرب شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں کہا ہوا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو خلاف نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ داخل ہوتا ہے کہ اس کو پورا نہیں کرے گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

مباحثہ شملہ کے متعلق قادیانی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء میں مباحثہ شملہ کا ذکر شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلم فریق کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ احمد، آنحضرت ﷺ کا ذاتی نام ہے۔مگر جب جماعت مرزائیہ مباحثہ کے لئے پہنچی تو فریق ثانی نے اس مضمون پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا۔

فریق ثانی کی طرف سے بابو رحمت اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہ دعوی قادیانی اخبار نے بالکل غلط شائع کیا ہے۔اصل مضمون تھا آنحضرت ﷺ کا نام تھا۔ یہ نہیں تھا کہ ذاتی نام ہے ۔ یہ ہمارے دعوے کا جزء بھی نہیں ۔انہوں نے اس مضمون پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا۔اصل واقعہ اتنا ہی ہے۔

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: اصل بات تو یہ ہے کہ دونوں فریق یعنی محمدی اور احمدی میں سے، احمد کے نام کو ذاتی کوئی نہیں کہتا ۔ذاتی کے معنی ہیں جو نام ماں باپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجویز کرے۔ مسلمان یہ نہیں کہتے کہ احمد کا نام آنحضرت ﷺ کے لئے ماں باپ نے تجویز کیا تھا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا نام احمد لکھا ہے (حمامۃ البشری) وہ بھی ذاتی یعنی پیدائشی نہیں ہے کیونکہ پیدائشی نام کی نسبت ان کا اپنا قول ہے

غلام احمدم کہ ہر جا کہ باشم

بلکہ ان کی مہر کا سجع یوں ہے۔ الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد

پس دونوں فریقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نام مبارک نہ آنحضرت ﷺ کا ذاتی ہے، اور نہ مرزا صاحب قادیانی کا۔ دیکھنا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جہاں یہ آیت آئی ہے وہاں کس ذات پر چسپاں ہوتا ہے

فلمّا جاء ھم بالبیّنات قالوا ھذا سحر مبین (الصف:٦)

یعنی وہ احمد جب ان کے پاس کھلے نشان لے کر آ گیا تو انہوں نے اس کو جادوگر کہا۔

یہ دونوں صیغے ماضی ہیں اور یہ بتا رہے ہیں کہ یہ واقعہ ہو چکا، یہ نہیں ہے کہ تیرہ سو سال تک اس کا انتظار کیا جائے۔ پھر جب پیدا ہو تو پھر وہ دعوی کرے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔ اور ہم اس کی تصدیق کریں: ایں خیال است ومحال است وجنوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۷ ص ۵-۶)

سوادِ اعظم اور مرزا اعظم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ایک حدیث شریف میں یہ الفاظ ہیں اتبعوا السواد الاعظم بڑی جماعت کی تابعداری کیا کرنا۔

یہ حدیث اگرچہ صحت کو نہیں پہنچتی تاہم اپنے اندر ایک سیاسی اصول رکھتی ہے کیونکہ اس میں جمہوری حکومت کی طرف اشارہ ہے۔ آج تک ہم اس حدیث کو مقلدین حضرات سے ان کے حق میں سنتے رہے کیونکہ وہ اپنی کثرت تعداد کو اپنے متبوع ہونے کی دلیل میں پیش کیا کرتے تھے۔ کہتے تھے کیونکہ ہم سواد اعظم (بڑی جماعت) ہیں اس لئے تم ہمارا اتباع کرو۔ ادھر سے مختلف جوابات دیئے جاتے رہے منجملہ ان کے ایک جواب یہ بھی ہوتا تھا قلیل من عبادی الشکور (سبا:۱۳) (میرے شکر گذار بندے تھوڑے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں یہ حدیث جمہوری حکومت کی بنیاد بتاتی ہے۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کے ممبروں میں جدھر اکثریت ہو رعایا کے لوگو! تم اس کی پیروی کرنا۔ یہی جمہوریت کا بنیادی پتھر ہے جس پر آج یورپ اور دیگر مما لک متمدنہ فخر کرتے ہیں اور اسلام کہتا ہے کہ اس جمہوری حکومت کا بانی میں ہوں۔

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

خیر یہ تو اس حدیث کا مجمل بیان ہے، جس غرض کے لئے ہم نے یہ نوٹ لکھنا شروع کیا ہے وہ قابل ذکر اور لائق غور ہے کیونکہ اس سے ہمارا اور اہل قادیان کا فیصلہ بآسانی ہوسکتا ہے۔ قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں اتباع مرزا میں سے قادیانی جماعت کی اکثریت دکھا کر لاہوری جماعت پر دباؤ ڈالا ہے کہ تم سواد اعظم کے تابع ہو جاؤ کیونکہ حدیث میں سواد اعظم کی پیروی کا حکم آیا ہے۔ معلوم نہیں لاہوری جماعت کیا جواب دے گی۔ ہم اس دلیل کو اپنے حق میں بہت مفید پا کر اس کا اجراء یوں کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کے مقابلے میں اتباع مرزا قادیانی کا شمار آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں بلکہ علم ہیئت میں جو سبع عرض شعیر کا مسئلہ ہے اس کے برابر بھی نہیں۔

ضمنی تشریح: شرح چغمینی جو علم ہیئت کی کتاب ہے اس میں ذکر ہے کہ زمین کا کرہ اتنا بڑا ہے کہ اونچے سے اونچا پہاڑ بھی اس کے مقابلے میں وہی نسبت رکھتا ہے کہ ایک ہاتھ قطر کے کرہ پر جو کی چوڑائی کا ساتواں حصہ رکھ دیا جائے تو اس کی کرویت میں جو کا یہ حصہ خلل انداز نہیں ہوگا۔

قادیانیوں کا شمار اڑھائی لاکھ نہ سہی، پانچ لاکھ سہی، بلکہ زیادہ بھی مان لو، تاہم امت مسلمہ کے مقابلے میں وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ مسلمانوں کا شمار دنیا میں نوّے کروڑ ہے۔ کروڑ ہا کے مقابلے میں دو تین یا پانچ لاکھ افراد کیا وقعت رکھتے ہیں۔ پس الفضل قادیان اور اس کے نامہ نگار نے جس پیمانے سے وزن کر کے اپنے بھائیوں کو دیا ہے، اسی پیمانے سے وہ ہم سے لے لے یعنی قادیانی جماعت قلیلہ کو چھوڑ کر مسلم سواد اعظم کی پیروی کرے۔ کیا ہی سچ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۸ ص ۵)

مسلم لیگ اور قادیانی جماعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بہت سے غیرت مند مسلمان مذہبی جوش میں مسلم لیگ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے قادیانیوں کو بھی اپنے اندر شامل کر لیا ہے حالانکہ پاکستان کے اول محرک ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اپنی صدارت کے زمانہ میں انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کو نکلوا دیا تھا۔

یہ بالکل صحیح ہے اس میں بھی شک نہیں کہ قادیانی جماعت جمہور مسلمانوں سے جس قدر علیحدہ ہے اور کوئی فرقہ اس قدر علیحدہ نہیں ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سیاسی حیثیت میں قوموں کا شمار منطقی اصول سے نوع کی شکل میں ہوتا ہے اصناف کی شکل میں نہیں ہوتا۔ ورنہ قادیانیوں میں اسلام سے جس قدر دوری پائی جاتی ہے، شیعوں میں ان سے کم نہیں پائی جاتی جن کا قول ہے (معاذ اللہ) ابوبکر فرعون بود و عمر ہامان (حیات القلوب)۔ اسی طرح اصحاب القبور میں بھی اسلام برائے نام ہے، غرض اصل اسلام ان غلط رو فرقوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

جگہ کس کس کو دوں دل میں تیرے ہاتھوں سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

اس لئے سیاسی مفکر مجبور ہوتے ہیں کہ ان امور کو زیر بحث نہ لائیں بلکہ نوع من حیث النوع پر نظر رکھیں۔ یہ تو ہے سیاسی نظریہ، مگر صحیح واقعہ جو بعد میں منکشف ہوا یہ ہے کہ مسلم لیگ نے قادیانیوں کو بحیثیت جماعت شامل نہیں کیا چنانچہ خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد خود اعلان کرتا ہے: میں نے تو پنجاب میں مسلم لیگ کو یہاں تک پیش کش کر دی تھی کہ اگر وہ یہ فیصلہ قطعی طور پر کر دیں کہ مسلم لیگ میں احمدی شامل ہو سکتے ہیں، اور اسی طرح ان کے حقوق ہوں گے جس طرح دوسرے لوگوں کے تو میں سب احمدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امیدواروں کو بٹھا دیتا ہوں۔ مگر افسوس کہ احرار وغیرہ سے ڈر کر انہوں نے اس فیصلہ کی بھی جرأت نہ کی۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱)

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے یہ الفاظ صاف دلالت کرتے ہیں کہ غیرت مند مسلمانوں کو جو شکایت تھی وہ سنی سنائی تھی۔ اس کے علاوہ ہم اور دو حوالے پیش کرتے ہیں جن سے حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔

پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں ایک احراری لیڈر جس کا نام صاحبزادہ فیض الحسن ہے پنجاب اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہوا۔ جس کی بابت اخبار الفضل میں اس نواح کے قادیانیوں کو یہ ہدایت شائع ہوئی تھی: تحصیل ڈسکہ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمام احمدی ووٹ نیزان کے زیر اثر ووٹ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب آلومہار کے حق میں گذارے جائیں۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۲)

جو لوگ مسلم لیگ کے قواعد سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مسلم لیگ اپنی شاخوں کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے حریف کو ووٹ دیں۔ احرار تو مسلم لیگ کے بڑے بھاری حریف ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) مسلم لیگ میں شامل ہونے کے باوجود ایسا کرنے کی جرأت کرتا۔

اس نفی کا تیسرا ثبوت یہ ہے: بعض احمدی دوست بھی بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ جن جن حالات میں اور جس جس پارٹی کے متعلق ہم نے مناسب سمجھا اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے بعض جگہ ہم نے مسلم لیگ کی مدد کی ہے اور بعض جگہ یونینسٹ پارٹی کی مدد کی۔ (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۱)

یہ اقتباس بھی بتا رہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ نے اپنے اندر داخل نہیں کیا اور نہ وہ اس میں مدغم ہوئے بلکہ اپنی ہستی میں آزاد ہیں، جس سے چاہیں ملتے ہیں جس سے چاہیں الگ ہو جاتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر وہ اپنی غرض کے بندے ہیں جن کی بابت یہ شعر ہے: معشوق مابمذہب ہر کس برابر است

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے غیور مسلمانوں نے جماعت مسلم لیگ کو صالحین کی جماعت سمجھ لیا ہے، اس لئے وہ اپنی غیرت دینی کی وجہ سے مسلم لیگ پر مذہبی نکتہ چینی کرتے ہیں، حالانکہ مسلم لیگ بحیثیت جماعت کوئی صالحین کی جماعت نہیں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس قوم کا ایک حصہ ہے جس کا شمار ہندوستان میں نو دس کروڑ تک کیا جاتا ہے اور ساری دنیا میں چالیس سے نوے کروڑ تک ہوتا ہے، جس کی بابت حدیث شریف میں وارد ہے الناس کالمأۃ الا بل لا تکاد تجد راحلۃ

ہم اہل علم دوستوں کو اس امر کے متعلق مشورہ دیتے ہیں وہ قبول کریں تو ان کو فائدہ ہوگا اور ہمیں خوشی ہوگی ۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ مہربانی کر کے مشکوۃ میں باب تغیر احوال الناس دیکھیں تو اس کی روشنی میں وہ دنیا کے لوگوں کو عموماً، ہندوستان کے لوگوں کو خصوصاً اور مسلم لیگ کی جماعت کو اخصاً حالی مرحوم کے اس شعر کا مصداق پائیں گے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی ۔ اک رہ گیا اسلام کا نام باقی

پھر ان کے حق میں یہ دعائے خیر کیا کریں اللھم اصلح امت محمد ﷺ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۸ ص ۹)

قادیانی انعاموں کی حقیقت

ما مواعیدھا الا الاباطیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء میں بطور مذاق ایک فقرہ دوستانہ لکھا گیا تھا کہ مولانا ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی اوروں کو انعام دیتے ہیں ہمیں یاد نہیں فرماتے ۔

مولانا سیالکوٹی آج کل انعام تقسیم کرنے میں بہت فیاضی سے کام لے رہے ہیں مسلم لیگ کے متعلق ایک مضمون کا جواب دینے والوں کے لئے آپ نے تین ہزار انعام رکھا ہے خدا جانے کسی نے وصول کیا ہے یا نہیں ۔ اب مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے لئے پانچ ہزار روپیہ انعام رکھا ہے دیکھیں کون وصول کرتا ہے ۔

ایسے فیاضانہ انعامات کے اعلانات سن کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم مہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر الفضل ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء میں دخل در معقول دے کر کہا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ ہم قادیانیوں سے انعام کیوں نہیں لیتے۔ اس کا جواب ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی ہیرو نے ۱۹۰۲ء میں بذریعہ کتاب اعجاز احمدی ہم کو بغرض تحقیق الہامات خود قادیان پہنچنے کی دعوت دی۔ انہیں کیا خبر تھی کہ میں جس کو بلاتا ہوں وہ وہی ہے جسکا قول ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل فلم ابتلدی

اس پر مرزا غلام احمد صاحب نے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ میرے لئے انعام بھی رکھا۔ میں ایسے انعاموں کی حقیقت جانتا تھا اور اب بھی جانتا ہوں، تاہم میں نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ کر خط لکھا کہ میدان میں تشریف لائیے۔

جواب وہی ملا جس کی ان سے امید تھی کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم مولویوں سے مباحثہ نہیں کریں گے۔ تم لعنتی ہو چلے جاؤ۔

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ جواب دراصل اس سوداگر کی طرح تھا جس کی ہنڈی وصول کرنے کو قرض خواہ آن پہنچے اور وہ اپنی ناداری چھپانے کو بیوی کی علالت کا بہانہ کرے۔ آخر میں یہ کہتا ہوا قادیان سے واپس آیا:

خودسوئے ماندید حیارا بہانہ ساخت

جس قوم کے ہیرو ایسے وعدہ شکن، نادار بلکہ دیوالیہ ہوں ان کے مریدوں سے کیا امید وفا ہوسکتی ہے۔ چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا ہی سیٹھ کہلائیں۔ آخر ہیں تو قادیانی۔ اس لئے سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی اگر ہمیں حلف اٹھانے پر انعام نہ دیں تو کوئی تعجب نہیں، کیونکہ پنجابی میں ایک فلسفیانہ مثال ہے

گوروجنہاندے ٹپنے چیلے جانھ شڑپ

اسی مضمون کو حافظ شیرازی نے ایک شعر میں یوں ادا کیا ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

پس الفضل کا یہ کہنا کہ مولوی ثناء اللہ ہم سے انعام کیوں نہیں لیتا۔ کیا اس سے لیتے جو دینا نہیں جانتا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم کو ان سے ہے وفا کی امید۔ جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۹ ص ۵،۶)

مرزا قادیانی اور مولوی داؤد غزنوی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد کے الہامات میں خاص خوبی یہ تھی کہ الہام کے الفاظ کم اور معانی بہت ہوتے۔ مثلاً یہ الہام تخرج الصّدور الی القبور (بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جائیں گے)۔ یہ الہام ایسا ہے کہ مولوی نور الدین قادیانی سے لے کر ہٹلر تک سب کو شامل ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس الہام کی تصدیق قرآن شریف بھی کرتا ہے۔ ارشاد ہے کلّ من علیھا فان (سورہ رحمان)

آج ہم آپ کے جس الہام کا ذکر کرتے ہیں وہ بھی اسی قسم کا پرمعنی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: غزنوی، (اخبار بدر قادیان ۱۸۔اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ ایک ایسا مبتداء ہے کہ اس کی خبریں جتنی چاہو بنا لو۔ مثلاً مولوی عبدالواحد غزنوی فوت ہو گئے۔ ،اب جو مولوی داؤد غزنوی پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہو گئے تو اس کی خبر یوں ظاہر ہوگی: مولوی داؤد غزنوی کامیاب ہیں۔، پس انکی کامیابی میں مرزا غلام احمد کو بھی دخل ہے۔ اس لئے مولوی داؤد کو چاہیے کہ اپنی پارٹی کو لے کر مرزا کے مزار شریف پر جا کر عقیدت کے پھول چڑھائیں اور سب مل کر یہ شعر پڑھیں

بادہ خواری کا کیا قبرِ مغاں پہ جلسہ
ہم نے امسال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۹ ص ۹)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۶ء میں ایک واقعہ کاذبہ لکھا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: سکندر آباد سے ایک اہل حدیث صاحب امرتسر مولوی ثناءاللہ صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس محض اس غرض سے پہنچے کہ ان سے حلف اٹھوائیں مگر جس طرح اوروں کو ٹالتے رہے اس طرح ان کو بھی ٹال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صاحب بھی احمدی ہو گئے۔ اگر اہلحدیث بھائی اپنے عقاید صحیح سمجھتے ہیں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مجبور کریں کہ وہ حلف اٹھائیں ورنہ ان کو چاہیے کہ احمدیت کی طرف رجوع کریں۔ یہ احمدیت کی عظیم الشان فتح ہے کہ غیر احمدیوں کا ایسا مشہور مولوی اس طرح مغلوب ہو گیا اور حلف اٹھانے سے صاف انکار کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ کئی اصحاب احمدی ہو چکے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۱ فروری ۱۹۴۶ء ص ۲)

اس واقعہ کی اصلیت یہ ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۴۵ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی ایک صاحب کو جن کا نام مولوی عبد الصمد حیدر آبادی ہے، گھیر کر لائے اور یہ سبق پڑھاتے آئے کہ مولوی ثناء اللہ ہمارے طلب کرنے پر حلف نہیں اٹھاتے۔ جلسہ سے واپسی پر جب وہ ایک اور قادیانی کے ہمراہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اصل قصہ کیا ہے، آپ حلف کیوں نہیں اٹھاتے۔ میں نے ان کے سامنے اخبار اہل حدیث کے پرچے رکھ کر کہا آپ ان کو پڑھ لیجئے۔ میں کتنی دفعہ قسم کھا چکا ہوں اور آئندہ بھی حلف اٹھانے کو تیار ہوں ۔ وہ صاحب پرچہ ہائے اہل حدیث خصوصاً اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء دیکھ کو بولے میری تسلی ہو گئی۔ فریق ثانی نے مجھے گھبراہٹ میں ڈالا تھا اب پرچہ دیکھنے سے میری گھبراہٹ رفع ہو گئی۔ الحمد للہ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ اکیلے یہاں رہ گئے۔ یہاں سے مولانا ابراہیم صاحب کی ملاقات کرنے کے لئے سیالکوٹ گئے ۔وہاں سے اپنے رشتہ داروں کی ملاقات کرنے کو پشاور گئے۔ وہاں سے پھرتے پھراتے کئی دنوں کے بعد پھر امرتسر آکر مجھ سے ملے ،اور ملتے ہی کہا کہ میری بیوی کا خط آیا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں مشہور ہو گیا ہے کہ آپ احمدی ہو گئے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے۔ بولے میں نے لکھ دیا ہے کہ یہ بات غلط ہے۔ کئی دنوں تک یہاں امرتسر میں ٹھہرے رہے۔ گھر کے خط کا انتظار تھا بچوں کو بیمار چھوڑ آئے تھے، پتہ دفتر اہل حدیث کا دیا ہوا تھا۔ آخر انہوں نے سیٹھ عبداللہ کے ماموں میاں پیر محمد صاحب کو تار دیا کہ میرے متعلقین کا حال بتائیے۔ پیر محمد صاحب کا تار ۲۱ فروری کو پہنچا جس میں لکھا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ سب اچھے ہیں۔مگر مولوی صاحب اس وقت دہلی جا چکے تھے۔ دفتر ھذا کی طرف سے ان کا تار بذریعہ ڈاک حاجی حافظ حمید اللہ کو دہلی بھیجا گیا۔

یہ واقعہ بتا کر میں کہتا ہوں کہ اگر وہ میری وجہ سے مرزائی ہو گئے ہوتے تو میرے پاس کیوں ٹھہرتے اور میرے پتہ پر کیوں اپنی ڈاک منگواتے میں۔ ناظرین تک اس کا نتیجہ پہنچاتا ہوں جو عربی کا مقولہ یوں ہے: الشجرة تنبىء عن الشجرة (یعنی پھل اپنے درخت کا پتہ دیتا ہے)۔ناظرین کرام! ان لوگوں کی اطلاعات جو اخباروں میں چھپتی ہیں کہ فلاں ملک یورپ میں اتنے احمدی ہو گئے، فلاں میں اتنے ہو گئے، ان اطلاعات کو بھی اسی کی مثال سمجھا کریں۔مرزا غالب مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

نوٹ۔ اگر مولوی عبدالصمد حیدرآباد پہنچ گئے ہوں، تو مرزا محمود علی سکرٹری انجمن اہل حدیث ان کے قلم سے اصلی حالات لکھوا کر ایک کالم میں الفضل کی عبارت دوسرے کالم میں مولوی صاحب کی عبارت بصورت اشتہار چھپوا کر شائع کر دیں اور چند اشتہار بطور نمونہ یہاں بھیج دیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵)

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود

(الفضل میں اعلان ہوا تھا کہ ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو مصلح موعود کے متعلق جلسے کئے جائیں اس کے دفعیہ کیلئے یہ اشتہار شائع کیا ضرورت منداصحاب جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک بھیج کر بیں اشتہار طلب کر سکتے ہیں۔ رضاءاللہ ثنائی)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا جن کی تکذیب کے لئے آیات اور احادیث علماء کی طرف سے بکثرت پیش ہوئیں منجملہ ایک حدیث صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ: حضرت مسیح موعود جب آئیں گے مقام فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیں گے۔مرزا صاحب قادیانی نے نہ فج الروحاء سے احرام باندھا، نہ یلملم سے، بلکہ خدا نے ان کو فریضہ حج سے محروم ہی رکھا تا کہ ان کے دعوے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کذب ثابت ہوئے۔ مرزا محمود خلیفہ قادیان نے مصلح موعود ہونے کا دعوی کیا جس کی بابت ان کے باپ مرزا صاحب کلاں نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیش گوئی کی تھی اور اس کو اپنے لڑکے مبارک احمد پر چسپاں کیا تھا۔ ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد اول۔ ص ۵۹۔۶۰۔ آخر وہ لڑکا مبارک احمد جن کو مصلح موعود کہا تھا بعمر ۸ سال نابالغی میں مرگیا (قادیانی اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔ بات تو یہیں ختم ہوگئی تھی مگر مرزا محمود نے آواز اٹھائی کہ مصلح موعود (جس کی بابت میرے والد نے پیش گوئی کی تھی) میں ہوں۔ اس کی منادی جگہ بجگہ کرائی گئی چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو امرتسر وغیرہ بلاد میں جلسے ہوں گے۔ اس لئے ہم بذریعہ اشتہار ہذا مسلمان اور دیگر اصحاب کو مطلع کرتے ہیں کہ مرزا محمود کا یہ دعوی غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب کلاں نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۴ پر صاف لکھا ہے کہ مرزا محمود بشیر اور شریف میرے تین لڑکے ہیں اور مصلح موعود (چوتھا لڑکا) آئندہ پیدا ہوگا (تریاق القلوب ص ۴۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)۔ ان دونوں عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود ان تین لڑکوں میں سے کوئی نہیں۔ مبارک احمد کا لقب مصلح موعود رکھا گیا تھا وہ مر کر قصہ ختم کر گیا۔ اب مرزا محمود کا اپنے متعلق دعوی مصلح موعود کرنا ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ ان کے باپ کا مسیح موعود ہونے کا دعوی غلط تھا۔ (نوٹ: مصلح موعود والی پیش گوئی کی تفصیل ایک رسالہ میں ملتی ہے جس کا نام ہے: محمود مصلح موعود؟) ایم رضاء اللہ ناظم شعبہ تبلیغ و اشاعت دفتر اہل حدیث امرتسر (اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵، ۶)

اقوال مرزا کا حافظ کون ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: معلقہ میں ایک شعر ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل و لم اتبلد

(شاعر کہتا ہے کہ قوم کی طرف سے آواز آئے کہ کون بہادر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری طرف اشارہ ہے۔ پھر میں میدان جنگ میں پہنچنے میں نہ سستی کرتا ہوں اور نہ دیر لگاتا ہوں)

بالفاظ دیگر اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ ملک پنجاب میں جب آواز اٹھے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوال مرزا قادیانی کا حافظ کون ہے، تو میں حق رکھتا ہوں کہ کہوں: میں ہوں۔

ہمارے دوست کہیں گے کہ اقوال مرزا کا یاد رکھنا کیا خوبی ہے؟ میں ایسے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امام بخاری کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں، ان میں سے دو لاکھ موضوع اور ضعاف تھیں۔ اس سے غرض تنقید روایت تھی تاکہ وقت پر پیش کر سکیں۔ اسی طرح آج کل اقوال مرزا کا یاد رکھنا بھی مفید ہے کیونکہ قادیانی نبی اور ان کی امت سب کے سب فن روایت میں جابر جعفی سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہیں۔

اخبار اہل حدیث ۸ مارچ ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون بعنوان: قادیانی کذب بیانی، شائع ہوا ہے جو مولوی عبد الصمد حیدر آبادی کے متعلق ہے۔ یعنی ان کو حیدر آباد دکن میں مرزائی مشہور کر کے اپنی فتح یابی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ اس کے متعلق موصوف کا ایک خط دفتر ہذا میں موصول ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: یہاں کے قادیانی مجھے بدنام کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں نے محمود کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ جملہ قادیانی کا فر اور.... کا لشکر ہیں۔ بڑے ...اور جھوٹے ہیں۔عبدالصمد خان ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ

اس عبارت میں جن الفاظ پر ہم نے نقطے ڈالے ہیں وہ دراصل قادیانیوں کے دعوی متعلقہ عبد الصمد کی کافی تردید ہیں مگر ہم نے ان کو اپنی طبیعت کے تقاضا سے سخت سمجھ کر حذف کر دیا۔ خیر یہ تو ایک تمہید ہے اصل مضمون آج یہ ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء میں ہم نے قادیانیوں کو ان کی خیر خواہی کے طور پر مشورہ دیا تھا کہ کتب مرزا صاحب کے حوالہ جات ہم سے پوچھ لیا کریں، ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔ اس کے متعلق کسی نامہ نگار نے الفضل ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء میں ہماری تردید لکھی ہے۔ خلاصہ تردید یہ ہے کہ تم نے جو کہا ہے کہ میں جب ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کے بلانے پر قادیان پہنچا تو مرزا صاحب قادیانی نے گفتگو کرنے سے انکار کیا، وجہ یہ بتائی کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا، حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔ اس کے جواب میں قادیانی مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہ ثناء اللہ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ پھر اس کے ثبوت میں کتاب انجام آتھم سے عبارت نقل کی ہے۔ اس کے عربی الفاظ یہ ہیں: و عزمنا ان لا نخاطب العلماء۔ جس کا فارسی ترجمہ مرزا قادیانی نے خود کیا ہوا ہے: قصد کردیم کہ بعد ایں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توضیحات علماء را مخاطب نہ کنیم ۔، قادیانی مجیب نے اردو میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے: ہم نے قصد کرلیا ہے کہ اب ان توضیحات کے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں۔

یہ ساری عبارتیں سامنے رکھ کر ہم ناظرین سے عموماً اور قادیانی اہل علم سے خصوصاً پوچھتے ہیں کہ ان میں سے کون سا لفظ ایسا ہے جس کا مطلب خدا سے وعدہ کرنے کا ہو ۔ جو مرزا کے الفاظ ہیں: کیا فی نفسہ کسی فعل کا ارادہ کرنا خدا سے وعدہ کرنا ہوتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ارادہ کیا تھا کہ خاتون محمدی بیگم بنت احمد بیگ سے نکاح کرونگا۔ کیا یہ وعدہ الٰہی ہوگیا۔

یا کوئی شخص ارادہ کرے کہ میں آج پلاؤ کھاؤں گا۔ کیا یہ بھی خدا تعالی سے وعدہ ہے۔

میرے خیال میں ایسا فتوی ملا دو پیازہ یا اس کے قائم مقام بھی نہ دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۱ ص ۴)

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں۔ا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے حق میں مسیح موعود ہونیکا دعوی کیا تھا۔ اس عرصہ میں ان کی تکذیب کے وجوہات خدا کے حکم سے اتنے پیدا ہوگئے جو گننے میں نہیں آسکتے۔ بعض وجوہ ایسے بھی ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ اگر یہ نہ ہوا، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ مجھے پھانسی دیا جائے، ۔سب سے آخر میں یہ بھی کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے، تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔ پھر ہوا کیا؟ وہی جو کسی شاعر نے کہا ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر ۔کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مگر قادیانیوں کے دلوں پر کچھ ایسے نشان لگے ہوئے ہیں کہ بحکم ارشاد خداوندی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً سیدھے راستے پر نہیں آتے، بلکہ ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتے ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء میں علماء سے چند سوال کئے گئے ہیں۔ سوالات سے پہلے اپنی طرز پر مرزا صاحب قادیانی کی سچائی کی بڑی ڈینگیں ماری ہیں۔ ان سوالوں کے جواب دینے ضروری نہ تھے کیونکہ یہ اسی قسم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ہیں جیسے کسی ملاں نے دیہاتی کو کہا تھا تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔اس نے کہا تم نے اپنے بیٹے کی شادی پر کھانے میں زیادہ نمک کیوں ڈالا تھا۔اس قسم کے سوالوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اصلی مبحث (صدق وکذب مرزا قادیانی) سے ہٹا کر دوسری طرف لگایا جائے۔دیگر علماء کرام تو قادیانی کام ختم کر چکے اس لئے وہ تو ان کو قابل خطاب ہی نہیں سمجھتے مگر اہل حدیث ابھی ضرورت سمجھتا ہے اس لئے جواب دیتا ہے۔

سوال اول: قرآن مجید میں اللہ تعالی حضرت عیسی کی والدہ مریم صدیقہ کو حضرت عیسی کی پیدائش کی خوش خبری دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے و رسو لاً الی بنی اسرا ئیل۔یعنی وہ رسول ہوں گے بنی اسرائیل کی طرف (آل عمران :۴۹)۔اب اگر جیسا کہ مولوی صاحبان کا عقیدہ ہے یہ مانا جائے حضرت عیسی آخری زمانہ میں مسلمانوں اور دیگر ساری دنیا کی اصلاح کیلئے مسیح موعود بن کر آئیں گے،تو کیا اس وقت یہ آیت نعوذ باللہ منسوخ ہو جائے گی،کیونکہ اس میں تو صرف بنی اسرائیل کی طرف انکے رسول بنا کر بھیجے جانے کا ذکر ہے چنانچہ وہ خود بھی یہی کہتے رہے کہ: میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔(متی ۱۵:۲۳)۔پس وہ ساری دنیا کے رسول کیوں کر ہوں گے ؟ اگر ہوں گے تو اس آیت کو مولوی صاحبان اس وقت کیسے پڑھیں گے۔(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)۔یہ سوال اسی قسم کا ہے کہ ایک دفعہ شیعہ سنی مباحثہ میں سنی عالم کی طرف سے یہ آیت پیش ہوئی: وعد اللہ الذ ین آمنوا منکم و عملوا الصا لحا ت لیستخلفنهم فی الا ر ض (نور:۵۵) (یعنی خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا)۔شیعہ مناظر نے کہا کہ اس آیت میں مستقبل کا صیغہ ہے۔اب اس آیت کو قرآن سے نکال دو،ورنہ غلط بیانی لازم آئے گی۔اسی قسم کا خود غرضانہ یا جاہلانہ سوال آج ہمارے سامنے آیا ہے۔سنو!

رسو لاً الی بنی اسرا ئیل ماضی کا واقعہ ہے۔مسیح موعود کا دنیا بھر کے لئے آنا مستقبل کا واقعہ ہے۔دو مختلف زمانوں میں تناقض نہیں ہوا کرتا۔اگر تم ہماری نہ سنو،تو آؤ ہم تمہارے نبی کی سناتے ہیں وہ براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۹ پر لکھتے ہیں: حضرت مسیح جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائینگے تو ان کی تبلیغ سے اسلام تمام دنیا میں پھیل جائیگا۔

بتاؤ مسیح کے دوبارہ آنے کے وقت آیت کریمہ رسو لاً الی بنی اسرا ئیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے رہو گے یا چھوڑ دو گے۔سوچ سمجھ کر اپنی پارٹی میں پیش کر کے جواب دیجئے گا
سنو! حضرت عیسیٰ مسیح کی دو حیثیتیں ہیں۔ایک اپنی رسالت کی جس کا ذکر آیت مرقومہ میں ہے۔دوسری خلافت محمدیہ کی، جب وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو دوسری حیثیت سے کام کرینگے جس کے متعلق حدیث کے الفاظ پڑھو: یامّھم بکتاب اللہ۔(مسیح موعود اس زمانہ کے لوگوں کو کتاب اللہ، قرآن، کے ساتھ تبلیغ کریں گے)

اب ہمارا سوال بھی سنو! قادیانی مسیح نے جو براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ مسیح موعود دوبارہ آ کر ساری دنیا میں اسلام پھیلا دینگے، کیا تمہارے مسیح موعود نے یہ کام کرلیا؟ بتاتے ہوئے قادیان اور قادیان کی تحصیل بٹالہ اور ضلع گورداسپور سے شروع ہوتے ہوئے پنجاب میں پھرتے پھراتے سندھ، بلوچستان، ایران اور اس سے آگے روس میں چلے جایئے۔ وہاں جا کر دیکھ آیئے۔ پھر ہمیں بتایئے کہ وہاں کوئی اللہ کا نام لینے والا بھی ہے؟ پھر تمہیں پتہ چل جائے گا کہ قادیانی مسیح کے وعدے محبوبہ سعاد کے وعدوں سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتے جنکی بابت کہا گیا: ما مواعیدھا الا الا باطیل

سوال نمبر۲: حدیث شریف میں آتا ہے حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے حضور ﷺ نے ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے پہلے سب رسول خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

اب اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضرت مسیح ہی مسیح موعود ہو کر آئیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری دنیا کے لئے مبعوث ہو کر آئیں گے۔کیا یہ عقیدہ حضرت رسول مقبول ﷺ کی اس خصوصیت کو نہیں توڑے گا۔(الفضل تاریخ مذکور)

اس سوال کا جواب پہلے نمبر میں آ گیا ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۲۔ص ۴۔۵)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ مثال اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی بات میں مغلوب ہو کر بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔ آج کل یہی مثال قادیانیوں کی میرے حق میں ہے۔ احباب کرام کی دعاؤں سے میں باوجود حملہ قاتلانہ وغیرہ کے زندہ رہ کر قادیانیوں خدمت کر رہا ہوں۔ قادیانی میری زندگی سے اسی طرح ناخوش ہیں جس طرح مرزا غالب مرحوم کے معاصرین ان کی زندگی سے ناخوش تھے جن کے حق میں مرزا غالب نے کہا تھا

ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور

ایک بریلوی مولوی نے مجھے لکھا تھا اب تو عمر کی آخری منزل میں ہو، اب تو توبہ کرو۔ اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ آخری منزل تو کیا تو میں بحکم حدیث (عد نفسك من اصحاب القبور) اپنے کو قبر میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔ میرے اس کہنے پر قادیان میں گھی کے چراغ جلائے گئے کیوں اور کیسے بقول:

میرے مرنے کی خبر سن کر پہلے تو وہ چپ رہے
پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر اچھا ہوا

چنانچہ قادیان کے اخبار الفضل ۲۷ فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۹ پر ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری خود اقراری ہیں کہ میں تو بحکم حدیث عد نفسك من اصحاب القبور قبر میں ہوں، اہل حدیث ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء
گویا خدا نے ان کو لمبی عمر دے کر، قبر میں، اس امر کی حجت پوری کر دی۔

او قادیانی ممبرو! کہتے ہوئے کچھ تو خیال کر لیا کرو کہ ہم کیا کہتے ہیں۔ میرا جواب دیتے ہوئے ایسے کھسیانے کیوں ہو جاتے ہو کہ تمہیں آگے پیچھے کی کچھ خبر ہی نہیں رہتی۔ اپنے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ سے پوچھ کر بتاؤ کہ اس حدیث کا مخاطب تمہارا خلیفہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کو بھی مردہ کہو گے، اور اگر نہیں ہے تو خطاب رسالت سے باہر ہے؟

او بندگان خدا! کہتے ہوئے خدا کا خوف دل میں نہ ہو، تو مخلوق سے تو شرم کیا کرو۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی امت کہلا کر ان کی تعلیم میں تحریف نہ کیا کرو، ورنہ یہ کہنا صحیح ہوگا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الاخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۲ ص ۵-۶)

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عربی میں ایک مثل ہے الغریق یتثبت بالحشیش جس کا مطلب ہے: ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ کہلانے کو تو یہ لوگ متکلمین کی جماعت کہلاتے ہیں مگر ان کا علم کلام ایسا کمزور ہے کہ دنیا میں کسی گروہ کا نہیں ہوگا۔ اہل حدیث مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء میں ان کے دو سوال مع جواب درج ہو چکے ہیں آج اس سلسلے کا تیسرا سوال درج کیا جاتا ہے۔ اس سوال کا اختصار یہ ہے کہ

سوال نمبر۳۔ آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات حضرت یحیٰ کو حضرت عیسیٰ کے ساتھ جنت میں دیکھا تھا۔ اگر حضرت عیسیٰ مسیح دنیا میں تشریف لائیں گے تو جنت سے نکل کر آئیں گے حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جنتیوں کو جنت سے نکالا نہیں جائے گا و ما ھم منھا بمخرجین۔ پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ نہیں ہیں اور دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں: مخرج اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں بطور خفگی کے نکالا ہوا۔ اس کا صیغہ فعل ماضی کی شکل میں یوں آیا ہے کما اخرج ابویکم من الجنۃ پس معنی یہ ہوئے کہ جنتی جنت سے کسی خطا یا جرم یا ختم میعاد کی وجہ سے نہیں نکالے جائیں گے لیکن کسی ضروری ڈیوٹی کے لئے مامور ہو کر دنیا میں آئیں تو وہ مخرج نہیں ہیں۔ جیسے کسی ضلع کے افسر کو گورنر کسی دوسرے ضلع میں ڈیوٹی کے لئے بھیجے تو وہ مخرج نہیں ہوتا بلکہ مامور ہوتا ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اسلام ان کے ذریعہ سے ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ یہ دراصل ان کی حسن خدمت کا اعتراف ہے۔ جب یہ ڈیوٹی پوری کر چکیں گے تو پھر اصل مقام پر چلے جائیں گے ایسے مامور کو مخرج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنا ان لوگوں کا کام ہے جو مسیح اصلی اور مسیح نقلی میں فرق نہ جانتے ہوں انہی کے حق میں کہا گیا ہے۔ سخن شناس نہ ءدلبرا خطا ایں جاست

چوتھا سوال۔ اس سوال کی عبارت ایسی لطیف ہے جی چاہتا ہے کہ ناظرین کے سامنے ساری رکھ دوں تاکہ وہ خود ان قادیانی متکلمین کی ذکاوت اور ذہانت کا اندازہ لگاسکیں۔ چنانچہ لکھا ہے: حدیث میں آتا ہے کہ دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہوگا (مشکوۃ کتاب الفتن) اب مولویوں کے عقیدہ کی رو سے اس سب سے بڑے فتنہ کو دور کرنے کیلئے تمام نبیوں میں سے صرف مسیح کو زندہ رکھنا کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ حضرت مسیح کی روحانی طاقت تمام نبیوں کی روحانی طاقت سے بڑھی ہوئی ہے اور وہی سب سے افضل رسول ہیں۔ حتی کہ نبی ﷺ سے بھی نعوذ باللہ روحانی طاقت میں بڑھ کر ہیں کیونکہ جتنا بڑا فتنہ ہوتا ہے اسے فرو کرنے کے لئے اتنا ہی بڑا آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اگر حضرت رسول مقبول ﷺ میں بھی اتنی روحانی طاقت ہوتی تو ضرور حضور ﷺ کو زندہ رکھا جاتا اور اس فتنے کو فرو کرنے کے لئے آپ کو بھیجا جاتا۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)

جواب: اگر یہ اصول صحیح ہے کہ دجال کے مقابلے کے لئے جو آئے گا وہ سب نبیوں سے بڑھ کر روحانی قوت والا ہوگا، تو ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارے مرزا غلام احمد جو دجال کے مقابلہ کے لئے آئے اور بڑے تیر مار کر تشریف بھی لے گئے، کیا وہ سب نبیوں خصوصاً آنحضرت ﷺ سے بھی بڑی قوت والے تھے؟ صاف کہہ دو کہ ہاں مرزا صاحب سید البشر سے افضل تھے تاکہ آئے دن کا یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے اس کے بعد ہمیں یہ کہنے کا حق ہوگا: بازی بازی باریش بابا بازی

اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالی کے علم میں جو کام کسی کے سپرد ہوتا ہے، وہی اس کو کرتا ہے۔ اس میں اعلی ادنی کا کوئی امتیاز نہیں۔ ابوجہل جیسے شدید دشمن کا قتل دو بچوں کے سپرد ہوا تھا۔ انہوں نے ہی اس کو انجام دیا حالانکہ ان سے بڑی شخصیتیں بھی موجود تھیں۔ ایک بڑے مجدد اسلام کو ایک معمولی مولوی کے مقابلے میں فنا کر دیا حالانکہ اس سے بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ سچ ہے:

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۴ ربیع الاخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۳ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی سائل کے سوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن شریف کے مضامین سے اتنے ہی ناواقف ہیں جتنے بعض لوگ لحم البقر کے بھاؤ سے۔ دعوی یہ ہے کہ ہم ایسے معارف قرآن جانتے ہیں جو کسی کو معلوم نہیں۔ آج کا سوال ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہے ناظرین غور سے پڑھیں۔ ہم سارا سوال نقل کرتے ہیں:

سوال نمبر ۵۔ حدیث شریف میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میری امت کے لوگ آخری زمانہ میں یہود کے مشابہ ہو جائیں گے (مشکوۃ باب کتاب العلم)

کیا نبی کریم ﷺ کے لئے یہ مقام غیرت نہیں کہ امت تو آنحضرت ﷺ کی بگڑے مگر اس کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ایک رسول دوبارہ دنیا میں بلایا جائے کیا یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیت کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے صریح خلاف نہیں کیونکہ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ امت محمد یہ تم تمام امتوں سے بہتر امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ سورہ آل عمران۔ ع ۱۱۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ سائل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ انبیاء کرام کو بھی دنیاوی قوموں کی طرح متبائن سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن مجید ان سب کو ایک قوم قرار دیتا ہے۔ غور سے پڑھو انّ ھذہ امّتکم امّۃ واحدۃ (یہ سب انبیاء تمہاری ایک ہی جماعت ہے (الانبیاء:۹۲) حدیث میں آیا ہے الانبیاء اخوۃ علاتیۃ انبیاء (سب ایک باپ کے بیٹے باہم بھائی ہیں)، اس لئے عیسی کا اصلاح امت کے لئے آنا کسی اجنبی کا آنا نہیں ہے بلکہ وہ اپنی جماعت کے ایک فرد کی حیثیت سے آئینگے۔

سوال تو یہیں ختم ہو جاتا ہے مگر میں ذرا آپ کے گھر کی بھی بتا دوں تا کہ آپ کو قدر عافیت بھی معلوم ہو جائے۔ بتائیے مغلوں کو اسلام سے کیا نسبت رہی ہے۔

اس کے سمجھنے کے لئے زوال بغداد کی تاریخ سامنے رکھ لینا کافی ہے۔ جو تباہیاں مغلوں کے ہاتھوں اسلام اور اہل اسلام کی ہوئی ہیں وہ گذشتہ جنگ یورپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی نہیں ہوئیں۔ اس پر بھی تمہارے مسیح موعود مغلوں کی نسل سے آئے اور مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی کو یہ کہنے کا موقع ملا:

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یکے امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(مرزا غلام احمد صاحب کا چچازاد بھائی مرزا جمال الدین جس نے فقیر ہو کر اپنا آلہ تناسل کٹوا دیا تھا، اس کی طرف قطاع نسل میں اشارہ ہے۔ نیز مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی مرزا امام الدین بھنگیوں کا گورو تھا، اس کا ذکر ہے۔ ثناء اللہ)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

چھٹا سوال: قرآن میں نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور ہمارے مخالف مولوی صاحبان خاتم النبیین کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ اب اگر آخری زمانہ میں بنی اسرائیل کے رسول حضرت مسیح تشریف لائیں گے تو کیا خاتم النبیین حضرت عیسی ہوں گے یا نبی کریم ﷺ؟ کیونکہ نبی کریم کے بعد حضرت مسیح آئیں گے۔ مگر حضرت مسیح کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، نیا اور نہ پرانا۔ پس اس عقیدہ کی رو سے اصل خاتم النبیین حضرت مسیح ہوں گے، یا حضرت نبی کریم ﷺ۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: معلوم نہیں لوگوں کو ایسے سوال کرنے کا کیا چسکا پڑ گیا ہے جو خود ان کے مسلمات کے بھی خلاف ہیں۔ مرزا قادیانی حمامۃ البشری میں آیت خاتم النبیین لکھ کر فرماتے ہیں: فسرہ النبی ﷺ بقولہ لا نبی بعدی یعنی آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر خود فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں قابل غور بات یہ ہے کہ لا نبی میں جو لا نفی جنس کا ہے اس کی خبر کیا ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ اس کی خبر مخلوق ہے یعنی کوئی نبی میرے بعد پیدا نہیں ہوگا۔ اسلئے مسیح موعود اس حدیث کے ماتحت نہیں آسکتے فاندفع ما اورد و ما کاد یرد

ساتواں سوال: یہ بات بالکل صاف ہے کہ حضرت مسیح معبودان باطلہ میں سے ہیں، اور تمام معبودان باطلہ کے حق میں اللہ تعالی فرماتا ہے اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون۔(٢١:١٦) یعنی وہ مردہ ہیں ہرگز زندہ نہیں۔ اور انکو تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنی بھی خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔ اب یا تو حضرت مسیح کو اس آیت کے مطابق فوت شدہ تسلیم کرو ورنہ ماننا پڑے گا کہ وہ خدا ہیں یا فرشتوں میں سے ہیں۔ اگر بشر ہیں تو ان کو ماننے سے قرآن شریف کی یہ آیت نعوذ باللہ باطل ٹھہرتی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ سوال آیت قرآنی نہ سمجھنے کی بنا پر ہے آیت موصوفہ میں اموات کا جو لفظ آیا ہے جس سے سائل نے استدلال کیا ہے اس کے معنی فوت شدہ کے نہیں ہیں، بلکہ اس کے صحیح معنی محل موت کے ہیں۔

سنو اموات کا لفظ میت کی جمع ہے اور میت کا لفظ آنحضرت ﷺ پر زندگی کی حالت میں بھی بولا گیا: انّك ميّت و انهم ميّتو ن(۳۹:۳۰) ۔ بقول آپ کے کیا اس کا یہ ترجمہ صحیح ہے کہ اے پیغمبر تو مر چکا ہے اور تیرے مخالف بھی مر چکے ہیں۔

ایسی بات کوئی نہیں کہے گا الّا من سفه نفسه بلکہ معنی اس کے یہ ہیں کہ تو بھی محل موت ہو جو اپنے وقت پر آئے گی اور وہ بھی محل موت ہیں ان پر بھی آئے گی۔

اسی طرح اس آیت موصوفہ کے معنی ہیں جو آپ نے پیش کی ہے، معبودان باطلہ محل موت ہیں نہ دائم الحیات معبود کے لئے الحی القیوم ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم تمہارے معنی میں ایک اور غلطی بتائیں۔ کون نہیں جانتا کہ آیت موصوفہ کے اترنے سے پہلے بھی جس طرح معبودان باطل بنائے گئے تھے اسی طرح اس کے نزول کے بعد بھی سینکڑوں سال تک نئے نئے بنائے گئے اور بنائے جا رہے ہیں۔ بغداد، اجمیر، پیران کلیر، بہڑائچ (گونڈہ) لاہور وغیرہ میں جن مزارات کو پوجا جا رہا ہے، یہ تو اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ پھر آیت موصوفہ آپ کے ترجمہ کے مطابق ان کو کیسے شامل ہوئی۔ پس یا تو ان مزارات والوں کو اس آیت کے ماتحت دکھاؤ یا قرآنی بیان کو ناقص مانو۔ ورنہ ہمیں کہنے کا موقع دو:

گر تو قرآں بریں نمط خوانی ببری رونقِ مسلمانی

آٹھواں سوال: حضرت مسیح کو زندہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف آتا ہے کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ وہی آدمی کسی چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے جس کو یہ خوف ہو کہ اگر میرے ہاتھ سے یہ چیز نکل گئی تو شاید پھر میسر نہ آ سکے۔ امراء کبھی باسی کھانا اٹھا کر دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھ چھوڑتے کیونکہ ان کو دوسرے وقت تازہ کھانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملنے کا یقین ہوتا ہے یہ کام صرف غرباء ہی کیا کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالی کو حضرت مسیح کا زندہ رکھنا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالی سے ایک دفعہ حضرت مسیح جیسا آدمی بن گیا ہے ، اب اس کو نعوذ باللہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کو ماردوں تو شائد اس جیسا انسان پھر مجھ سے پیدا نہ ہو سکے، اس لئے اس کو زندہ رکھوں۔ ورنہ جس کی قدرت وسیع ہے جوایک چھوڑ بے شمار حضرت مسیح جیسے انسان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اس کو کیا ضرورت پڑی کہ تمام انبیاء کو تو فوت کر کے اٹھالے اور حضرت مسیح کے ساتھ سب سے انوکھا معاملہ کرے کہ ان کو زندہ اٹھالے۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۶)

مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں: یہ سوال پڑھ کر ہمارے تعجب کی حد نہیں رہی۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ ایک مصنوعی بت کی پوجا کرانے کو کتنی کوشش کر رہے ہیں۔

اچھا صاحب یہ تو بتایئے کہ حضرت نوح اپنی قوم میں ساڑھے نوسو برس وعظ فرماتے رہے اور بعد نجات بہت سی مدت زندہ رہے۔ اور تمہارے نبی نے کہا تھا میں ۸۵ سال تک عمر پاؤں گا (رسالہ نورالدین) حالانکہ ۶۹ سال تک عمر پائی۔ یہ اتنی کمی بیشی کیوں ہوئی۔ کیا حضرت نوح کو اتنی لمبی عمر دینے میں خدا تعالی کو اندیشہ تھا کہ میں ایسا آدمی پیدا نہیں کرسکوں گا اسی کو رہنے دوں۔، قادیانی ممبرو! تم چاہو تو ہمیں مخالف سمجھو ، مگر ہم تمہارے مخالف نہیں ہیں اس لئے تم کو مشورہ دیتے ہیں کہ ایسے سوالات بغرض اصلاح ہمارے پاس بھیج دیا کرو۔ تمہیں اختیار ہوگا ہماری اصلاح مانو یا نہ مانو، مگر سن تو لیا کرو۔ ورنہ ہمارا حق ہوگا کہ یہ شعر تمہاری خدمت میں پیش کریں

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۴ ص ۴۔۶)

قادیانی مسیح موعود کی تکذیب پر قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی اخبار کتنی ہی حق پوشی کریں تاہم تصرف قدرت ان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاوی ہو کر حق کا اظہار کرا دیتا ہے۔ آج کا حوالہ بھی ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہو گا
مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا دعوی تھا کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ کفر کی جڑ کاٹنے اور مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بنانے کے لئے آیا ہوں۔ مگر مسلمانوں کی حالت جو آج کل ہے وہ الفضل کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

اسلام ساری دنیا میں ہی خطرے میں ہے اور ہندوستان کو اس سے مستثنیٰ کرنا کسی صورت میں بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔ آج اسلام کو محفوظ سمجھنا ایک مسلمان کی مذہبی حس کی موت کی علامت ہے۔ کیا اسلام کیلئے اس وقت خطرہ پیدا ہو گا جب اس کا نام بھی مٹ جائیگا کیونکہ اس وقت عام مسلمانوں میں سوائے نام کے اسلام کا باقی ہی کیا ہے۔ (الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶)

قادیانی ممبرو! بقول تمہارے مسیح موعود آیا اور آکر چلا بھی گیا۔ مسلمانوں پر کوئی زمانہ ایسا نہ آیا کہ وہ اچھی حالت میں نظر آتے پھر ایسے مسیح نے آکر کیا کیا۔
صاف کہہ دو کہ کچھ نہیں کیا تاکہ ہم بھی تمہارے جواب میں یہ شعر پڑھیں:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۳،۴)

ثناء اللہ کی وجہ سے تین نشان کذب مرزا پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچوں میں یہ ذکر کئی دفعہ آچکا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد نے بغرض تحقیق الہامات مجھے قادیان میں بلایا تھا۔ میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو وہاں جا پہنچا مگر مرزا صاحب نے عذر لنگ کیا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اب میں آئندہ مولویوں سے مناظرہ نہیں کرونگا۔ حالانکہ یہ کہنا ان کے دعوی مسیحیت کی طرح بالکل غلط تھا۔ کتاب انجام آتھم میں صرف عزمنا کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ ہم ارادہ کر چکے ہیں کہ اب آئندہ علماء کو مخاطب نہیں کریں گے۔ اس کے معنی صرف اتنے ہیں کہ ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کر چکے ہیں ۔، شاباش ہے قادیانی اخباروں پر کہ انہوں نے بت پرستوں کو بھی مات کر دیا۔ بت پرست اپنی بت پرستی کی تائید میں بڑے بڑے دلائل لاتے ہیں منجملہ ان کے ایک مصرع یہ ہے: بت کو سامنے بٹھا کے یاد خدا کروں

اس سے ثابت کرتے ہیں کہ بت کی عبادت یعنی بت میں عبادت خدا کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ الفضل نے کمال کیا ہے اور یہ کمال اس کا کوئی نیا بھی نہیں ہے دراصل ایسے کمالات قادیانی جماعت میں موروثی ہیں ۔ لفظ کچھ ہوتا ہے معنی کچھ کرتے ہیں غرض یہ شعران پر پورا صادق آتا ہے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا۔ ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اخبار الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء میں کئی جگہ زبانی بحث کا لفظ بڑھایا گیا ہے۔ یعنی مطلب اس عبارت کا یہ بتایا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ہم خدا کے ساتھ وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم علماء کو زبانی بحث کے لئے مخاطب نہیں کریں گے۔

ان متکلمین کو یہ خبر نہیں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس اعلان سے پہلے کتنے علماء سے زبانی مباحثے کئے تھے جواب تو بہ کرنے لگے۔ جھوٹ بولتے ہوئے خدا کا خوف نہ ہو، تو مخلوق سے شرم آنی چاہیے۔ سیدھی بات ہے کہ وہ میرے مواخذات سے چھوٹنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، وعدہ خدا کا بہانہ کر لیا سچ ہے:

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۴)

سمندر میں خوفناک طوفان: قادیان خبردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ہفتے بحرالکاہل میں بڑا زبردست طوفان آیا جس سے سخت جانی اور مالی نقصان ہوا۔ جزیرہ ہوائی کے بحری حکام کا اندازہ ہے کہ تین سو اشخاص ہلاک ہوئے اور دس ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے ایک سو جہاز لاپتہ ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایلا سکا کے سمندر میں جو زلزلہ آیا اس کی وجہ سے جھٹکے پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے رہے۔ان جھٹکوں سے سمندر میں بڑی بڑی لہریں اٹھیں جو دو ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بھی تباہی مچاتی رہیں۔ درہ خیبر اور راس کماری کے درمیان دو ہزار میل کا فاصلہ ہے۔اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ لہروں کی رفتار کس قدر تیز تھی ان کی بلندی سوفٹ تک بیان کی جاتی ہے۔

یہ خبر نقل کرنے کے بعد حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان سے کسی منذر الہام کا انتظار ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۹)

لمبی عمر پانے والا کون

بجواب الفضل مورخہ ۳۔اپریل ۱۹۴۶ء

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قادیانی اخباروں کو جب مضمون نہیں ملتے تو بھرتی سے کام لیتے ہیں۔بھرتی کے لئے بڑا مضمون انہوں نے یہ رکھا ہوا ہے کہ: مرزا غلام احمد کا اشتہار آخری فیصلہ والا سن کر مولوی ثناءاللہ نے کہا تھا بعض دفعہ جھوٹے آدمی لمبی عمر پاتے ہیں۔پس مولوی ثناءاللہ اپنی تحریر کے مطابق جھوٹا ثابت ہوا۔

ان بھرتی والوں کی زبان بند ہونے سے تو نہ رہے گی، تاہم ناظرین کے لئے ہم ایک انصاف کی بات بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح عدالت میں فریقین کے وکیل ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، دیکھا یہ جاتا ہے کہ جج نے کس تقریر پر صاد کیا۔یعنی کس کو صحیح سمجھ کر قبول کیا۔بس وہی تقریر قابل حجت ہوگی۔ دوسری نہیں۔یہی قانون محکمہ قضا کا ہے اور یہی طریقہ ہائی کورٹ کا ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے معاملہ میں خدائی ہائی کورٹ کا فیصلہ کس جانب ہے مرزا غلام احمد صاحب نے جس روز آخری فیصلہ کی دعا شائع کی تھی جس کا مضمون مختصر یہ ہے کہ الٰہی جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔آپ کو فوراً الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع یعنی خدا نے اس دعا کی قبولیت کا وعدہ فرما لیا۔ یہ واقعہ ۲۵۔اپریل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہو چکا ہے۔

میرا جواب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچے میں نکلا ہے۔ یہ تاریخیں اور ہائی کورٹ خداوندی کا جواب بالفاظ اجیب دعوۃ الداع اس نزاع کو بالکلیہ ختم کرتا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعا کے لئے ہاتھ بڑھانا، اوراس کی قبولیت کا الہام ہونا بالکل آیت کریمہ قد تبیّن الرّشد من الغی (البقرۃ:۲۰۶)کا مصداق ہے۔

نادانو! خدا کی شان اوراس کے الہام واجب الاذعان کی قدر کرو ورنہ یادرکھو میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا تمہاری بابت فیصلہ کر چکا ہے اور زمانے کے لوگ بھی فیصلہ کرنے کو ہیں کیونکہ وہ جان چکے ہیں:

بہانہ کرتا ہے ساقیا! کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہ رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۶ ص ۴)

قادیانی مسیح اوراس کا صاحبزادہ خلیفہ قادیان

دونوں میں سے سچا کون ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت موعودہ بارہا اظہار کر چکے ہیں کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ کفر شرک میرے ہاتھ سے مٹ جائے گا۔ مسلمان میرے ذریعہ سے پکے متقی پرہیز گار بن جائیں گے (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

ان کی زندگی میں ان کے معتقدین کا یہ حال خود ان کی زبان وقلم سے سنتے رہے کہ ہماری جماعت کے لوگ کتوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں (اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن)۔

ہم سمجھتے رہے کہ تحریک احمدیت ابھی ابتداء میں ہے۔ شائد انجام میں مکمل ہو کر پورا اثر دکھا سکے۔ مگر افسوس: خود غلط بود آنچہ ماپنداشتین

قادیانی مسیح کے صاحبزادہ مرزا محمود احمد نے اپنے خطبہ میں جو واقعات ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے ہیں ان کو ہم اخبار الفضل مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۴۶ء سے نقل کرتے ہیں۔ ان واقعات کو پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں پر یہ مثال صادق آتی ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

بڑے دعوے سے کہا جاتا تھا کہ ہماری جماعت ایسی پاک اور مقدس ہے کہ اس کے برابر کوئی جماعت نہیں، مگر خطبہ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ استاد ذوق نے جو کہا ہے وہ ان کے حق میں بالکل صادق ہے

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا
وہ سب رند خرابات نکلے اپنے ہم نوا نکلے

سنئیے! خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں:

سچ تبلیغ کے لئے سب سے بڑا حربہ ہے۔ اگر ہماری جماعت سچ پر کاربند ہو جائے تو ہماری تبلیغ بہت موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ سچی بات کا تلاش کرنا محال ہو گیا ہے۔ مجالس میں علی الاعلان جھوٹ بولا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص وہاں سچ بول دے تو ساری مجلس کی فضا بدل جاتی ہے۔

عدالتوں میں لوگ اپنی دوستی اور لالچ کی خاطر خوب جھوٹ بولتے ہیں اور ایسے طور پر بنا بنا کر جھوٹ بولتے ہیں کہ جج کو ان کے جھوٹ کا علم نہ ہو سکے اور جب عدالت سے باہر نکلتے ہیں تو اپنی چالاکی اور ہوشیاری دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جج کو یوں دھوکہ دیا۔ ہم نے اس طرح بات کو بدلا کر بیان کیا۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایسے ایسے جھوٹے ہیں کہ ہمارے جھوٹ کا جج کو بھی پتہ نہیں لگ سکتا.... ہمارے زمانہ میں تو عدالتوں میں سچ بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ دونوں خوب دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں اور بعض لوگ تو بغیر کسی خطرہ کے اور بغیر کسی وجہ کے بے تحاشا بولتے چلے جاتے ہیں اور جھوٹ ان کی عادت ثانیہ ہو چکا ہوتا ہے۔ میرے نزدیک ہماری جماعت بھی ابھی سچائی کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑی نہیں جس پر اسے کھڑا ہونا چاہیے تھا۔ ابھی ہمارے تمام افراد میں سو فیصد سچ بولنے کی عادت پیدا نہیں ہوئی ...ابھی احمدیوں میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اس قسم کا فقرہ بولیں جس کے لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بظاہر کم ہوں مگر معانی؟ غلط ہو تو وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم سچائی کو دنیا میں.. کریں گے مجھے ان کی اس حرکت سے سخت تکلیف ہوتی ہے مومن وہ ہے کہ جو بات اس سے پوچھی جائے اسے صاف طور پر بیان کرے تا کہ پوچھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے۔لیکن آج کل حالت یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اس قسم کا جھوٹ جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا اور سچ بولنے کی وجہ سے جو شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے اس کو برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہی نہیں ہوتے۔ جھوٹ بول کر سرخ رو ہونے کی کوشش کرتے ہیں...

اور میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت تک ہماری جماعت ہر رنگ میں اچھا نمونہ قائم نہیں کرتی اس وقت تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے اگر ہماری جماعت کے کارکن سچائی کے پابند ہو جائیں تو ہمیں معاملات کی حقیقت سمجھانے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں جواب ہمیں پیش آتی ہیں...اور جن لوگوں نے یہ میرا؟ وقت ضائع کیا اور سچ نما جھوٹ بولنے کی کوشش کی وہ قریباً سارے کے سارے واقف زندگی ہیں (قادیان میں ایک جماعت تیار کی گئی ہے جنھوں نے اپنی زندگی کو دینی خدمت کے لئے بغیر معاوضہ کے وقف کر دیا ہے۔مرزا محمود نے انہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ثناء) جو اور بھی قابل افسوس ہے جھوٹی عزت کی خاطر انہوں نے میرے سامنے جھوٹ بول دیا۔(الفضل قادیان ۱۳۔اپریل ۱۹۴۶ء ص ۱۔۳)

ناظرین کرام! یہ خطبہ سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل تصریحات مرزا غلام احمد کی بھی سنیئے

۱۔ مرزا قادیانی نے دنیا کی ساری عمر سات ہزار برس بتائی ہے اور اپنا وجود ساتویں ہزار میں بتایا ہے۔چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں: یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالی کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے اور اسی دلیل سے میرا دعوی مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔(قادیانی لیکچر سیالکوٹ۔ص ۷)

ناظرین اس عبارت کو غور سے پڑھیں یہ زمانہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ہدایت اور رشد کا ہونا چاہیے تھا، مگر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی زبان سے معلوم ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ زمانہ ہدایت اور رشد کا نہیں، بلکہ گمراہی اور ضلالت کا ہے۔

واقعات بھی خلیفہ قادیان کی تائید کرتے ہیں کیونکہ دنیا کی کافر قومیں گمراہی میں عرصہ سے پھنسی ہوئی ہیں مسلمانوں کا بھی اب یہ حال ہو گیا ہے کہ یہ کہنا بجا ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

کیا ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ قادیانی مسیح اپنے دعوی میں سچے نہیں تھے اس لئے ان کا کوئی کام پورا نہیں ہوا اور مخالفوں کو یہ کہنے کا حق حاصل ہوا

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۶۔اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۷ص ۴۔۵)

امن کا شہزادہ آیا اور دنیا کو بے امنی میں چھوڑ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں امن کا شہزادہ ہوں اور دنیا میں امن وامان پھیلانے کے آیا ہوں ۔ ہم اس آواز کو بڑی خوشی سے سنتے تھے اور کبھی کبھی بطور تفریح کہا بھی کرتے تھے کہ ہمارا ملک پنجاب کیسا خوش قسمت ہے کہ اس میں امن کا شہزادہ پیدا ہوا۔مگر افسوس واقعات نے ہمیں یہ کہنے پر مجبور کیا:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قدرت الٰہی کا تصرف عجیب عجیب رنگ میں دکھاتا ہے۔قادیان سے گاہے ماہے ایسی آوازیں اٹھتی ہیں جو مرزا کے دعوی کی صریح تکذیب کرتی ہیں۔آج ہم ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں جو قادیان کے اہل قلم کا لکھا ہوا ہے۔ناظرین اس کو دل لگا کر پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ قادیانی مسیح موعود کے وعدے اسی قسم کے تھے جیسے عرب کی محبوبہ سعاد کے تھے جس کے حق میں اس کے محبّ صادق نے کہا ہے

اکرم بھا خلّۃ لو انّھا صدقت
موعودھا او لو ان النّصح مقبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(کیسی اچھی محبوبہ ہے اگر وہ اپنا وعدہ سچا کرے یا ناصح کی نصیحت مان لیا کرے)

قابل نامہ نگار نہایت راستی سے واقعہ نگاری کرتا ہوا لکھتا ہے:

عام انسان خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں یہ تغیرات ایک اتفاقی حادثہ ہیں اور یوں ہی خود بخود وقوع پذیر ہو رہے ہیں، مگر دنیا کے لاکھوں انسانوں کی یہ ہولناک تباہی اور اس کا تسلسل اتفاق پر محمول نہیں ہو سکتا اور ان سارے اہم حوادث کو کوئی سمجھ دار بلا علت قرار نہیں دے سکتا۔ اس جہان کا ایک خالق ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہو سکتا ہر چیز اس کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اور ہر کام اس کے اذن سے ہو رہا ہے پس ناممکن ہے کہ یہ تباہیاں یہ بربادیاں اور یہ کشت و خون عبث ہو اور کسی خارق عادت انقلاب کا پیش خیمہ نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ انسانوں کے اعمال میں خرابی پیدا ہو چکی ہے اور فسق و فجور ان کی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے وہ اپنے جرائم کے خمیازہ کے طور پر مستحق عذاب ہیں اور عذاب الٰہی اپنے مختلف رنگوں میں انسانوں پر آ رہا ہے۔ یہ عذاب گناہوں کی سزا بھی ہیں اور سنت اللہ کے مطابق ظاہر ہونے والے مامور کے انذار سے لاپرواہی کا ثمرہ بھی، کیونکہ اگر نسل انسان خدا تعالیٰ کی آواز پر کان دھرتی اور اپنے برے اعمال سے توبہ کرتی تو خدا تعالیٰ بڑا حکیم اور کریم ہے وہ ان عذابوں کو ٹال دیتا اور زمین پر رفاہیت اور طمانیت کا دور آ جاتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب قہری تجلی سے ہی انسان رو بہ اصلاح ہوں گے۔ بہر حال یہ عذاب آسمانی نوشتہ ہیں اور خدائی پیش گوئیوں کا ظہور ہیں۔ کاش اب بھی آدم زاد اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے شنوا ہوں اور راہ حق کی طرف رجوع کریں۔

(الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۴۶ء)

مضمون ہذا کو حدیث نبوی کے ساتھ ملایا جائے تو قادیانی مباحث نہایت آسانی سے ختم ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے امام مہدی کے متعلق فرمایا

یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً۔ یعنی امام موعود دنیا کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح دنیا اس کے آنے سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔

ملاحظہ ہو قبل تشریف لانے کا ذکر ماضی کے صیغہ سے ہے اور بعد کا ذکر مضارع کے صیغہ سے۔ یہ دونوں صیغے دونوں زمانوں (قبل اور بعد) کا نقشہ دکھاتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ خدا جزائے خیر دے مولانا حالی مرحوم کو جنہوں نے بعثت نبوی کا قبل اور بعد بڑی عمدگی سے دکھایا ہے فرماتے ہیں:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی ۔عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی۔اک آواز سے سوتی بستی جگا دی

سوتی کے لفظ سے قبل نبوت کا ذکر ہے، اور جگا دی کے لفظ میں بعد نبوت کا اثر دکھایا ہے۔ واقعہ بھی یہی ہے۔ عرب میں نبوت صادقہ نے جو اثر دکھایا وہ کسی سے مخفی نہیں اب ہم دیکھتے ہیں مرزا کا دعوی تھا کہ میں بروز محمد (ﷺ) ہوں چنانچہ آپ کا شعر ہے:

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

یعنی میں مسیح ہوں میں موسی ہوں میں محمد ہوں میں احمد ہوں (تریاق القلوب)۔

معتقدین نے کہا آمنا و صدقنا فا کتبنا مع الشا ھدین مگر واقعات نے جن کے اظہار پر قادیانی اہل قلم بھی مجبور ہیں ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اسی طرح سچے ثابت ہوئے جس طرح متنبّی اپنی محبوبہ کی صداقت بتاتا ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت بعھدھا
و من عھدھا ان لا یدوم لھا عھد

چنانچہ الفضل کے قابل مضمون نگار کو خدا اس جرأت کا اجر عظیم دے۔ اس نے واقعات کی بنا پر اس حقیقت کو ثابت کر دیا کہ دنیا میں امن کا مدعی آیا مگر امن دنیا سے مفقود ہے لہذا اس کا دعوی محض ادعا کے سوا کچھ نہ تھا فا عتبروا یا اولی الا بصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۸ ص ۴، ۵)

مرزا کا آخری فیصلہ مباہلہ نہیں تھا

بجواب الفضل قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والے اعلان نے مرزائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ جواب دیتے ہوئے انہیں کچھ سوجھتی ہی نہیں ۔ جو کچھ منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں، جو کچھ دل میں آتا ہے لکھ دیتے ہیں۔ یہ سمجھتے نہیں کہ ہماری تحریر پر خدا کے ہاں سوال ہو گا اور ہماری تقریر پر پبلک بھی غور کرے گی۔

الفضل قادیان ...میں ایک صاحب نے پھر پرانی باسی کڑی کو ابال دیا ہے کہ مرزا غلام احمد کے آخری فیصلے کا اعلان، مباہلہ تھا جو مولوی ثناء اللہ نے منظور نہیں کیا اس لئے بات آئی گئی ہوگئی۔ یہ بیان سراسر غلط ہے جس کا ذکر ہم بارہا کر چکے ہیں ۔ اور لدھیانہ کے انعامی مباحثہ میں بھی مفصل بیان کر کے اپنے حق میں فیصلہ لے چکے ہیں ۔آج ہم اس کا مختصر جواب دیتے ہیں ۔

اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد صاحب کا قول منقول ہے کہ میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کروں گا جب میری کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہو جائے گی ۔ وہ کتاب مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیج کر یہ کہوں گا کہ اس کو خوب پڑھو۔ اگر اس کے پڑھنے سے تمہاری تسلی نہیں ہوئی تو پھر مباہلہ کرلیں گے۔

یہ کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی۔ اور آخری فیصلہ والا اعلان ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا ہے جو ایک مہینہ قبل اشاعت حقیقۃ الوحی شائع ہوا تھا۔ پھر یہ مباہلہ موعودہ کیسے ہوا۔ کیا قادیان میں ماہ اپریل مئی کے بعد آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغام صلح کا قادیانی جماعت کو ان لفظوں سے مخاطب کرنا: اے عقل کے اندھو، کسی قدر اپنے اندر صداقت رکھتا ہے ۔

بس مقطع کلام صرف یہ ہے کہ آخری فیصلہ مباہلہ نہیں ہے، نہ دعوت مباہلہ ہے اور نہ مضمون مباہلہ ۔ سارا اشتہار پڑھ جائیے اس میں مباہلہ کا لفظ تک نہیں ہے ۔ کسی کو ملے تو ہمیں اطلاع دیں ۔ پھر اس کو مباہلہ کہنا خود مرزا صاحب پر بھی افتراء کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے پاس اور بہت سے دلائل ہیں ۔

جماعت مرزائیہ بہر دو صنف میں اگر کچھ جرأت ہے تو ہمارے سامنے میدان مباحثہ میں آئے، مگر مباحثہ بالمشافہ تحریری ہوگا۔ اور فیصلہ کے لئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم از کم ڈسٹرکٹ جج منصف ہوگا۔

مباحثہ میں پیش ہونے والا اپنے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے، اور اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت لاہور کے امیر سے مختار نامہ لا کر ہمارے حوالے کرے گا۔وہ دن ہمارے لئے روز عید ہوگا۔کیونکہ پہلی فتح کے بعد دوسری فتح کے بھی امیدوار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۷ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۹ ص ۵)

نزول مسیح کی حدیث اور قادیانی دست تصرف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت نے گویا حلف اٹھا رکھی ہے کہ قرآن ہو یا حدیث ہم اس کو بگاڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بنائیں گے۔اس جماعت میں شخص پرستی کا مادہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ان کو کچھ ہوتے ہوئے نہ خدا کا خوف مانع ہوتا ہے، نہ مخلوق سے ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔جو جی میں آتا کہہ جاتے ہیں۔لطف یہ ہے کہ کہتے ہوئے کسی علمی قاعدے کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے۔مثال کے طور پر آج ہم یہ مضمون الفضل ۵۔اپریل ۱۹۴۶ء صفحہ ۷ سے دکھاتے ہیں۔ طالب علم اس کو علم نحو کی روشنی میں دیکھیں گے تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ یہ مقولہ یطغی فی الروایات عاروھا بالکل صحیح ہے

الفضل مذکور میں گجراتی مضمون نگار حدیث کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم پر طبع آزمائی کرتا ہوا لکھتا ہے:

> مندرجہ بالا حدیث میں واو عاطفہ قرار دے کر ہم یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ اے مسلمو! تمہاری کیسی خوش قسمتی ہوگی جب کہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور وہ تمہارے امام و پیشوا ہوں گے مگر تم میں سے ہی ایک فرد اور خاتم الانبیاء ﷺ کی پیروی کے باعث یہ درجہ حاصل کر لیں گے۔

اس اقتباس میں مضمون نگار نے اپنا کمال علمی دوطرح دکھایا ہے۔ایک یہ کہ ترجمہ میں اما مکم کا مبتداء ھو محذوف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور لطف یہ ہے کہ یہاں کوئی دلیل نہیں دی کہ مبتداء محذوف ہے حالانکہ قاعدہ علمیہ ہے الحذف کا المیتۃ یعنی کسی لفظ کو محذوف ماننا مردہ خوری کے برابر ہے یعنی جب تک حلال طیب ملے میت کھانا جائز نہیں، اسی طرح جب تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ عبارت کام دے محذوف ماننا جائز نہیں۔

میتہ خوری کی دلیل یہ ہے کہ فمن اضطر فی مخمصة غیر متجا نف الا ثم مجبوری کی حالت میں جب موجودہ عبارت کافی نہ ہو، کسی مناسب لفظ کو محذوف مان لینا جائز ہے۔

لیکن یہاں نہ ضروری ہے اور نہ ہی حاجت ہے ۔ بلکہ اما مکم مبتداء ہے احد منکم جار مجرو متعلق کائن ہوکر خبر دیتا ہے۔ یہاں کون سا استحالہ ہے جس کی وجہ سے ھو محذوف مان کر مردہ خوری کا ارتکاب کیا جاوے۔

دوسری غلطی راقم مضمون کی یہ ہے کہ اس نے علم نحو کے اس قانون کو نظر انداز کر دیا ہے کہ صحت عطف کے لئے ضروری ہے کہ معطوف ،معطوف علیہ کی جگہ رکھا جائے تو کلام صحیح ہو جائے۔ جیسے جاء زید وعمر و ، جاء عمر و زید بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہاں حدیث مرقومہ بالا میں یہ قانون جاری نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر اما مکم کو معطوف کیا جائے نزل پر اور اذا ظرف زمان کے نیچے تو کلام کا نظام یوں ہوگا اذا اما مکم منکم یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اذا ظرف زمان فعل پر آتا ہے اسم پر آئے گا تو اذا مفاجاتیہ ہو جائے گا جیسے خرجت فا ذا لسبع

یہ تو ہے علم نحو کا قاعدہ۔ مگر قادیان میں ہر بات نئی ہے ۔قرآن نیا ہے، حدیث نئی ہے، فقہ نئی ہے، مذہب نیا ہے، رسول نیا ہے۔ غرض سب کچھ نیا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۴ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۰ ص ۴)

قادیانیوں کی دوربینی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی گروہ کو بہت لوگ جانتے ہیں مگر ان کے جاننے اور میرے جاننے میں وہی فرق ہے جو عرب کا مشہور شاعر متنبّی کہتا ہے:

اذا ما الناس جربهم لبيب
فانی قد اکلتهم و ذاقا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت کو میں دور بینی اور ہوشیاری میں یورپ کی بڑی مہذب قوم کے برابر بلکہ اس سے بڑھی ہوئی جانتا ہوں۔ یورپ کی مہذب قومیں جس طرح اپنے کام میں ہشیار ہیں، اسی طرح قادیانی بھی اپنے مقاصد میں بڑے ہوشیار ہیں۔ ان کی ہوشیاری کو سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں۔ ان کا ظاہر اور باطن بالکل اس حدیث کے مطابق ہے جس کا مطلب مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے:

حالی رہ راست جو چلتے ہیں صدا
خطرہ انہیں نہ گرگ کا نہ شیروں کا
لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ گر

ہم اپنے دعوی کے ثبوت میں قادیانیوں کی ایک دور اندیشی پیش کرتے ہیں بڑے مرزا صاحب متوفی نے میرے حق میں دعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ جس کی بابت ان کو الہام ہوا کہ خدا نے یہ دعا قبول کر لی۔

لیکن جب قبولیت کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی بغلیں جھانکنے لگے اور سوچ بچار کر سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی سے اشتہار دلوا دیا کہ آپ اپنے عقائد اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر موکد بعذاب حلف اٹھائیں ایک سال زندہ رہے تو دس ہزار روپئہ آپ کو انعام دیا جائے گا۔

اس اشتہار کی ابتداء جنوری ۱۹۲۳ء میں حیدر آباد دکن میں ہوئی تھی۔ میں نے اسی وقت اس کا جواب دے دیا تھا کہ میں ایسی حلف اٹھانیکو طیار ہوں بشرطیکہ تم عبداللہ الہ دین اور خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) یہ لکھ دو کہ اگر میں بخیریت سال پورا کر لوں تو تم دونوں مجھ کو سچا سمجھ کر میرے ساتھ ہو جانا۔

اس کے متعلق بہت سی گفتگو ہوتی رہی جو سکندر آباد کی انجمن اہلحدیث نے رسالہ قادیانی حلف کی حقیقت میں شائع کر دی ہے۔ اس واقعہ پر آج ۲۳ سال گذر چکے ہیں مگر قادیانی گروہ کی ڈھاک کے تین پاتوں میں چوتھا نہیں لگا۔ کیسی صاف اور صحیح بات ہے کہ حلف کی وجہ سے جب سال کے اندر مروں تو جھوٹا ٹھہروں لیکن اگر سال کے بعد مروں تو یقیناً سچا ثابت ہوں گا۔ مگر آج تک قادیانی جماعت نے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معقول شرط کو تسلیم نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ سنئیے! میں آج بفضلہٖ تعالیٰ قمری حساب سے پورے اسّی (۸۰) سال کا ہوں جس کی بابت معلقہ کے شاعر نے کہا ہے

و لقد سئمت من الزمان و من یعش
ثمانین حولاً لا ابا لك یسئم

(میں اسی سال کی تکلیفیں اٹھا چکا ہوں بیٹا جو اسی سال کا ہوتا ہے تکلیف ہی اٹھاتا ہے)

اس اشتہار بازی میں پچپن سے اسّی (۸۰) کو پہنچ گیا۔ آخر کب تک زندہ رہوں گا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا تھا کہ تیری عمر ۷۵ سے ۸۵ سال تک ہوگی لیکن ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہو گئے (رسالہ نورالدین) میں اگر ایک سال اور بھی زندہ رہا تو سال بھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے گا کہ میں بیس ہزار دیتا ہوں تم حلف اٹھاؤ۔ آخر کبھی تو میری عمر پوری ہوگی جس سے اصل شکست جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرنے کی وجہ سے ان کو ہوئی تھی، ڈھل جائے گی۔

مزے کی بات یہ ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین نے ایک نیا رسالہ شائع کیا ہے جس میں سال تک موت کے ساتھ یہ پچ بھی لگائی ہے کہ سال تک موت وارد ہوگی یا موت کے برابر تکلیف پہنچے گی۔

کیا خوب! ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ایک دفعہ بریلوی عقیدہ کے کسی جوان لڑکے نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا، جو موت کے برابر تھا۔ پھر ۳۱ دسمبر کو ایک چکنے فرش پر گر پڑا جس سے میرا کولہا ٹوٹ گیا جو موت کے برابر تھا۔ پھر اپریل ۱۹۴۶ء میں میری کمر میں ایسا شدید درد ہوا کہ میں نے ایک دفعہ موت کی آرزو کی حالانکہ مجھے یاد تھا کہ حدیث شریف میں موت مانگنے سے منع آیا ہے۔ میں نے فوراً توبہ کی۔

اس قسم کے واقعات خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد)، ان کی والدہ اور ان کے تعلق داروں پر ہر ہفتے پیش آتے رہتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ میں اپنے پرانے جواب کو جو حیدر آباد میں دے آیا تھا، دہراتا ہوں اور سیٹھ مذکور کے ... جھگڑے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرتا ہوں کہ:

میں تکذیب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار رہوں ایک سال تک موت کی شرط بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ سیٹھ عبداللہ اور میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی اخبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل کے ذریعہ شائع کردیں کہ سال گذر جانے پر ہم دونوں مولوی ثناء اللہ کو تکذیب مرزا میں حق پر جانیں گے۔

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں۔تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

رسالہ قادیانی حلف کی حقیقت دکنی احباب خصوصاً ضرور ملاحظہ کریں جو انجمن اہل حدیث سکندرآباد دکن نے شائع کیا ہے۔ قادیانیوں کی دور بینی یا چالاکی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا اپنے سے پہلے میری موت کے متعلق بالکل واضح ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق۔ اس اشتہار کے سر پر یہ آیت مرقوم ہے۔يستنبئونك احق هو ۔ قل اى و ربى انه لحق۔اور اخیر میں یہ آیت لکھی ہے۔ اجيب دعوة الداع میں سچ کہتا ہوں اگر میری موت مرزا غلام احمد سے پہلے ہو جاتی تو قادیانی جماعت اس قدر شور مچاتی کہ اس پر یہ مصرع صادق آتا: کہ زمیں شد شش و آسما گشت ہشت

چونکہ فرمان خداوندی صحیح ثابت ہوا جس کے الفاظ ہیں لا يحيق مكر السىء الا باهله ،اس لئے ان کی کمپنی نے یہی طے کیا کہ اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا جائے۔کیوں نہ کیا جائے بحکم ان يروا سبيل الرشد لا يتخذوه سبيلا (گمراہ لوگ اگر ہدایت کا راستہ دیکھتے ہیں تو اس کو اختیار نہیں کرتے)۔پس مرزا کے مریدو سن رکھو:

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ۔وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

ابوالوفاء۔ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۱ ص ۴-۵)

قادیانی مسیح کا ذکر قرآن مجید میں

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ایک دفعہ مولوی ڈپٹی نذیر احمد مرحوم دہلوی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہر فریق قرآن مجید ہی کو پیش کرتا ہے۔ ذرا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پوچھئے تو وہ کہیں گے کہ نصف قرآن میرے ہی حق میں نازل ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت تو یہ بات آئی گئی ہوگئی، مگر بعد کے واقعات اور مرزا غلام احمد کی تحریرات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ڈپٹی صاحب مرحوم کا دعوی صحیح تھا۔ مرزا صاحب اپنے زمانے میں جو کچھ کہنا چاہتے تھے کہہ گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ان کے اتباع ایسے صم بکم کیوں ہو رہے ہیں کہ ان کی ہر بات کو وحی آسمانی سے بھی مقدم سمجھتے ہیں۔

آج ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس مثال کے پیش کرتے وقت ہمیں اس جماعت پر ترس آتا ہے اور ہم غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ الٰہی ان کو کیا ہو گیا۔ کیوں تیرے کلام کو ایسا بگاڑتے ہیں کہ آریہ اور عیسائی بھی نہ بگاڑیں۔ کسی اخبار میں یہ مضمون نکلا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود وغیرہ نہ تھا، اگر وہ ایسے ہوتے تو ان کا ذکر قرآن مجید میں ضرور ہوتا۔ اس کا جواب اخبار الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں نکلا ہے جو دراصل مرزا غلام احمد کا رقم فرمودہ ہے۔ اخبار الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

قرآن کریم میں اجمالی اور تفصیلی طور پر امت محمدیہ کیلئے ایک عظیم الشان موعود اور مرسل کے آنے کی بشارت کا کئی مقامات پر ذکر ہے اور احادیث میں اسی موعود کو مسیح موعود قرار دے کر اس کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں ایسی حالت میں یہ کہنا کہ مسیح موعود کا ذکر قرآن میں نہیں نہایت افسوس ناک ہے۔ مثال کے طور پر ایک آیت پیش کی جاتی ہے خدا تعالی فرماتا ہے: هو الّذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و آخرین منهم لمّا یلحقوا بهم (الجمعة:۲-۳)

یعنی اللہ ہی ہے جس نے امی عربوں میں ان میں سے ہی رسول مبعوث فرمایا جو کہ ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب سکھاتا ہے اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے یہ لوگ قبل ازیں کھلی گمراہی میں تھے۔ آئندہ اللہ ہی آخرین میں اس رسول کو مبعوث کریگا، یا یہی رسول آخرین کی تعلیم و تربیت کریگا، اور آخرین ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے آئندہ زمانہ میں ملیں گے۔ ان آیات میں دو جماعتوں سے رسول کریم ﷺ کی بعثت کا تعلق بتایا گیا ہے: ۱۔ امیین سے ۲۔ آخرین سے۔ بالفاظ دیگر آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا بیان ہے۔ پہلی امیوں میں، دوسری آخرین میں۔ سورہ واقعہ میں اسی لئے من الآخرین آیا ہے اور احادیث میں امام مہدی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آمد کو آنحضرت ﷺ کی آمد قرار دیا گیا ہے۔(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۱)

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک مجلس میں اپنے ہم نشینوں سے سوال کیا تھا کہ تمہارے خیال میں امام حسینؑ کے بعد ان جیسا مظلوم کون ہوا ہے؟ کسی نے کسی کا نام لیا اور کسی نے کسی کا۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک امام ممدوح کے بعد بڑا مظلوم قرآن مجید ہے جس پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر موصوف کے اس کلام پر جب ہم نے غور کیا تو صحیح پایا۔ سب سے بڑا ظلم قرآن مجید پر بہائی اور مرزائی کر رہے ہیں ان دونوں گروہوں کا دعویٰ ہے کہ ہمارے نبی و رسول بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب موعود کل ہیں لیکن جب غور کریں تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے:

کل یدعی وصلاً للیلی

و لیلی لا تقر لھم بذاکا

(یعنی ہر عاشق لیلی کے وصل کا دعویٰ کرتا ہے لیکن لیلی کسی سے اقرار نہیں کرتی)۔

ناظرین غور فرمائیں کہ آیت موصوفہ کے متعلق قادیانی ہیرو اور ان کے اتباع جو دعویٰ کرتے ہیں وہ ذرا ہمارا نقض اجمالی سن کر جواب دیں۔

آیت موصوفہ میں یہ ذکر ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو عرب کے ان پڑھ لوگوں میں بھیجا۔ یقیناً وہ اس پر ایمان لا کر نجات پائینگے۔ ایسے ہی پچھلے لوگوں میں بھی اسی کو بھیجا جو ابھی تک ان امیوں سے نہیں ملے۔ قادیانی دعویٰ ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے یعنی دو دفعہ نبی ہو کر آنے کا ذکر ہے۔ پہلی بعثت تو امیوں میں ہوئی دوسری بعثت آخرین میں ہوگی۔ یہ دوسری بعثت مرزا کی شکل میں ہوئی ہے۔ مرزا نے تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ جہاز اور تار نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ آپ کے زمانہ میں ہم نہیں تھے اس لئے ہم سے آپ کے دین کی خدمت نہیں ہوسکی۔ اب اگر آپ تشریف لائیں تو ہم آپ کے دین کی خدمت کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تو نہیں آؤں گا میری شکل میں مرزا قادیانی آئیں گے۔، یہ ہے مرزا اور ان کے مریدوں کا دعویٰ۔، اب ہمارا نقض اجمالی سنیں اور علم کا دعویٰ ہے تو جواب دیں لما یلحقوا بھم ، آخرین کی صفت ہے معنی یہ ہیں کہ پچھلی نسلیں جو صحابہ سے ابھی تک نہیں ملیں، ان میں بھی رسالت محمدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کافی ہوگی، جو بقول قادیانی مرزا صاحب کی معرفت پہنچے گی۔ بہت خوب!

اب بتایئے کہ اس وقت موجودہ نسل کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو آج زندہ ہے سو سال تک ختم ہو جائیں گے۔ تو وفات سے دوسری صدی میں جو لوگ پیدا ہوئے ان کے حق میں لما یلحقوا صادق آیا یا نہیں؟ آیا اگر یقیناً آیا تو بتایئے اس وقت مسیح موعود کون تھا پھر تیسری صدی کے شروع میں جو نسل پیدا ہوئی ان پر بھی لما یلحقوا صادق آتا ہے۔ ان میں کوئی مسیح موعود نہ آیا۔ اسی طرح چوتھی پانچویں چھٹی صدی میں علی ہذا القیاس تیرھویں صدی میں، یہ کیا وعدہ ہے جو تیرہ سو سال تک پورا نہ ہوا حالانکہ ان صدیوں میں بقول مرزا صاحب گمراہی کا زمانہ بھی تھا جس کو فیج اعوج کہتے ہیں مگر مسیح موعود نہ آیا۔ اور لوگ انتظار ہی میں چلے گئے ہوں گے۔

اگر آیا تو اس کا نام بتا دیجئے۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ کس ملک میں آیا اور کس شہر میں پیدا ہوا کس باپ کا بیٹا تھا۔ یہ تو ہے نقض اجمالی، اب ذرا نقض تفصیلی بھی سنیئے!

ہم آپ کی دلیل کے اس مقدمے کو نہیں مانتے کہ بعث فی الامیین رسو لاً میں دو بعثتیں ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک ہی بعثت مراد ہے۔ اس کا ثبوت قرآن کی اس آیت میں ہے و ما ارسلناك الّا كافةً للنّاس اے پیغمبر ہم نے تجھ کو سارے انسانوں کے لئے بھیج دیا ہے۔ بس اے تیری رسالت ساری دنیا میں رہے گی اور تیرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا چاہے قادیانی ہو یا ایرانی۔ قادیانی ممبرو! کچھ علمی طاقت ہے تو ہمارے ان دونوں نقضوں کو اٹھاؤ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۲ ص ۴-۶)

ہندوؤں کے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد میں یہ کمال تھا کہ مسلمانوں کو باتوں باتوں میں خوش کر کے اپنا مطلب سیدھا کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ لکھ دیا کہ میری برکت سے کوئی ہندو پڑھا لکھا نظر نہیں آئے گا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پیش گوئی کو مرزائی گروہ یا ان کے اخبار بھول کر بھی ذکر نہ کرتے مگر آخر وہ بھی اسی نبی کے امتی ہیں جو جھوٹی پیش گوئیوں کو سچی صورت میں دکھایا کرتے تھے۔ مثلاً آسمانی نکاح یا آتھم کی ۱۵ ماہ میں موت یا لیکھرام کے متعلق پیشگوئیاں باوجود جھوٹی ہونے کے سچ کی صورت میں دکھائی جاتی رہیں اور اب بھی دکھائی جاتی ہیں۔ قادیانی اخبار کی جرأت دیکھئے ایسی غلط پیش گوئی کو جس کی غلطی پر زمین و آسمان گواہی دے رہے ہیں، سچائی کی شکل میں دکھاتا ہے اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں: ازالہ اوہام اڈیشن دوم صفحہ ۱۶۔۱۷ میں (مرزا قادیانی) تحریر فرماتے ہیں:

یقیناً سمجھنا چاہیے کہ دین اسلام کو سچے دل سے ایک دن وہی قبول کریں گے جو بباعث سخت اور پرزور جگانے والی تحریکوں کے کتب دینیہ کی ورق گردانی میں لگ گئے ہیں، اور جوش کے ساتھ اس راہ کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں، گو وہ مخالفانہ ہی سہی۔ ہندوؤں کا وہ پہلا طریق ہمیں بہت مایوس کرنے والا تھا جو اپنے دلوں میں وہ اس طرز کو زیادہ پسند کے لائق سمجھتے تھے کہ مسلمانوں سے کوئی مذہبی بات چیت نہیں کرنی چاہیے اور ہاں میں ہاں ملا کر گزارہ کر لینا چاہیے۔ لیکن اب وہ مقابلہ میں آ کر اور میدان میں کھڑے ہو کر ہمارے تیز ہتھیاروں کے نیچے آ پڑے ہیں اور اس صید کی طرح ہو گئے ہیں جس کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو سکتا ہے۔ ان کی آہوانہ سرکشی سے ڈرنا نہیں چاہیے، وہ دشمن ہیں وہ تو ہمارے شکار ہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے، مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔ سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کرنا امید مت ہو، کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو لوگ تمہیں مخالفانہ جوش سے بھرے ہوئے آج نظر آتے ہیں، تھوڑے ہی زمانہ کے بعد تم انہیں نہیں دیکھو گے۔ حال میں جو آریوں نے ہم لوگوں کی تحریک سے مناظرات کی طرف قدم اٹھایا ہے تو اس قدم کے اٹھانے میں گو کیسی ہی سختی کے ساتھ ان کا برتاؤ ہے اور گو گالیوں اور گندی باتوں سے بھری ہوئی کتابیں شائع کر رہے ہیں مگر وہ اپنے جوش سے درحقیقت اسلام کے لئے اپنی قوم کی طرف راہ کھول رہے ہیں اور ہماری تحریکات کا واقعی طور پر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدنتیجہ نہیں ۔ ہاں یہ تحریکات کوتاہ نظروں کی نگاہ میں بدنما ہیں مگر کسی دن دیکھنا کہ یہ تحریکات کیوں کر بڑے بڑے سنگین دلوں کو اس طرف کھینچ لاتی ہیں ۔ یہ رائے کوئی ظنی اور شکی رائے نہیں ہے بلکہ ایک یقینی اور قطعی امر ہے لیکن افسوس ان لوگوں پر جو خیر اور شر میں فرق نہیں کر سکے اور شتاب کاری کی راہ سے اعتراض کرنے کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔(الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۶ء)

اس پیش گوئی کی تکذیب آسمان زمین سے ہو رہی ہے کیونکہ ہندوستان میں ہندوؤں کی کثرت ان کے مندروں کا وجود بنارس اور اجودھیا میں بت خانوں کی رونق اور پجاریوں کی کثرت اس پیش گوئی کی صریح تکذیب کر رہی ہیں، مگر ہم ان دور دراز بلاد میں مرزائیہ اور اپنے ناظرین کو لے جانا نہیں چاہتے بلکہ قادیان ہی سے ان کو جواب دلوا دیتے ہیں ۔، ناظرین ! ہم نے آزمایا ہے بلکہ اچھی طرح آزمایا ہے کہ قادیانی نبی اور ان کے خلیفہ پر قدرت اپنا تصرف کرتی ہے کہ ان کو خبر تک نہیں رہتی کہ وہ اپنے خلاف کہہ جاتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں۔ ہم ان کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد، کی مثال ان پر صادق آتی ہے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ قدرت اپنے تصرف سے کام لیتی ہے۔ چنانچہ خلیفہ محمود احمد نے اپنے خطبہ میں بڑی دل سوزی سے فرمایا ہے جو اخبار الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے چنانچہ لکھا ہے:

اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں جہاں ہندوؤں کی حکومت ہے باوجودیکہ وہ انگریزوں کے ماتحت ہی ہے پھر بھی وہاں مسلمانوں پر سخت مظالم ہوتے ہیں۔ سب ہندو ریاستوں میں تو نہیں مگر اکثر میں ایسا ہی ہوتا ہے ۔ ملکانوں کے ارتداد کے دنوں میں ہمارے دوستوں نے اس کا تجربہ کیا ہوگا۔ بھرت پور میں جبراً ایک مسجد میں غلہ اور بھوسہ ڈال دیا گیا ..بعض علاقوں میں ہندو پولیس افسروں نے پاس کھڑے ہو کر شدھی کروائی اور جب ہمارے مبلغین گئے تو انہیں وہاں سے نکال دیا گیا ..مگر آثار و قرائن سے یہی پایا جاتا ہے کہ ہندو اس کوشش میں ہیں کہ تبلیغ اسلام کو بند کر دیں (الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء ص ۱)

ناظرین غور فرمائیں اس اقتباس میں ہندوؤں کا لفظ کتنی دفعہ آیا ہے جو ان کے وجود کا ہی نہیں بلکہ جبر وتشدد کا اظہار کرتا ہے۔ پھر یہ کیوں کر کہا جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئی ہندوؤں کو نابود ہونے کے متعلق صحیح ثابت ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باوجود ایسی صریح غلط پیش گوئی کے اس کو صحیح کہنے والوں کے حق میں یہ مصرع کس خوبی سے صادق آتا ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۶ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۳ ص ۴-۵)

خلیفہ قادیان کے خواب

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: سر سید احمد خان مرحوم نے اپنے ایک سیالکوٹی دوست کو خط لکھا تھا جس میں مرزا غلام احمد کے متعلق یہ ذکر کیا تھا کہ ان کی تصانیف کسی طرح مفید نہیں۔ باقی رہے ان کے الہامات، سو ان کی حقیقت یہ ہے کہ دن کے خیالات رات کو سوجھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد نے اس خط کا آئینہ کمالات اسلام میں ذکر کر کے بڑی خفگی کا اظہار کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں ان کے صاحبزادے میاں محمود احمد اسی لائن پر چل رہے ہیں چنانچہ وہ اپنے خواب سنا سنا کر مریدوں کو معتقد بناتے ہیں۔ ایک دفعہ آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے خواب میں مسیح موعود کو دیکھا اور پوچھا ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا۔ تو آپ نے بہت جھنجھلا کر کہا، کیا ہوگا، کیا ہوگا، وہی ہوگا جو میرے الہام میں درج ہے کہ طاعون سے مرے گا۔ میں نے اسی زمانہ میں خلیفہ صاحب (محمود) کو مشورہ دیا تھا کہ تمہیں یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ اب اس کے مرنے سے ہمیں کیا فائدہ، جب کہ آپ نے اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق دنیا سے تشریف لے جا کر ہم کو ذلت کے جس عمیق گڑھے میں گرایا ہے اس سے نکلنے کی کیا صورت ہے؟ آپ کا یہ فرمانا کہ طاعون سے مرے گا یہ تو ہمیں کچھ مفید نہیں کیونکہ ایک تو وہ آپ کے پیچھے مرا جو سچے کی علامت تھی دوسرے اگر طاعون سے مریگا تو وہ بحکم حدیث اس کیلئے شہادت کا باعث ہوگی۔

خیر اصل بات یہ ہے کہ خواب میں اپنے والد سے پوچھ کر ان کو ناحق تکلیف دی، ورنہ یہ جواب ان کو کسی طرح مفید نہیں ہے آج کل بھی مرزا محمود نے خوابوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے کبھی کبھی آپ اپنے مریدوں کو سنایا کرتے ہیں چنانچہ آپ کا ایک خواب بطور نمونہ درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک مجمع میں بیٹھا ہوں جو اسی طرز کا ہے جس طرح اس وقت دوست بیٹھے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاس بعض مبلغین بھی بیٹھے ہیں میں نے مجمع کو مخاطب کر کے تقریر کرنی شروع کر دی میں اپنی تقریر میں کہتا ہوں کہ آدی باسی لوگوں کی کتابوں میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور میرے متعلق پیش گوئیاں ہیں ان کا پتہ لگانا چاہیے ۔تقریر کرنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ مولوی عبد الرحیم صاحب شمال مشرقی کونے میں کھڑے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے تو آدمی بھیجنے پڑیں گے اور بہت سا روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔اس طرح کے عذرات انہوں نے بیان کرنے شروع کر دیئے کہ یہ بات آسانی سے معلوم نہ ہو سکے گی بلکہ بہت کوشش کرنی پڑے گی اور بہت سا روپیہ صرف کرنا پڑے گا۔اس پر میں نے ان کو یہ جواب دیا یہ کون سی بڑی بات ہے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے لئے اس بات کا خیال نہیں کیا جاتا کہ کتنا روپیہ خرچ ہوگا اور کتنے آدمی لگانے پڑیں گے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔،

آج سے پہلے آپ نے جو دیکھا تھا وہ بھی قابل ذکر ہے۔روسی ڈکٹیٹر سٹالن کی بابت لکھا تھا کہ میں نے اس کو عورت کی شکل میں قریب المرگ دیکھا ہے۔ایسے خوابوں کی بنا پر آپ کا چھوٹا بھائی پیغام صلح لاہور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے حق میں لکھتا ہے:

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان پروپیگنڈہ کے فن میں بڑے ماہر ہیں انہوں نے اپنے نظام کی بنیاد پروپیگنڈہ پر رکھی ہے وہ اپنی جماعت کے اندر اپنی گسٹاپو کے ذریعہ سے اپنے لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے گریز نہیں کرتے دوسرے لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے ان سے کسی اخلاقی ضابطے کی توقع رکھنا عبث ہے ان کے پروپیگنڈہ کی تکنیک ابو مسلم خراسانی اور فرقہ باطنیہ کے داعیوں سے ملتی جلتی ہے، یا اس زمانہ میں گوبلز نے جرمنی میں اس فن کو کمال تک پہنچایا۔ اس طرز کا پروپیگنڈہ کرنا سیاسی لوگوں کا شیوہ قدیم ہے وہ اپنے خالص دنیوی مقاصد کے لئے ایسے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیتے ہیں کیونکہ وہ اپنی سیاست کی بنیاد اخلاق پر نہیں رکھتے بلکہ ہتھکنڈوں پر رکھتے ہیں لیکن مذہبی لیڈر جو دنیا میں اخلاق اور روحانیت کے علم بردار ہوں انہیں ایسے طریقوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفضل ۱۷۔ اپریل میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی تقریر شائع ہوتی ہے جس میں تمہید اس بات سے اٹھائی ہے کہ جس قسم کے اعتراضات آنحضرت ﷺ کے دشمن آپ پر کیا کرتے تھے، جو اعتراض ابوجہل کرتا تھا جو شخص ان اعتراضوں کو دہراتا ہے وہ مثیل ابوجہل ہے اور جس شخص پر یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ مثیل محمد ﷺ ہے۔ پس ہر زمانہ میں مومنوں اور کافروں سے مشابہت ہوتی چلی آئی ہے لیکن دنیا ہمیشہ اس بات کو بھول جاتی ہے اور جب کبھی نیا زمانہ آتا ہے تو نئے سرے سے لوگوں کو یہ سبق دینا پڑتا ہے اور اس اصول کو دنیا کے سامنے دہرانا پڑتا ہے ... پھر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں اور اللہ تعالی کے اعلام کی بنا پر اعلان کرتا ہوں اور مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں ... اس کے بعد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب اس کے قرب سے بہت دور ہیں۔ اسلئے اللہ تعالی نے ان کو الہام نہیں کیا۔ یعنی سچائی کے مقابلہ میں ابتداء سے انکار ہوتا رہا ہے یہ سلسلہ ابتداء سے چلتا آیا ہے اور چلتا رہیگا۔

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے اس سارے بیان میں ایک مغالطہ ہے اور وہ مغالطہ صرف حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی جماعت میں پروپیگنڈہ کرنے کے لئے دیا گیا ہے خلیفہ صاحب سے جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ آپ نبی ہیں تو کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں اور جب کوئی پوچھتا ہے کہ آپ مامور ہیں تو کہتے ہیں میں مامور نہیں۔ جب میاں صاحب مامور نہیں تو ان کے الہامات کو دوسرے کی صداقت کو پرکھنے کے لئے بطور معیار اور حجت کے کیسے پیش کیا جا سکتا ہے اور آپ سے اختلاف رکھنے والوں کی مشابہت انبیاء اور مامورین کے دشمنوں سے کیسے ہوسکتی ہے؟

لیکن دن کی روشنی میں یہ مغالطہ دیا جا سکتا ہے اور کوئی میاں صاحب سے پوچھنے والا نہیں کہ آپ یہ مغالطے دیگر حضرت مسیح موعود (مرزا) کے رفقاء اور دوستوں کو بدنام کیوں کرتے ہیں؟ ان کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات کیوں پھیلاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا حضرت صاحب کے عظیم المرتبت رفقاء کی مشابہت ابوجہل سے قائم کرنا شرمناک پروپیگنڈہ نہیں، اور یہ بات ایک مذہبی لیڈر کے شایان شان ہے کہ وہ اپنے باپ کے رفقاء کے خلاف ایسا عامیانہ اور معاندانہ پروپیگنڈہ کرے۔ اور جن خوابوں کی بنا پر خلیفہ صاحب ایسا کرتے ہیں ان کے چیتھڑے تو اب فضائے آسمانی میں اڑ رہے ہیں۔ اب وہ موسیو سٹالن اور سٹالن اور مسٹر موریسن والے خواب کہاں گئے۔ ذرا انہیں دنیا کے سامنے اس تحدی سے پیش کر کے دیکھیں تو قدر و عافیت معلوم ہو جائے۔

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: معلوم ہوتا ہے خلیفہ قادیانی (محمود) اس باپ کے بیٹے ہیں اور اس درجے میں ہیں کہ کسی خواب میں بھی نہیں پہنچے ایک خواب یہ ہے ر أیتنی فی المنام عین الله و تیقنت اننی هو ...ثم خلقت سماء الدنیا وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح (آئینہ کمالات اسلام۔ ص۵۶۴۔۵۶۵)۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خدا ہو گیا ہوں (مضمون ہذا کے آخری چند سطریں پڑھی نہیں جا سکیں۔ بہاء)...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۹ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

قادیان میں ایک نبوت کی بنیاد

لاہوری پارٹی خبردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم مسلمان تو پہلے ہی خبردار ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اپنے الہامات اور خواب بکثرت درج کر کے اپنے دعوی کی نبوت کی بنیاد رکھی تھی اسی زمانے میں ہوشیار علماء سمجھ گئے تھے کہ یہ بات دور تک پہنچے گی۔ آخر وہی ہوا جس کا ان کو خطرہ تھا۔ حال ہی میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنے چند خواب بیان کئے ہیں جو قابل دید وشنید ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں: تین چار دن ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اسی طرح کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوں اور میں دوستوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا ہے۔ اور وحی انبیاء کا بھی علم دیا ہے۔ میں آپ کو وحی اولیاء کے متعلق بتا چکا ہوں اب وحی انبیاء کے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتاتا ہوں۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (الفضل قادیان ۵ جون ۱۹۴۶ء ص ۱)

گزشتہ تاریخ قادیان کو ملحوظ رکھا جائے تو نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ قادیان میں ایک اور نبی پیدا ہونے والا ہے وہ کون ہوگا وہی جن کو یہ خواب آیا ہے۔ان باپ بیٹے کے خوابوں اور الہاموں پر اتنا تعجب نہیں جتنا ان کے ماننے والوں پر ہے۔خدا جانے وہ کس دل و جان کے مالک ہیں کہ وہ ایسی رطب و یابس باتیں قبول کر لیتے ہیں ۔سردست ہم اتنا ہی پوچھتے ہیں قادیانی علماء اور پریس ہم کو جواب دیں کہ وحی اولیاء کا علم اور وحی انبیاء کا علم ان دونوں جملوں میں اضافت کیسی ہے اضافت الی الفاعل ہے یا اضافت الی المفعول ، پھر اس کا نتیجہ کیا ہے۔ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ سمجھے ہیں اور صحیح سمجھے ہیں کہ خلیفہ قادیانی نے آئندہ کے لئے اپنی نبوت کی بنیاد رکھی ہے۔ہمیں تو اس سے خوف نہیں کیونکہ ہم اصل (بڑے میاں) کو دیکھ چکے ہیں اس کی فرع بھی دیکھ لیں گے انشاء اللہ۔ ہاں ہمیں رحم آتا ہے قادیانی جماعت پر جو بے چارے ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ کوئی آواز قادیان سے اٹھے وہ اس کو ماننے کے لئے سب سے پہلے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ بقول اخبار پیغام صلح لاہور وہ اپنی عقل و دانش خلیفہ قادیان کے ہاتھ پر بیچ چکے ہیں۔(اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۶ء ۲۴ ص ۴)

قادیانی غلط بیانی

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:قصیدہ بانت سعاد کے شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں ایک شعر لکھا تھا: (سعاد ایسی محبوبہ ہے کہ اس کے خون میں کذب بیانی اور وعدہ خلافی شامل ہے)

لكنها خلة قد سيط من دمها
وجع و دلع و اخلاف و تبديل

ہم اپنے وسیع تجربے سے کہتے ہیں کہ قادیانی جماعت بھی اسی محبوبہ کی مانند ہے۔ جو بات کریں گے اس میں غلط بیانی، چال بازی، اور دھوکہ دہی ہوگی۔ مزا یہ کہ دانستہ کرتے ہیں۔اگر نادانستہ کرنے کا عذر کریں،تو ہم ان کو معذور سمجھیں گے،مگر بے سمجھ ۔آج کی صحبت میں ہم اسی قسم کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں لکھا گیا تھا کہ آخری فیصلے والا اشتہار مباہلہ نہیں ہے، کیونکہ مباہلہ وہ ہوتا ہے جس میں فریقین بالمقابل دعا کریں۔ یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جو صاحب آخری فیصلہ والے اشتہار کو مباہلہ سمجھتے ہیں ان کو اس اشتہار میں لفظ مباہلہ نظر آئے تو ہمیں اطلاع دیں۔

اس کے جواب میں کوئی شخص محمد عبدالحق نامی لکھتا ہے۔ باوجود عبدحق کہلانے کے باطل پرستی کا ثبوت دینے کو میرا کلام نقل کرتا ہے جو یہ ہے: مولوی (ثناء اللہ) صاحب لکھتے ہیں: فریقین اپنے کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے۔ (الفضل قادیان ۱۷ جون ۱۹۴۶ء ص ۵)

یہاں تک تو نامہ نگار نے ٹھیک کہا اور یہی میرا قول ہے اور یہی میرا مطلب ہے کہ مباہلہ میں فریقین کی دعا ہونی چاہیے۔ اسی لئے قرآن میں نبتھل جمع کا صیغہ آیا ہے۔ اب ناظرین اس کا جواب سنیں جو عبدحق صاحب نے دیا ہے۔ لکھتے ہیں: اسی اشتہار کی دوسری طرف حضرت مسیح موعود (مرزا) کا اشتہار آخری فیصلہ شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں حضور (مرزا) فرماتے ہیں، محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے، اور مولوی صاحب کہتے ہیں، دعا کے طور پر جو فیصلہ چاہا جائے اسکو اسلامی اصطلاح میں مباہلہ کہتے ہیں، قادیانی جماعت تو بہت خوش ہوگئی کہ ہمارا مضمون نگار بہت دور کی کوڑی لایا مگر وہ یہ تو بتائیں کہ میرا دعوی تو یہ تھا اور ہے کہ فریقین کی دعا کا نام مباہلہ ہے اور میرے جواب میں بتایا گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آخری فیصلہ والے اشتہار کا نام دعا رکھا ہے۔

قادیان والو! اپنے حق پسند نامہ نگار کی سنتے ہو۔ میرا دعوی یہ ہے کہ کپڑا تانے بانے کے مجموعہ کا نام ہے، آپ کے مجیب کا جواب ہے کہ کپڑا صرف تانا ہے۔ اگر تم لوگوں میں کوئی منطق جاننے والا ہے، تو سمجھے کہ میرا دعوی قضیہ موجبہ مرکبہ ہے اور جواب مجھے مطلقہ سے دیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھو،

میں کہتا ہوں کہ زوجین بیوی اور خاوند کا نام ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ زوجین کا لفظ صرف بیوی یا خاوند پر صادق آجاتا ہے۔ پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے

حیرت ہے الفضل قادیان کا سٹاف کیوں ایسی تحریریں شائع کرتا ہے۔ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ روزانہ اخبار پر کیا جائے صدق وصداقت سے کوئی مطلب نہیں ۔

دوسرا جواب اس سے بھی لطیف تر ہے ۔لکھتا ہے : مولوی (ثناءاللہ) صاحب اپنے اسی اشتہار میں لکھتے ہیں ، اصل نزاع جس کے باعث مسلمانوں میں سخت اختلاف ہو رہا ہے مرزا قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ میں صدق وکذب ہے اس کا فیصلہ قدرتی اور انسانی دونوں طریق سے ہو چکا ہے لہذا اب بغرض فیصلہ کسی دوسرے مباہلے کی ضرورت نہیں (الفضل مذکور) ،اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آخری فیصلہ والا اشتہار مباہلہ ہے کیونکہ اس میں دعا مفرد کے صیغے سے ہے جمع کے صیغے سے نہیں ہے چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں ، میں نے دعا سے فیصلہ چاہا ہے ۔اس لئے یہ تو قطعاً مباہلہ نہیں ہے دوسرا طریقہ کوئی اور پیش ہو جیسے ان دنوں احرار اور قادیانیوں کے مابین مباہلہ بازی کے اشتہار نکل رہے تھے تو اس کی بابت لکھا گیا تھا کہ کسی دوسرے مباہلہ کی حاجت نہیں یعنی فیصلہ کن صورت کی حاجت نہیں ہے ۔مرزا غلام احمد صاحب نے خود مولوی غلام دستگیر کی دعا کو مباہلہ لکھا تھا، حالانکہ وہ فریقین کی دعا نہیں تھی بلکہ یک طرفہ دعا تھی ۔ٹھیک اسی طرح اگر ایک فیصلہ کن پہلے ہو چکی ہو، تو دوسری فیصلہ کن صورت بشکل مباہلہ ضروری نہیں ہے ، یہی مطلب اس کلام کا ہے کہ دوسری مرتبہ فیصلہ کرنے کے لئے مباہلہ کی حاجت نہیں ہے کیونکہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور وہی کافی ہے جس کی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے :

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر　　کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

ناظرین ! آخری فیصلے کا اشتہار ایسا سخت پتھر ہے کہ قادیانیوں سے اس کا اٹھنا مشکل ہی نہیں محال ہے ۔اس لئے ہم پہلے بھی کئی دفعہ اور اب بھی ببانگ دہل لکھتے ہیں کہ اس مضمون پر ہم سے کھلے بندوں مباحثہ کر لیں ۔ بٹالہ میں ہو یا امرتسر لاہور میں، مگر ہو گا تحریری، جیسا مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی آتھم عیسائی کے مابین مباحثہ ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا ۔ ہمت ہے تو آیئے اور کچھ جوہر دکھایئے :

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں ۔ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں

اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے ۔دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۵ ص ۵ ۔ ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح سچا یا خلیفہ قادیان سچا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مسیح بلند آواز سے کہتے اور لکھتے رہے کہ: میرے آنے پر اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔ میرے آنے سے مسلمان پکے متقی بن جائیں گے۔ کفر کا نام مٹ جائے گا میں جس ہزار میں ہوں یہ سراپا ہدایت کا ہزار ہے (۔قادیانی لیکچر سیالکوٹ)

یہ آواز قریباً نصف صدی تک ہمارے کانوں میں گونجتی رہی۔ انجام اس کا یہ ہوا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) دنیا کے حالات دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ:

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس قسم کی مذہب سے دوری اور منافرت پیدا ہو چکی ہے اس کی مثال پہلے زمانے میں نہیں ملتی۔ (خطبہ خلیفہ در الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۶ء ص ۲)

واقعات خلیفہ قادیانی (محمود) کی تصدیق کرتے ہیں اور بڑے میاں کی تکذیب۔ مگر ہم کیوں اس میں دخل دیں اخبار الفضل بتا دے۔ ہم تو اس بارے میں حدیث نبوی کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں: احدکما کاذب۔ (تم دونوں میں سے صرف ایک سچا ہے)۔

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۷ ص ۴)

آریہ اور مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار الفضل قادیان ۲۷ جون ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آریوں سماجیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ ویدوں میں ہر قسم کا گن گیان ہے، پھر اس کی تردید کی ہے کہ:

وید دنیا کی نظروں سے آج بھی اسی طرح مستور ہیں جس طرح پہلے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ وید منظر عام پر آ سکیں، اور حق کے متلاشیوں کو اپنی صداقتوں سے فائدہ پہنچا سکیں.. خود ویدوں کے ماننے والوں کا ویدوں کی زیارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے محروم رہنا اس کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۲۷ جون ۱۹۴۶ء ص ۱)

ہم حیران ہیں کہ قادیانی جماعت پر ایسا نسیان کیوں غالب آ گیا ہے کہ اپنے نبی کی باتیں بھی بھول گئی ہے۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قادیانیوں کو چاہیے کہ اقوال مرزا ہم سے پوچھ لیا کریں۔ ہمیں بخل نہیں ہوگا اور وہ شرمندگی سے بچ جائیں گے۔ دیکھئے الفضل کس زور سے ویدوں کی گم نامی لکھتا ہے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رسالہ پیغام صلح میں ویدوں کی تصدیق کرتے ہوئے ان کو الہامی مانتے ہیں (رسالہ پیغام صلح از مرزا قادیانی۔ص ۲۳)۔ کیا کسی کتاب کو الہامی ماننا اس کے بغیر دیکھے صحیح ہوسکتا ہے۔ خاص کر ایسے شخص کی طرف سے جو دنیا کی اصلاح کیلئے آیا ہو، یہ کیوں کر ہوسکتا ہے کہ وہ ایک ایسی کتاب کو الہامی مان لے جسکا وجود دنیا میں مفقود ہو اور اسکی تعلیم بھی غلط ہو۔ قادیان کے اہل قلم ممبرو:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۸ ص ۵۔۶)

قادیانی مسیح کے برخلاف قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ وعدہ دیتے رہے کہ میری وجہ سے اسلام دنیا میں پھیل جائے گا، اور مسلمان پکے متقی بن جائیں گے۔ عیسی پرستی اور دیگر مذاہب کفریہ مٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام قائم ہو جائے گا۔ احمدیت کو یہاں تک عروج ہوگا کہ دوسرے مذہب ان کے سامنے کالعدم ہو جائیں گے مسلمان اعلی درجہ کے متقی بن جائیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دعوی کئے ہوئے آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ آپ کے دعوی مسیحیت کی ابتداء ۱۳۰۸ھ سے ہوئی۔ آج ۱۳۶۶ھ ہے۔ حساب لگا لیجئے کہ آپ کی بعثت کو ۵۸ سال ہوتے ہیں۔ ان ۵۸ سالوں میں دنیا کے لوگوں کا رجحان کدھر سے کدھر ہو گیا۔ خصوصاً مسلمانوں کا رخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں سے کہاں کو ہو گیا۔اس کا ثبوت مندرجہ مضمون سے ملتا ہے جسے ہم الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۶ء صفحہ ۲۔۳ سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین بغور پڑھیں:

اس مادیت کے دور میں مذہب کے خلاف وہ نئے نئے نظریئے تراشے گئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔کوئی خدا کی خدائی پر قبضہ جماتا ہے، تو کوئی اس پر اپنے احسان جتا جتا کر اپنے خیال میں خدا کو شرمندہ وشرم سار کرنا چاہتا ہے۔بعض بانیان مذاہب کو تہذیب کا دشمن اور مذہب کو ترقی کے راستے میں روک سمجھتے ہیں۔اس مادیت نے اپنے وطن یورپ سے نکل کر آوارگی اختیار کی اور کل عالم پر چھا گئی۔مسلمان بھی جو روحانیت اور مذہب کی فرمانروائی کا سب سے بڑا علم بردار تھا اس کا شکار ہوا، چنانچہ مذہب کو طاق نسیاں میں رکھ دیا گیا اور پیٹ کے دھندے کو مذہب پر فوقیت دی گئی۔ آج دنیا کا ہر شخص اقتصادی بہتری و برتری کے حصول کی خاطر کشمکش حیات کے میدان میں سب سے پہلی قربانی اپنے مذہب کی پیش کرتا ہے کیونکہ اپنے متاع میں سب سے زیادہ حقیر چیز اسکو مذہب ہی نظر آتا ہے۔ چند مجبور ومعذور شخصوں کو مذہب مذہب پکارنے کی اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ یہ ڈھونگ ان کے لئے ذریعہ معاش بن کر ان کی اقتصادی حالت کو درست کر سکے، دنیا بگڑ جائے بلا سے، بگڑ بھی گئی افسوس نہیں، کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب بجز اسلام کے خاص قوموں کے لئے تھے اور وہ بھی محدود زمانوں کے لئے اس عرصہ کے بعد ان کا بگڑنا ضروری تھا۔افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان بھی بگڑ گیا کہ جو ایک عالمگیر مذہب کا پیرو تھا اور ایک ایسی شریعت کا حامل کہ جس کی قیامت تک حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا تھا، مسلمان کا بگڑ جانا اس لئے بھی زیادہ قابل افسوس ہے کہ اس میں اب ابھرنے کی خواہش اور امنگ بھی باقی نہیں رہی کیونکہ وہ اپنی زبان سے خود کہتا ہے کہ اب ہماری رہنمائی کیلئے خدا کا کوئی فرستادہ یا مامور نہیں آئے گا جو قسمت میں لکھا تھا وہ پورا ہو گیا اور ہم اس پر شاکر ہیں۔ مغربیت ہی اب ایک ایسی مشعل راہ ہے کہ جو صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتی ہے چنانچہ آجکل کے غیر احمدی مسلمان کیلئے خدا ہے تو سیاست اور مذہب ہے تو سیاست

ہندوستان کا مسلمان تو سیاست سے بھی بے بہرہ اور غلبہ وحکومت سے بھی بے نصیب ہے۔اس لئے اس کی نگاہ میں سیاسی آزادی مذہب سے مقدم ہے۔اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھلے بندوں یہ کہا جاتا ہے کہ غلام کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، پہلے آزادی حاصل کی جائے اور پھر مذہب کی تبلیغ۔ مذہب غلامی کی حالت میں اپنی اصل حالت پر قائم نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان مذہب کو حصول آزادی میں روک سمجھتے ہوئے اس سے بے تعلق ہوتے جارہے ہیں۔ صرف اور صرف اس حد تک مذہب سے اپنا رشتہ قائم رکھنے کو تیار ہیں جس حد تک وہ ان کے لئے سیاسی طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔

اسلام سے ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں جداگانہ متحدہ قومیت کی بنیاد پڑتی ہے اور سیاسی طور پر دیگر اقوام کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ حقوق اس علیحدگی سے مل سکتے ہیں۔ ورنہ جہاں تک اسلام اور شریعت پر اعتقاد اور عمل کا سوال ہے، یہ امر ان کے نزدیک مطلقاً قابل التفات نہیں۔ ان کے نزدیک ایک غلام مسلمان نہیں کہلا سکتا کیونکہ اسلام آزاد کا مذہب ہے، نہ کہ غلام کا۔ تمام تر توجہات سیاسی فوائد کے حصول پر صرف کرنے کے لئے یہ ایک ایسا حربہ استعمال کیا جارہا ہے کہ جو دہریت پھیلانے کا موجب بن رہا ہے۔ (الفضل قادیان مذکور)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: گیارھویں صدی عیسوی کی صلیبی جنگوں میں سے ایک لطیف واقعہ قابل ذکر ہے جو قادیانی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔

جب سلطان صلاح الدین مرحوم کے مقابلہ میں دول یورپ نے بالاتفاق شکست کھائی، تو پادریوں نے مشہور کیا کہ یہ فوجی گنہ گار لوگ بالغ تھے، اس لئے ان کو شکست ہوئی۔ اب ہم نابالغ بچوں کی فوج تیار کریں گے جو بے گناہ ہونے کی وجہ سے یروشلم فتح کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے دس دس بارہ بارہ سال کے بچے بھرتی کئے۔ جب ان نابالغوں کی فوج یروشلم فتح کرنے چلی تو حکم الٰہی سے ان کے جہاز غرق ہو گئے پھر تو پادری لوگ منہ تکتے ہوئے گویا یہ شعر پڑھنے لگے

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

یہی حال قادیانی وعدوں کا ہے جسے ناظرین اخبار الفضل کے مندرجہ بالا مضمون سے معلوم کر چکے ہیں۔ ہمارے مخاطب احمدی لوگ باتیں تو بہت کرنی جانتے ہیں، مگر تقویٰ و طہارت کے واسطے ایک ایک مرکزی نقطہ کافی ہے جس کی طرف قرآن مجید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے۔ ان تستفتحوا فقد جاء کم الفتح ۔ (الانفال ۱۹:)(اگرتم فتح چاہتے ہوتو تمہارے پاس فتح آ گئی)

مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے اس کے متعلق یہ بند خوب لکھا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی۔عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی۔اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑاغل یہ ہر طرف پیغام حق سے۔کہ گونج اٹھے دشت وجبل نام حق سے

(نوٹ: عبدالحق آف مغل پورہ لاہور کا جواب آئندہ پرچے میں دیا جائے گا۔ ثناءاللہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۹ ص ۳۔۵)

مباحثہ منظور ہے۔شرائط حسب ذیل ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آخری فیصلہ والا مضمون جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا وہ مئی ۱۹۰۸ء میں پورا ہوگیا۔یعنی مرزا صاحب قادیانی نے جو دعا کی تھی وہ قبول ہوگئی۔ اس زمانہ کی قادیانی تحریریں اس مطلب کو واضح کررہی ہیں مگر اس فیصلہ کے ظہور سے چونکہ قادیانی قلعہ درہم برہم ہوتا تھا، اس لئے قادیانی مشیروں نے بعد غور وفکر یہ بات بنائی کہ یہ مضمون دراصل مباہلہ ہے چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو منظور نہیں کیا تھا اسلئے مباہلہ وقوع پذیر نہیں ہوالھذا سند نہیں ہے۔

ہم نے اس کے متعلق بارہا تردیدی مضمون لکھے۔مباحثہ لدھیانہ میں بھی اس کی کافی تردید ہوئی۔مگر حسب ارشاد خداوندی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً جماعت مرزائیہ نے اپنی ضد نہیں چھوڑی۔آخرکار خاص اس مضمون پر کہ آخری فیصلہ والا مضمون کیا ہے،صرف دعا ہے یا مباہلہ ہے، ہم نے اہل حدیث مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس کو عبدالحق نامی نے (جس کو ہم نہیں جانتے کہ مولوی ہیں، یا بابو ہیں، یا کیا ہیں) مغل پورہ لاہور سے اس چیلنج کی منظوری دی۔ جو الفضل قادیان مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے اس میں بڑی دریا دلی سے مباحثہ کی منظوری دی ہے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ہم دفتر اہل حدیث امرتسر میں پہنچ جائیں گے ۔ بلکہ شرائط کا طے کرنا بھی میرے سپرد کیا ہے ۔اس لئے میں حسب منشا موصوف کے ان کو اور ان کے احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ شروط مباحثہ حسب ذیل ہوں گی

اول ۔مقدم اور ضروری بات یہ ہے کہ آپ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی نیابت میں پیش ہوں ۔ان کی نیابت اخبار الفضل میں ایک ہفتہ پہلے شائع ہو جائے ۔ کیونکہ یہ مضمون دراصل ان کے والد ماجد کا ہے ۔اس لئے وہ اس کے ذمہ دار ہیں ۔اور نیز اس میں یہ فائدہ ہے کہ آئے دن کی نزاع ختم ہو جائے گی ۔ دوم ۔گفتگو قلم بند ہوتی جائے گی ۔ بعد دستخط فریقین اور صدر مجلس کے فریق ثانی کو پرچہ دیا جائے گا ۔اس کام کے لئے سارا وقت پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں ہوگا ۔ سوم ۔مجلس کا ایک صدر ہوگا جو وقت کی پابندی اور انتظام رکھے گا ۔ چہارم ۔گفتگو بجائے دفتر اہل حدیث امرتسر کے ملحقہ مسجد میں ہوگی جہاں میں درس قرآن دیتا ہوں ۔پنجم اس گفتگو میں میں مدعی ہونگا ۔میرا دعوی ہوگا کہ یہ اشتہار دعا ہے، مباہلہ نہیں ۔ ،اس کے علاوہ اور بھی جو ضروری بات ہوگی وہ مجلس میں طے کر لی جائیگی ۔آپ نے میرے جتنے حوالے پیش کئے ہیں ان سب کا جواب دینا میرے ذمہ ہوگا ۔ امید ہے فریق ثانی اس کو جلدی طے کر لیگا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۰ ص ۴۔۵)

اخلاق مرزا

کپتان حسن محمد سیالکوٹی لکھتے ہیں : اخبار پیغام صلح لاہور ۳ جولائی ۱۹۴۶ء صفحہ ۱ پر ایک مضمون ملفوظات حضرت مرزا ، درج ہے ۔سجادہ نشینوں کی علوم قرآن سے محرومی ۔

اس مضمون کا لب لباب یہ ہے کہ جو پیر صوفی سجادہ نشین عربی نہیں جانتے وہ :

۱۔ کاذب ۔۲۔ نقص الدین ۔۳۔ منافق ۔۴۔ مکار ۔۵ مسخرہ شیطان ۔۶۔ مخذول ۔۷، مردود ہیں ۔کیونکہ وہ اپنے معشوق (اللہ) کی زبان نہیں سیکھے لہذا قرآن مجید نہیں سمجھ سکتے (آئینہ کمالات اسلام ۔ص ۲۹۸۔۲۹۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب جناب کے معشوق (اللہ) نے آپ کو الہام انگریزی سنسکرت عبرانی وغیرہ زبانوں میں کئے (نزول المسیح۔ص ۵۷)۔آپ یہ زبانیں نہیں جانتے تھے۔آپ کو بھی یہ لازم تھا کہ زبانیں سیکھتے، مگر آپ نے یہ زبانیں نہیں سیکھیں۔لہذا بقول خود کاذب منافق مکار وغیرہ ہوئے۔کیوں: یار من ترکی و من ترکی نمی دانم۔، والا معاملہ ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب عربی کافی اور خوب جانتے تھے مگر اس کے باوجود آپ نے حقیقۃ الوحی میں آیت یا عیسی انّی متو فیك و رافعك الیّ کا ترجمہ بڑے وثوق سے یہ کیا ہے: اے عیسی میں تجھے مارنے والا ہوں، پھر بعد اس کے، نیک لوگوں لوگوں کی طرح اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔، و (عاطفہ) ترجمہ اتنا لمبا یعنی، پھر بعد اس کے، بالکل غلط ہے اور جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔

و عاطفہ کا اردو ترجمہ صرف اور ہے اور کچھ نہیں۔میرے خیال میں پیر صاحبان ان پڑھ اتنے خطرناک نہیں ہیں اور نہ ہی اتنے گنہ گار جتنے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔آپ نے عربی جانتے ہوئے واو کو ف یا ثم بنا دیا جو کہ دیانت کے خلاف ہے۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء جلد ۴۳ نمبر ۳۰ ص ۵)

وید، مرزا، اور آریہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: الفضل ۲۷ جون ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا تھا کہ اگر وید دنیا کی نظروں سے مخفی ہیں تو پھر آریہ سماجی ان کی اشاعت کیا کرتے ہیں۔،

اس کا جواب اہل حدیث ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء میں لکھا گیا تھا کہ وید اگر دنیا میں ناپید ہیں تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب پیغام صلح میں ان کی تصدیق کیوں کی ہے۔جو چیز دنیا میں او جھل ہو، اس کا علم مرزا صاحب کو کیسے ہوا۔اور خاص کر ان کے الہامی ہونے کی تصدیق انہوں نے کیوں کی۔کیونکہ تصدیق علم کا وہ درجہ ہے جس کی بابت اہل منطق کا قول ہے العلم ان کان اذ عاناً للنسبة فتصدیق ۔مانا کہ مرزا علوم آلیہ منطق وغیرہ میں ماہر نہ تھے، لیکن قادیان کا تو دعوی ہے کہ آج مجھ میں بڑے بڑے علماء اور بڑے بڑے فضلاء موجود ہیں ام تامرھم احلامھم بھذا ام ھم قوم طاغون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الطور:۳۲)۔کیا انکی عقل ان کو یہی فتویٰ دیتی ہے یا وہ دانستہ جہالت کرتے ہیں یوں تو ہم قادیانیوں کی روش کے قائل ہیں کہ وہ اپنے ناظرین کو خوب قابو میں رکھتے ہیں۔... انہوں نے تو پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ کچھ بھی ہو مرزا غلام احمد کی ہر بات کو سیدھا ہی کرتے جائیں گے۔ شیخ سعدی مرحوم نے کسی مکتب کے میاں جی کا قصہ لکھا ہے کہ وہ لڑکوں کی تختی کی اصلاح کیا کرتے تھے، مگر ایک لڑکے سے ان کو محبت تھی اس کی اصلاح نہیں کرتے تھے۔ ایک دن لڑکے نے کہا میاں جی! میری غلطیوں کی اصلاح کیوں نہیں کرتے۔ میاں جی نے کہا تمہارا کوئی حرف مجھے غلط نظر نہیں آتا۔

یہ محبت کا تقاضا ہے اس کو عربی میں مثال کے طور پر کہتے ہیں حبك الشیء یعمی و یصم۔ مولانا حالی نے ایک شعر میں اس کو یوں ادا کیا ہے

نہیں اس محبت سے کچھ تم کو بہرا۔ کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرا

لیکن اس قسم کی محبت اور عقیدت خدا کے ہاں کام نہیں آتی ورنہ یہ محبت تو بت پرستوں اور قبر پرستوں میں بھی پائی جاتی ہے، خود قادیانی مسیح کے حواری ہیں، ان میں تو سچائی کا ثبوت وہی ہونا چاہیے جو اصل حواریوں میں تھا لیکن ہم اس کے برعکس پاتے ہیں۔

ناظرین پرچہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء کو سامنے رکھ لیں اور اخبار الفضل قادیان کا جواب بھی سامنے رکھ لیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد نے ویدوں کی تصدیق کی ہے اور تصدیق بغیر علم کے نہیں ہوتی۔ الفضل ہم سے پوچھتا ہے کہ: تم خود انجیل اور توریت کی تصدیق کرتے ہو مگر اصل توریت اور انجیل کہاں ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۸ جولائی)۔ اس کا جواب یہ ہے۔ سنیئے اور غور سے سنیئے۔

اصل توریت جس کی تصدیق قرآن مجید نے کی ہے اسکے متعلق الفاظ یہ ہیں و کتبنا له فی الالواح من کل شیء موعظة و تفصیلاً لکل شیء۔ (الاعراف:۱۴۵) یعنی ہم نے موسیٰ کو الواح میں احکام لکھ دیئے تھے۔، اس کا ثبوت مروجہ بائبل کے باب استثنا اور خروج میں ملتا ہے۔ آپ کو نہ ملے تو دفتر اہل حدیث امرتسر میں آکر دیکھ جایئے۔ قادیانی متکلمو! ہمارا سوال سنو۔ قرآن اہل کتاب کو للکار کر کہتا ہے قل فأتوا بالتوراة فاتلوها۔ (آل عمران:۹۳) (اگر تم سچے ہو، تو توراۃ لاؤ اور میرے سامنے پڑھو)

اگر توراۃ ایسی مفقود ہوتی جیسے تمہارے نزدیک وید ہیں، تو یہ کیوں کہا جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اہل کتاب ایسا کیوں نہ کہتے کہ معدوم کتاب کا مطالبہ کیوں کرتے ہو حقیقت یہ ہے جہ تورات اور انجیل موجود تھیں اور اب بھی ہیں مگر مروجہ تورات انجیل کے ضمن میں ہے الگ مستقل نہیں پھر قادیانیوں کا یہ کہنا کہ وید بھی اسی طرح معدوم ہیں جس طرح تورات انجیل تھی۔شاید قادیانی علم کلام صحیح ہو کیونکہ قادیان کا اصول ہے:

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے۔ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

اس سے بھی بڑھ کر الفضل نے قدم مارا ہے جو مرزا کے ایمان بالوید کی تشریح میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے ویدوں کو اس لئے الہامی مانا ہے کہ ویدوں کی ہندوؤں میں قبولیت ہے اور یہ ان کی سچائی کی نشانی ہے۔اگر یہ صحیح ہے تو مرزا قادیانی نے اس میں سوامی دیانند کا اتباع کیا ہے جو ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں لکھتے ہیں:

جس دھرم کو کروڑوں آدمی مانتے ہیں اس کو جھوٹا کہنا خود جھوٹا بننا ہے۔

اچھا ہوا مرزا صاحب قادیانی اور سوامی جی دونوں اس اصول پر متفق ہو گئے اس پر پبلک کو یہ کہنے کا موقع دیا

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مختصر یہ کہ کسی کتاب کو صحیح ماننا اس کے علم پر مبنی ہے اور بغیر علم کے تصدیق کرنا بے خبروں اور جاہلوں کا کام ہے جو مرزا صاحب کی بابت ہم گمان نہیں کر سکتے کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی اس شان کے آدمی ہیں جو آپ فرما گئے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

براہین احمدیہ کی ابتداء اور انتہاء بحکم خدا ہے؟

جناب شفا مبارک پوری اعظمی لکھتے ہیں: مرزا قادیانی براہین احمدیہ جلد پنجم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں: پہلے پچاس حصہ لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۰ حصے لکھنے کا ارادہ مرزا صاحب کی اپنی مرضی و اختیار سے تھا اور اپنی مرضی و اختیار سے ۵۰ کی بجائے ۵ پر اکتفا کیا اور جو چاہا لکھا۔ غرض مرزا صاحب نے یہ سب کام بارادہ و باختیار خود بلا الہام و بغیر غیبی القاء کے کیا مگر اس کے برخلاف آپ کی ایک اور تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین کی تصنیف اور انتہاء خدائے تعالی کے قبضہ اختیار میں تھی مرزا صاحب کو بہ مرضی خود لکھنے اور ختم کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا چنانچہ مرزا قادیانی، براہین ہی میں لکھتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ یہ کتاب کہاں اور کب ختم ہوگی اس کے ظاہر و باطن کا متولی خدا ہے جو باتیں مجھے سمجھاوے گا لکھوں گا جہاں ختم کردے گا بند ہو جائے گی۔

ناظرین کرام! دونوں عبارتوں کو ملحوظ رکھ کر دو باتوں پر غور کریں۔۱۔ یہ کہ مرزا صاحب نے براہین کو اپنی مرضی اور اختیار سے ختم کیا یا اذن خدا سے؟ ہماری تحقیق بنا بر تصریح مرزا قادیانی یہ ہے کہ انہوں نے براہین کو اپنی مرضی واختیار سے ۵۰ کی بجائے ۵ ہی پر ختم کر دیا۔۲۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں، اس کا ظاہر باطن متولی خدا ہے جو باتیں مجھے سمجھاوے گا لکھوں گا۔ میں کہتا ہوں براہین فن تصنیف اصول مناظرہ و علم معقول و منقول کی رو سے بہت سے نقائص و عیوب ہیں۔ (ملاحظہ ہو رسالہ ناقابل مصنف مرزا مصنفہ حضرت مولانا ثناءاللہ) لہذا ان نقائص و عیوب کو دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین الہام الٰہی کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ مرزا غلام احمد کو قابل مصنف و سلطان القلم کہا جا سکتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں: براہین احمدیہ کو مصنف کے دعوی کی روشنی میں دیکھا جائے تو ساری بحث ختم ہو جاتی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد نے براہین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے مکمل شائع ہونے کے بعد تمام مذہبی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔، مذہبی جھگڑے آئے دن بڑھتے اور ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ منطقی طریق پر قیاس استثنائی بنایا جائے تو مطلع بالکل صاف۔ ہے حماسہ میں ایک شعر قیاس استثنائی کی شکل میں یوں ہے

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی
بنو لقیطة من زحل ابن شیبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اونٹوں کا عدم سرقہ قبیلہ مازن سے ہونے کو مستلزم بتایا ہے لیکن سرقہ چونکہ ہو گیا، اس سے ثابت ہوا کہ شاعر مازن قبیلہ سے نہیں ہے ورنہ اونٹ نہ چرائے جاتے۔ ٹھیک اسی طرح براہین احمدیہ کے متعلق قیاس استثنائی یوں بنے گا:

لو تم و شاع لن تقع الجدال

لا کن الجدال مو جود فلم یتم الکتاب

جامعہ احمدیہ قادیان کے استادو اور پروفیسرو! علم میزان میں کچھ دخل رکھتے ہو، تو ہمارے قیاس کا جواب دو۔ مگر یہ سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۲ ص ۶)

مرزا صاحب کا ایک مکتوب

(از اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ماہ جنوری ۱۹۰۳ء میں میں مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر چند احباب کے ساتھ قادیان گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی میں مجھ کو دعوت دی تھی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی ۱۵۰ پیش گوئیوں کو جھوٹا ثابت کروں تو وہ فی پیش گوئی سو روپیہ انعام مجھ کو دیں گے۔

میں نے جا کر اطلاع دی تو مرزا صاحب قادیانی نے مجھے لکھا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا۔ یہ خط قادیانی اخباروں نے متبرک سمجھ کر درج کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ (الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۳)

مرزا صاحب کا کوئی مرید کتاب انجام آتھم سے یہ وعدہ دکھا دے تو میں لدھیانہ میں تین سو روپیہ وصول کیا ہوا، واپس دے دونگا۔ اگر نہ دکھائیں (ہرگز نہیں دکھا سکیں گے) تو الفضل کا اڈیٹر اتنا ہی لکھ دے کہ حضرت صاحب نے آمدہ مصیبت کو ٹالنے کیلئے یہ لکھ دیا تھا، ورنہ آپ کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ تھی بلکہ سہو کلام تھا۔ اگر الفضل ایسا لکھ دیگا تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم بھی تسلیم کر کے یوں کہیں گے: انت جمیل الو جه مستحسن الکذ ب
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۳ ص ۶)

خلیفہ قادیان اور نیکی کا معیار

جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا لکھتے ہیں:

۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء کا فرمودہ خطبہ نکلا تھا جس میں خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے یہ بھی بتلا گئے ہیں کہ اصلی نیکی کون سی ہے اور اس کا معیار کیا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے: جو بات بے ساختگی میں ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے۔۔ میں خلیفہ جی سے پوچھتا ہوں کہ، جو بات، سے ان کی مراد کیا ہے؟ یعنی، عام بات، یا، خاص بات۔، اگر عام بات یا عام فعل مراد ہے تو بتلائیں اگر خلیفہ جی کو دیکھ کر کسی شخص کے منہ سے بے ساختگی میں آپ ہی آپ گالی نکل جائے تو یہ اصلی نیکی ہوگی؟ یا کوئی شخص بے ساختگی میں آپ کو سجدہ کرنے کیلئے آپ کے پیروں پر گر جائے، تو یہ بھی اصلی نیکی ہوگی؟ اگر کسی کو بیساختہ آپ ہی آپ پیشاب ہو جائے، تو کیا یہ بھی اصلی نیکی ہوگی؟

اگر آپ کی مراد، جو بات، سے کوئی خاص بات یا خاص فعل ہے یعنی اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کی بات یا فعل جو بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے تو اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بدی کی بات یا فعل جو بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہ اصلی بدی ہے کیونکہ جب آپ کہتے ہیں کہ ، جو (نیکی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے ، وہی اصلی نیکی ہے،۔ تو آپ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص نیکی کرتے کرتے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ نیکی کرنا اس کی عادت سی ہو جاتی ہے ۔ اور بلا ارادہ اس سے خود بخود نیکی سرزد ہونے لگتی ہے تو چونکہ یہ نیکی کرنے کی آخری اسٹیج ہے اسلئے یہی اصلی نیکی ہے۔ پس جس طرح کسی شخص سے بلا ارادہ خود بخود نیکی سرزد ہونے لگتی ہے، تو اس شخص کو قابل تعریف اور اسکی اس نیکی کو اصلی نیکی اس بنا پر گردانتے ہیں کہ اس کی قلبی حالت ، نیکی کرتے کرتے یا کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ایسی ہوگئی ہے کہ اب نیکیاں اس سے خود بخود سرزد ہورہی ہیں ۔ اسی طرح یہ بھی درست ہوا کہ اگر کسی شخص سے بدی خود بخود بلا ارادہ بے ساختگی کے عام میں سرزد ہونے لگے تو وہ شخص اس وجہ سے قابل ملامت اور اس کی بدی اس بنا پر اصلی بدی ہے کہ بدی کرتے کرتے یا کسی وجہ سے اس کی ، قلبی حالت ، ایسی ہوگئی ہے جو بدی کرنے کی آخری اسٹیج ہوگی ۔ پس اگر آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ ، جو (نیکی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے ، تو یہ بھی درست ہوا کہ ، جو (بدی) کی بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی بدی ہے ۔

اب آیئے ذرا قاضی امیر حسین کے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں بقول آپ کے:

قاضی امیر حسین مرحوم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ایک مخلص صحابی تھے ۔احمدی ہونے سے پہلے وہ کٹر وہابی تھے (غلط ہے ۔انجمن اسلامیہ امرتسر کے مدرسہ میں مدرس تھے اور پکے حنفی تھے ۔ثناء اللہ) ۔حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست کھڑے ہو جاتے تھے ۔قاضی صاحب مرحوم کا خیال تھا کہ یہ جائز نہیں بلکہ شرک ہے ...میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو وہ معاً کھڑے ہو گئے ۔ میں نے کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے ۔اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں ۔رکا نہیں جاتا اس وقت بغیر رکے کھڑا ہو جاتا ہوں میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپکے تمام اعتراضات کا ۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بے شک شرک ہے مگر جب آدمی بے تاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں ۔ (الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۴)

ہم ابھی پہلے بتلا آئے ہیں کہ آپ کے خیال کے مطابق جو (بدی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی بدی ہے ۔پس اس اصول کے پیش نظر اگر بناوٹ سے یا قصداً کھڑا ہونا شرک تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے تو بیتاب ہو کر کھڑا ہو جانا یا دوسرے الفاظ میں اس شرک کا بے ساختگی میں آپ ہی آپ قاضی صاحب سے سرزد ہو جانا اصلی بدی یا شرک ہے یا نہیں ؟ پھر آپ نے کیسے کہہ دیا کہ یہ شرک نہیں ؟ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کی یہ عادت مرزا صاحب کے وقت ہی سے مجبوراً پڑ چکی ہوگی ۔اس لئے بقول اکبر الہ آبادی وہ مجبور تھے :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عادت جو پڑی ہے مدت کی وہ دور بھلا کب ہوتی ہے
رکھی ہے چنونی پاکٹ میں پتلون کے نیچے دھوتی ہے

سبحان اللہ! خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے نیکی و بدی کا کیسا اعلیٰ معیار بتلایا ہے کہ خود انہیں کا فیصلہ اس معیار پر جانچنے سے غلط ثابت ہو جاتا ہے

بہت شور سنے تھے سینے میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے بجائے خود صحیح ہے مگر قادیانیوں کا اصول کچھ اور ہے وہ اصول وہی ہے جو حافظ شیرازی نے بتایا ہے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

یعنی جو کچھ مرزا غلام احمد اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کہہ دیں وہی صحیح ہے اس کے خلاف غلط۔ کیونکہ یہ مقولہ بالکل صحیح ہے: پیر من خس است اعتقاد من بس است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۳ ص ۶۔۷)

افریقہ میں اشاعت احمدیت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے کسی گذشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ قادیانی مبلغ افریقہ وغیرہ ممالک بعیدہ میں جا کر مرزا غلام احمد صاحب کی اصلی باتیں چھپاتے ہیں۔ اوپر اوپر کی باتیں کرتے ہیں۔ اسکے جواب میں الفضل ۱۰۔ اگست ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے کہ مولوی ثناء اللہ غلط کہتا ہے۔ ہم سب اصل حالات بیان کرتے ہیں۔ اسلئے ہم ان سے چند واقعات کی بابت دریافت کرتے ہیں ایمان سے (ان کانوا مؤمنین) جواب دیں۔

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب نے جو انجام آتھم میں لکھا تھا میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو ایسا اور ایسا ہوگا گویا خدا آسمان سے اتر آئے گا وہ مصلح موعود ہوگا۔ جب لڑکا پیدا ہوا تو اشتہار بھی دے دیا کہ مصلح موعود پیدا ہوگیا۔ آخر وہ چند ماہ کی عمر پاکر مر گیا جس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی سعد اللہ مرحوم نے لکھا تھا:

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا۔ تیرا اعزاز اور اکرام مرزا

کیا یہ واقعہ وہاں لوگوں کو بتایا کرتے ہو۔

۲۔ مرزا غلام احمد نے کہا کہ فلاں عورت سے آسمان پر میرا نکاح ہو چکا ہے وہ ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ نہ آئے تو میں جھوٹا ٹھیروں گا۔ کیا وہ ان کے نکاح میں آ گئی؟ کیا تم یہ بھی بتایا کرتے ہو۔ ۳۔ مرزا غلام احمد نے کہا تھا کہ اس عورت کا نکاح جس روز ہوگا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اس کا خاوند مر جائے گا جس کی انتہائی مدت ۱۸۹۴ء تھی مگر وہ آج تک زندہ ہے۔ کیا یہ واقعہ بھی لوگوں کو بتایا کرتے ہو؟ ۴۔ پنڈت لیکھ رام کی بابت جو پیش گوئی کی تھی وہ پوری طرح جھوٹی نکلی۔ کیا یہ بھی بیان کرتے ہو؟ ۵۔ آتھم عیسائی مناظر کی بابت کو پیش گوئی کی تھی کہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر کر جہنم میں داخل ہوگا، کیا ایسا ہوا؟ یہ بھی وہاں بیان کرتے ہو؟ ۶ اسی طرح اور کئی ایک واقعات ہیں سب سے آخر وہ واقعہ ہے جو مرزا غلام احمد نے آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا جس کا مضمون یہ دعا تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے اور سچا آج تک زندہ ہے اور یہ سطور لکھ رہا ہے۔

کیا افریقہ میں یہ واقعہ بھی پورا بیان کیا کرتے ہو۔ اگر کرتے ہو تو وہ اشتہار یا رسالہ ہمیں بھیج دو۔ اگر نہیں کرتے تو ہمیں اجازت دو کہ ہم تمہارے حق میں یہ آیت پڑھیں: تبدونها و تخفون کثیراً۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اگست ۱۹۴۶ء ص ۴۔۵)

قادیانی علم کلام

ہر چہ گیرد علتی علت شود — کفر گیرد کاملے ملت شود

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد نے جو علم کلام ایجاد کیا، قادیانی مصنف سچ کہتے ہیں کہ وہ نہ تو اشاعرہ کے اصول پر ہے اور نہ ماتریدیہ کے۔ اسلئے مرزا صاحب قادیانی کی باتوں کو ان متکلمین کے اصولوں پر نہیں جانچنا چاہیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ان کا علم کلام بالکل جدا تھا جو اس شعر کا مصداق ہے

نہ پیروی ءِ قیس نہ فرہاد کریں گے۔ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

وہ اس ایجاد میں یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ قرآنی نصوص کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔مثلاً مسیح جو قرآن کی ہدایت کے ماتحت و جیهاً فی الد نیا و ا لآ خرۃ ۔ اور کلمۃ القا ھا الی مر یم ،اور رسو لاً الی بنی اسرا ئیل وغیرہ صفات سے موصوف ہیں ان کے حق میں مرزا صاحب نے یہ الفاظ لکھے ہیں: مسیح کھاؤ پیو، نہ عابد، نہ زاہد، بلکہ متکبر۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳) چونکہ یہ طریقہ شعر مذکورہ بالا کے مصرع دوم کے ماتحت آتا ہے اس لئے خلیفہ قادیان نے خطبہ جمعہ میں اپنے نبی والد بزرگوار کے تتبع میں یہ کہہ دیا: جب بھی کوئی رسول اللہ ﷺ کی عزت پر حملہ کرے گا تو ہم سو دفعہ ان کے موسیٰ وعیسیٰ کی عزت پر حملہ کریں گے (الفضل ۱۴۔اگست ۱۹۴۶ء ص ۳)

ناظرین! یہ ہے قادیانی علم کلام جس کا خلاصہ یہ ہے

محتسب خم شکست و من سر او

السّن بالسّن و الجروح قصاص

کوئی ان سے پوچھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا موسیٰ عیسیٰ الگ الگ ہیں، تو جواب میں کہتے ہیں: ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہودی جس موسیٰ کو پیش کرتے ہیں وہ قرآن کریم کا موسیٰ نہیں کیونکہ اس نے تو خود رسول اللہ ﷺ کے آنیکی پیش گوئیاں کیں اور اپنے متبعین کو آپ پر ایمان لانے کی تاکید کی۔اس طرح عیسائیوں کے عیسیٰ وہ عیسیٰ نہیں جنہیں قرآن کریم نے پیش کیا کیونکہ انہوں نے خود رسول کریم ﷺ کے آنے کی پیش گوئیاں کیں اور اپنے متبعین کو ماننے کی تاکید کی۔ (الفضل ۱۴۔اگست ۱۹۴۶ء ص ۳)

حالانکہ قرآن نے ان دونوں بزرگوں کی شخصیت کو محترم قرار دے کر مسلمانوں کو ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور ان کے خاندان کا ذکر برابر ایک ہی طور سے آیا ہے مسیحؑ کی شخصیت واحدہ کو سامنے رکھ کر کیسے صاف لفظوں میں ارشاد ہے ان ھو ا لّا عبد انعمنا علیه (الزخرف:۵۹) وہ ہمارا بندہ تھا ہم نے اس پر انعام کیا)۔اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے نزدیک ان حضرات کی شخصیت وہی ہے جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ہے۔اگر نہ ہوتی تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معارضہ بالمثل نہ کیا جاتا۔ علاوہ اس کے ان دونوں یعنی باپ بیٹے کا مسیح کے حق میں زبان درازی کرنا دوسری آیت کے صریح خلاف ہے جس میں ارشاد ہے لا تسبّوا الذ ین ید عو ن من دو ن الله ۔ (الا نعا م:۱۰۸)یعنی جن لوگوں کو مشرک پکارتے ہیں تم مسلمان ان کو برا بھلا نہ کہا کرو۔ ورنہ وہ تمہارے سچے معبود کو برا بھلا کہیں گے۔ کیسا صاف ارشاد ہے۔ یہی مضمون اس حدث کا ہے جس میں ذکر ہے کہ جو شخص دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دے وہ گویا اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے ایک پرانی مثال: طالب علمی کے زمانہ میں ہم سنا کرتے تھے کہ دو سگے بھائی کچھ منطق پڑھ گئے تھے۔ اتفاقاً ایک روز ان کی باہم سخت کلامی ہوتے ہوتے گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی۔ ایک دوسرے کی ماں کو گالیاں دینے لگے۔ کسی ثالث بالخیر نے کہا: ارے نادانو! تمہاری ماں تو ایک ہے۔،دونوں ذہین طالب علموں نے کہا یہاں حیثیت مقیدہ مختلف ہے۔ اس حیثیت سے کہ اس کی ماں ہے، دوسرا کہے کہ اس حیثیت سے کہ اس کی ماں ہے۔ علم حکمت کا مسئلہ ہے لو لا ا لاعتبا را ت لبطلة الحکمة قادیانی ممبرو! کیا مسیح موعود اور مصلح موعود کیلئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ چاہیے۔ کس قدر غضب ہے اپنی نفسانیت کے ماتحت بدزبانی کریں اور نام رکھیں غیرتِ اسلامی۔ (اہل حدیث ۳۰۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۵ ص ۵۔۶)

قادیانی لاہوری اورامرتسری التثلیث حق

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: جماعت احمدیہ کی دو پارٹیاں مشہور ہیں ،قادیانی اور لاہوری۔ ان دونوں جماعتوں میں اخباری چھیڑ چھاڑ کے علاوہ بحث مباحثہ بلکہ مباہلہ کی دعوتیں بھی ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ آخری مضمون اس خصوص میں مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری کے قلم سے نکلا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: میں جماعت قادیانی کے پیشوا سے مباحثہ کے لئے تیار ہوں۔

دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ غلام احمد ملہم ربانی اور مسیح موعود تھے۔ اختلاف اس میں ہے کہ نبی تھے، یانہیں۔ اس مضمون پر تحریری مذاکرہ کرتے ہوئے قریباً تیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال گذر چکے ہیں ۔نہ مباحثہ ہوتا ہے، نہ فیصلہ۔اس لئے ہم دونوں فریقوں کو بارہا مشورہ دے چکے ہیں کہ آپ سردست اپنا جھگڑا چھوڑ کر ہماری طرف متوجہ ہوں ۔
یعنی دونوں برادرمل کر ہمارے سامنے آئیں اورمرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ کے مضمون پر ہم سے بحث کریں ۔ ہم اس بارے میں ایک مثال بھی دے چکے ہیں، اسے اب بھی پیش کرتے ہیں: شیعہ سنی دونوں مباحثے پر تلے بیٹھے ہیں۔ مضمون بحث خلافت شیخین ہے۔ ایک آریہ یا عیسائی آکر کہے تم کس بات پر جھگڑ رہے ہو، پہلے ہمارے ساتھ نبوت محمدیہ پر تو بحث کرلو ۔خلافت تو نبوت کی فرع ہے ۔ بتایئے اگر فریقین شیعہ سنی میں کچھ ایمانی غیرت ہو، تو اس غیر مسلم کی طرف توجہ کریں گے یا اپنا جھگڑا مقدم رکھیں گے ۔ پس اس مثال کو ملحوظ رکھ کر دونوں فریق ہم سے گفتگو کریں۔مضمون بحث یہ ہوگا کہ مرزا اپنی اس دعا کے مطابق کون تھے؟ صادق یا غیر؟ شرائط مباحثہ وہی ہوں گے جو مرزا غلام احمد اورڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے مابین ۱۸۹۳ء میں تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ہر دو اصناف غور کرکے ہمیں جواب دیں کہ یہ سوال معقول ہے یا غیر معقول ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۹ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۶ ص ۵)

قادیانی علماء سے ایک سوال

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں ارشاد ہے: و ما علّمناه الشّعر و ما ینبغی له ان هو الا ذکر و قرآن مبین (یس:۶۹)۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (جن کو مرزا قادیانی بھی مجدد مانتے ہیں) اس کے ترجمہ میں ارقام فرماتے ہیں:

نیاموختیم ایں پیغمبر را شعر و لائق نیست اورا نیست ایں مگر پند و قرآن آشکارا

اور شاہ رفیع الدین فرماتے ہیں: اور نہیں سکھایا ہم نے اس نبی کو شعر اور نہیں لائق واسطے اس کے، نہیں وہ مگر نصیحت اور کتاب روشن ۔ (فتح الرحمٰن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کا صریح مفاد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فن شعر گوئی نہیں سکھایا اور وہ اللہ کے نزدیک حضور ﷺ کیلئے مناسب بھی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود انتہائی فصاحت و بلاغت کے آپ سے کبھی ایک شعر کہنا بھی ثابت نہیں۔ بلکہ جب کبھی آپ نے کسی شاعر کا شعر پڑھنا بھی چاہا، تو اس طرح پڑھا گیا کہ اس کی شعریت ختم ہوگئی۔ ایک دوسرے موقع پر نبی ﷺ عباس بن مرداس کا ایک شعر پڑھنے لگے جو آپ سے غیر موزوں پڑھا گیا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا بابی انت و امی یا رسول اللہ ما انت بشاعر و لا راویہ و لا ینبغی لك (اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، نہ آپ خود شاعر ہیں، نہ شعر کے راوی، اور نہ آپ کے لئے یہ سزاوار ہے)۔ (در منثور۔ص ۳۳۴)۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی طبع مبارک کو شعر و شاعری سے بہت زیادہ بعد تھا اور حکمت الٰہی میں وہ حضور کے شایان شان بھی نہ تھا۔

اب ہم اس معیار پر مرزا قادیانی کو جانچیں تو بالکل فیل پاتے ہیں۔ آپ کا عربی فارسی اردو پنجابی شاعر ہونا آپ کے قصائد و تالیفات سے روشن اور ظاہر ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں بروز اور عکس محمد، بلکہ عین محمد ہوں۔ مجھے منہاج نبوت پر پرکھو۔ (تریاق القلوب۔ص ۳، ۱۰۱)۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا قادیانی کو شعر و شاعری سے کوئی رغبت اور انس نہ ہوتا جیسا کہ حضور نبی ﷺ کو نہ تھا۔ مگر آہ! مرزا صاحب کی شاعری نے ان کو اس دعویٰ میں بھی ناحق پر ثابت کر دیا۔ و لنعم ما قیل

رسول قادیانی کی رسالت بطالت ہے جہالت ہے ضلالت

قادیانی دوست اس کے جواب میں اگر کچھ لکھیں تو مہربانی کر کے الفضل کا وہ پرچہ مجھے بھی ارسال فرمائیں تاکہ تفصیل سے گفتگو ہو کر مسئلہ صاف اور مبرھن ہو جائے۔ و اللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۷ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب اور فلسفہ

کپتان ڈاکٹر محمد حسن پنشنر سیالکوٹی لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:
نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۴۷ طبع دوم۔ص ۲۰)

وہی مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں: وہ پسر موعود (مبارک احمد) میری صلب میں متحرک ہوا اور اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا، میرے اور تمہارے درمیان ایک دن کا فاصلہ ہے۔ یعنی ایک سال کا۔ میں جلد آؤں گا۔ (انجام آتھم۔ص ۱۸۳)

یہی موعود لڑکا (مبارک احمد) دو دفعہ ماں کے پیٹ میں بولا اور بھائیوں مخاطب کر کے کہا کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کا فاصلہ ہے۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔

(تریاق القلوب۔طبع اول۔ص ۴۰)

مرزا صاحب قادیانی نے فلسفہ کی آڑ لے کر حضرت عیسیٰ کو آسمان پر نہیں جانے دیا مگر اپنے لڑکے سے نہیں پوچھا میاں تم صلب میں اور ماں کے پیٹ میں کیسے بول رہے ہو کیونکہ یہاں بھی فلسفہ مانع ہے۔

مرزا صاحب حکیم تھے، طب کی کتب پڑھی ہوں گی۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ آپ کا لڑکا اگر کوشش بھی کرتا تو بھی ماں کے پیٹ میں بول نہیں سکتا تھا کیونکہ بچہ کے اردگرد پانی سا مادہ ہوتا ہے جو بولنے میں مانع ہوتا ہے۔ جیسے کوئی پانی میں ڈبکی لگا کر بولنے کی کوشش کرے تو بول نہیں سکتا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتب میں ایسے بہت سے متضاد مضامین ہیں۔ اگلی دفعہ ان شاء اللہ اس سے بھی عجیب تر متضاد بتایا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۷ ص ۴)

ابوالکلام اور مرزا

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: آج تک علماء ہندوستان باری باری جماعت مرزائیہ کی زد میں آتے رہے ہیں کبھی منفرداً کبھی مجتمعاً۔ انفرادی صورت تو یہ تھی کہ نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے لے کر ان کو شرف بخشا جاتا رہا۔ ان میں بفضلہٖ تعالیٰ میرا نمبر اول ہے۔ بقول

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

اجتماعی صورت یہ تھی کہ جب کبھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علماء پر خفا ہوتے تو ارشاد فرماتے: او بد ذات فرقہ مولویاں۔ (انجام آتھم)

مگر مولانا ابوالکلام آج تک اس شرف سے بے نصیب تھے۔ آخر ان کو بھی خدا نے اس شرف کا کچھ حصہ دیا اب وہ یہ کہنے کے مستحق ہو گئے

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

مولانا موصوف کے حق میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو ایک خواب آیا ہے جو ایسا ہی پر معنی ہے جیسے پر معنی ان کے والد ماجد کے الہام ہوا کرتے تھے۔ مثلاً

تخرج الصّدور الی القبور بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جائیں گے۔

یہ الہام ایسا صحیح ہے کہ اس کے ماتحت خود مرزا قادیانی بھی تشریف لے گئے۔ اب سنیئے! خلیفہ صاحب کا خواب جو مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق ہے اسکے الفاظ یہ ہیں:

ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق مجھے بتایا کہ قریب عرصہ میں ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔ میں نے اس رؤیا کی تعبیر یہ بتائی تھی کہ انسانی زندگی میں دو ہی واقعات عظیم الشان ہوتے ہیں، یا تو اس کا مرجانا اور یا جس کام میں وہ مشغول ہو اس میں اسے کسی عظیم الشان کا موقع مل جانا۔ پس میں نے کہا تھا کہ یا تو ان کی موت کی طرف اشارہ ہے یا آزاد ہو جانے اور کسی بڑے کام کا موقع پانے کی طرف۔ (الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء)

ناظرین کیسا صحیح خواب ہے کہ کوئی بھی اس کو جھوٹا نہیں کر سکتا یا کر سکتا کہ ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔ خاص کر اس کی تعبیر جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے کی ہے وہ بہت ہی لطف انگیز ہے۔

خدا جانے یہ لوگ اپنے نبی مرسل کرشن وغیرہ وغیرہ بالقابہ کے اقوال سے ایسے بے خبر کیوں ہو گئے ہیں جیسے برہمن، لحم البقر کے بھاؤ سے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کے الہامات اور پیش گوئیوں پر پھبتی اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بھی کوئی الہام ہے کہ زلزلے آئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، موتیں ہوں گی ۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے ۔

مسیح کے الہاموں کے حق میں ہوتے رہنا کا لفظ موزوں سمجھا گیا لیکن اگر کوئی خلیفہ قادیان کے رؤیا پر ایسا کہہ دے تو کیوں ناموزوں ہوگا ۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق جو خواب خلیفہ قادیان نے سنایا ہے مندرجہ ذیل شعر اس سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے جو کسی مرید نے اپنے پیر کے حق میں کہا ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب ۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۴)

قادیان میں اونٹوں کی مانگ

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: خدا کی شان ابھی کل کا واقعہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کتاب اعجاز احمدی میں لکھا تھا کہ مسیح کے آنے کا زمانہ وہ ہے جب اونٹ سواری کرنے سے چھوڑ دیئے جائیں گے ۔ جو ابھی تک پورا نہیں ہوا کیونکہ اونٹ ابھی تک اپنے مواقع پر برابر چلتے ہیں ۔ لطف یہ ہے کہ قادیانی اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء میں مرزا صاحب کا صاحب زادہ خود اعلان کرتا ہے کہ: جن احباب کے پاس عمدہ اونٹنیاں یا اونٹ سواری کے کام کے قابل ہوں وہ مہربانی کر کے خاکسار کو بواپسی اطلاع دیں ۔ ضرورت ہے ۔ خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان (الفضل ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۲) ۔ قادیانی ممبرو! بیٹا اپنے باپ مسیح موعود کے خلاف اعلان کرتا ہے اور تم خاموشی سے سنتے ہو: ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا ۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۴ ۔ ۵)

عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا مصلوب ہوا؟

یہ (ثنائی مضمون ردّ عیسائیت میں ہے ۔ لیکن ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء کے شمارے میں مولانا کا ایک مضمون رد قادیانیت پر ہے جس میں اس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے، اس لئے نقل کیا جاتا ہے ۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: عام طور پر عیسائی اور دوسرے لوگ یہی بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ حضرت مسیح، الوہیت میں خدا کے برابر ہیں ۔ چنانچہ مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ جو عیسائیوں کی نماز کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب میں درج ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔ باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔ اس عقیدے کی بنا پر ہم نے کتاب اسلام اور مسیحیت، میں لکھا تھا کہ بقول مسیحان مسیح جب مصلوب ہوئے، اس وقت بھی چونکہ الوہیت سے متصف تھے اس لئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ مسیحیوں کا خدا مصلوب ہوگیا۔ پادری برکت اللہ صاحب نے ہمارے اس کلام پر بڑی سختہ سے نکتہ چینی کی ہے۔ کہیں ہم کو مرزا صاحب قادیانی کا متبع بتایا ہے۔ کہیں ہم کو مرزا صاحب کی طرح جاہل بتایا ہے۔ کہیں ہم کو بے سمجھ کہہ کر جی خوش کیا ہے۔ اس ساری سخت کلامی کے جواب میں ہماری طرف سے یہ شعر نذر ہے:

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

پادری صاحب لکھتے ہیں: اتھاناسیس کا عقیدہ ہو یا کسی اور کا یہ سب مسیحی بدعتی جماعتوں کے عقیدے ہیں۔ قرآن شریف نے انہی بدعتیوں کے عقائد مسیحیوں کی طرف لگا دیئے۔ انجیل ان عقاید بدعیہ کی شہادت نہیں دیتی۔ یہ کہہ کر کہ آپ کا صحیح مذہب یہ بتاتے ہیں: میں خدا قادر مطلق باپ پر ایمان رکھتا ہوں ...اور یسوع مسیح پر جو اس کا ابن وحید اور ہمارا خداوند ہے وہ مجسم ہوا، اور انسان بنا۔ مصلوب ہوا۔ مر گیا۔ تیسرے دن جی اٹھا۔ (رسیوں؟ کا عقیدہ اور نکایا کا عقیدہ) ان عقائد ناموں میں باپ اور بیٹے میں تفریق وتمیز کی گئی ہے۔، خدا قادرِ مطلق باپ، مسلوب نہیں ہوا، بلکہ یسوع مسیح جو اس کا ابنِ وحید ہے، مصلوب ہوا،، باپ بیٹا نہیں اور بیٹا باپ نہیں۔ دونوں اقانیم میں امتیاز کیا گیا ہے، اقانیم مخلوط نہیں کئے گئے اور نہ جوہرِ ذات کو تقسیم کیا گیا ہے۔ باپ کا روپ خدا ہے بیٹے کا روپ الگ ہے۔ پس صحیح مسیحی ایمان کے مطابق خدا باپ مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ ابن وحید یسوع مسیح جو انسان بنا وہ مصلوب ہوا۔ (اخوت۔ لاہور اپریل ۱۹۴۶ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؛ پادری صاحب کے اس بیان سے ہم بہت خوش ہوئے اور مکمل خوشی اس وقت ہوگی جب آپ تثلیثی لباس اتار کر فرقہ یونی ٹیرین (موحد مسیحی) میں جلوہ نما ہوں گے۔ مگر جناب جو صحیح مذہب آپ نے بتایا ہے وہ بھی تشریح طلب ہے۔ ہم اگر اسکی تشریح کریں آپ پھر معترض ہوں گے۔ اس لئے کہ آپ کے مندرجہ بالا کلام میں جو یہ الفاظ ہیں کہ ابنِ وحید مصلوب ہوا، اس کی تشریح کیا ہے۔ یعنی وہ ابنِ وحید اپنے اندر الوہیت کا کچھ حصہ رکھتا تھا یا نہیں۔ یا محض بشر تھا۔ اگر محض بشر تھا تو وہ بشر کفارہ کیسے ہوا۔ کیونکہ محض بشرہ کفارہ نہیں ہوسکتا۔ اگر الوہیت سے متصف تھا تو وہی سوال وارد ہوگا کہ عیسائیوں کا مسیح جو الوہیت سے موصوف تھا مصلوب ہوا۔ اگر واقعی یہی ہے تو اس میں کیا شک رہا کہ مسیحیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا خدا مصلوب ہو گیا۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ قرآن کو غلطی لگی ہے ایسا نہیں ہے۔ دراصل آپ کو غلطی لگی ہے کیونکہ قرآن مجید نے مسیحی مذہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک صحیح دوسرا غیر صحیح۔ غیر صحیح تو یہ بتایا ہے : لقد کفر الذین قالوا انّ الله هو المسیح ابن مریم۔ اور صحیح یہ بتایا ہے

و قال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدواالله ربی و ربکم۔(المائدۃ :۷۲)

پچھلی آیت میں پہلے عقیدے کو غلط بلکہ کفر قرار دیا جس کو آپ بدعی عقیدہ کہتے ہیں۔ اس میں قرآن مجید کی کیا غلطی ہے؟ حقیقت میں غلطی آپ کی ہے جو قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھے نہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے:

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ ای دلبرا خطا این است

ہم خوش ہیں کہ آپ نے مقدس اتھاناسیس بزرگوں کو بدعتی اور ان کے عقاید کو بدعت قرار دیا ہے۔ یہ دراصل آپ نے قرآن مجید کی خدمت کی ہے۔ اس پر ایک شعر آپ کی نذر کرتا ہوں :

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۳۔۴)

قادیانی اور آتھم کا مناظرہ ۱۸۹۳ء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ لکھتے ہیں: اس مناظرہ کا بیان سلسلہ وار اخبار الفضل میں چھپا ہے جس کے راوی شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر بتائے گئے ہیں۔

اس میں جو غلط بیانیاں کی گئی ہیں ہمیں ان کا کوئی گلہ نہیں ہے کیونکہ قادیانی مسلک میں یہی ہے کہ سب سے پہلے علماء اسلام کی خوب توہین کر لیا کرتے ہیں۔ حالی مرحوم کا یہ شعر انہی کے حق میں صادق آتا ہے

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

علماء کو کوسنا اور اپنی بڑائی کرنا اور یہ جتانا کہ اسلام اور دین کے خدمت گار صرف ہم ہی ہیں، انہی کا خاصہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حواریوں کی تصنیفات میں سے مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت کو الگ کر دیا جائے تو باقی کاغذوں کے چند پتنگ بھی نہیں بن سکتے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء میں ہم نے بہر دو صنف جماعت مرزائیہ کو دعوت مباحثہ دے کر عار دلائی کہ تم دونوں مرزا کی نبوت پر جھگڑتے ہو۔ ہمارا اختلاف تو ان کے اصل دعوی سے ہے کہ وہ اپنے دعوی الہام میں سچے نہیں ہیں۔ اس لئے تم دونوں جماعتوں کا فرض ہے کہ آخری فیصلہ والے اشتہار پر ہم سے مباحثہ کر لو جیسا کہ پہلے لدھیانہ میں ہو چکا ہے۔ اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی اس مضمون کا ذکر نہیں کریں گے۔ آج تک دونوں پارٹیوں کے اخبار ایسے خاموش ہیں کان لم یسمعھا۔ گویا سنا ہی نہیں۔ اسی طرح آج ہم دوسرا نوٹس دیتے ہیں کہ: کہ دونوں جماعتیں اس مضمون پر مباحثہ کر لیں کہ مرزا اور ان کی ذریت نے مسلمانوں سے جتنا روپیہ وصول کیا ہے اس کا قریباً سارا حصہ اپنی شخصیت منوانے پر خرچ کیا ہے۔ خالص اسلام کی خدمت نہیں کی۔ اس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔،

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، اصل مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ڈپٹی آتھم کا مباحثہ جو ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں ہوا تھا ہمارا دیکھا ہوا ہے۔ اس میں جو واقعات اور نتائج رونما ہوئے تھے ان پر نظر کر کے ہمیں گمان تھا کہ اتباع مرزا اس مباحثے کا کبھی نام بھی نہ لیں گے۔ مگر واہ رے جرأت! اس کو بھی بطور فخر بیان کیا جاتا ہے۔ مباحثہ دراصل الوہیت مسیح پر تھا جو بالکل آسان اور واضح ہے جس کو قرآن مجید نے معقولی دلائل کے ساتھ رد کیا ہوا ہے جس کے برابر کوئی نہیں کر سکتا۔

عیسائیوں کے اس مباحثے کو مرزائی جماعت چاہے کتنا ہی آسمان پر چڑھائے اور علماء کی خدمت کو لوگوں کی نظروں سے گرائے اور انا و لا غیری کا نقارہ بجائے لیکن جن لوگوں کو ہندوستان کے علماء اسلام کی تاریخ معلوم ہے وہ کبھی ان کی خدمات بھول نہیں سکتے۔ سب سے پہلے عیسائی پادری فنڈر انگریز ہندوستان میں آیا۔ اور اس نے اپنی علمی استعداد کی وجہ سے علماء اور عوام میں کافی شہرت پیدا کر لی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بائیبل کا اردو ترجمہ ابھی نہیں ہوا تھا اور علماء انگریزی سے ناواقف تھے۔ ایسی حالت میں مولوی رحمت اللہ کیرانوی ضلع مظفر نگر رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ڈاکٹر وزیر خان ان کے ساتھ ملے۔ جو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے مولوی صاحب کو بتاتے اور مولوی صاحب مناظرہ میں ان سے کام لیتے۔ کتاب اعجاز عیسوی اس زمانہ کی تصنیف موجود ہے۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر ہندوستان سے نکل بھاگا۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کے بعد حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری خدا سے توفیق پا کر اس کام (ردّعیسائیت) کے لئے تیار ہوئے۔ آپ نابینا تھے مگر حافظہ کمال تھا۔ سب کچھ زبان سے بولتے تھے۔ میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر لاہور کے والد مولوی الٰہی بخش بڑے متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ وہ حافظ صاحب ہی کے شاگرد تھے۔ اسی طرح دہلی میں مولوی عبدالمجید صاحب مالک انصاری پریس اور ابونصر وغیرہ بھی عیسائیوں کے مدمقابل ہوئے۔ بایں ہمہ قادیانی تحریروں میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے اسلام کا کوئی خادم (بمقابلہ عیسائیت) نظر نہیں آتا تھا۔ جو کچھ خدمت کی ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کی ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے اور ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے: آنچہ مے شنوم بہ بیاریست یارب یا بخواب

خیر اب ہم اصل مضمون پر آتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ مناظرہ اور اس کیا نتیجہ کیا ہوا۔ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد نے مباحثہ کے خاتمہ پر آتھم عیسائی مناظر کے حق میں ایک پیش گوئی کی تھی جس کے الفاظ یہ تھے:

آج رات میں نے جو تضرع اور عاجزی سے دعا کی تو خدا نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا کہ فریق انسان (مسیح) کو خدا بناتا ہے وہ آج سے ۱۵ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

یہ تو مباحثہ کا نتیجہ ہوا۔ اب مباحثہ کی اصل حقیقت مرزا قادیانی کے الفاظ میں سنیئے:

میں حیران تھا اس بحث کے لئے مجھے کیوں آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے وقت تھا۔

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کا اعتراف کہ مباحثہ اپنی کیفیت میں معمولی تھا اور معمولی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں ہاں مزیت اس میں یہ تھی کہ خدا نے مرزا صاحب کو الہام کیا تھا کہ آتھم جو مسیح کی الوہیت پر بحث کرتا ہے اگر وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

توحید خالص کا قائل نہ ہو جائے تو ۱۵ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔اس کا نتیجہ بھی مرزا غلام احمد ہی کے الفاظ میں ہم پیش کرتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں : آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں مجھے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھے پھانسی دیا جائے۔وغیرہ

پھر اسی مضمون کو حلفیہ بیان کیا ہے کہ: میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں مگر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی (کتاب جنگ مقدس)

اب قابل غور بات یہ کہ عیسائی مناظر ۱۵ مہینوں میں مر گیا تھا؟ نہیں ہر گز نہیں۔ثبوت اس کا یہ ہے کہ پیش گوئی آتھم کی موت کیلئے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب نے شائع کی جس کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوگئی ۔اور آتھم کی موت ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ہونی تھی اور وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا۔چنانچہ مرزا صاحب انجام آتھم کے شروع میں لکھتے ہیں: مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔

یعنی آتھم کی میعادمقررہ ۱۵ مہینے تھی اور وہ پندرہ ماہ کی میعاد پوری کر کے بائیس مہینے زائد زندہ رہے۔گویا انہوں نے اصل رقم سے سود زیادہ لیا۔اس لئے اسکا نتیجہ جو مرزا نے خود ہی بتایا تھا افسوس کہ وہ کسی عالم یا پادری کے اختیار میں نہ تھا، ورنہ ضرور عمل کیا جاتا وہ نتیجہ یہ ہے :آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں نہ مرے تو مجھے ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔وغیرہ

قادیانی اور لاہوری ممبرو! سچ بتانا اگر خلافت راشدہ کا زمانہ ہوتا تو مرزا صاحب قادیانی کی اس تجویز پر عمل ہوتا یا نہ ۔مگر آج جو اس پر عمل نہیں ہوا اس کی وجہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم نے اس شعر میں بتائی ہے

ہے سولی اور پھانسی کار سرکار۔رعایا کا نہیں یہ کام مرزا

ناظرین! یہ ہے وہ تاریخی مناظرہ جو مرزا غلام احمد صاحب نے ساری عمر میں کیا تھا جس کی وجہ سے چھٹی ستمبر کو جو واقعات امرتسر میں پیش آئے اس زمانہ کے اشتہارات بصورت نظم ونثر ہماری کتاب الہامات مرزا میں ملاحظہ ہوں۔

اس سے عجیب تر: ڈپٹی عبداللہ آتھم نے میعاد مقررہ سے بائیس مہینے زیادہ پائے مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امرتسری شیر پنجاب نے آج تک ۳۸ سال زیادہ پا لئے اور ابھی خدا جانے کتنے باقی ہیں جس کے حق میں مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ چونکہ وہ جھوٹا ہے مجھ سے پہلے مرے گا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ یہی نا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر ۔ کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۳۰ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۹ ص ۴۔۶)

معیار صداقت اور مامورین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس عنوان سے ایک مضمون پیغام صلح میں نکلا ہے جو واقعی اس قابل ہے کہ اس پر توجہ کی جائے۔ پیغام صلح کے مضمون نگار نے اگر یہ مضمون سرسری طور پر نہیں بلکہ تحقیقی طور پر لکھا ہے، تو ہمیں بھی اسی کو مرکز بحث بنانا چاہیے کہ مامورین کی شناخت کن دلائل سے ہونی چاہیے۔ قابل مضمون نگار نے بڑی خوبی سے اظہار کیا ہے کہ: مرزا صاحب نے اپنی ماموریت اور ملہمیت کا ثبوت یہ دیا ہے کہ مخالفوں کو دلائل سے مغلوب کیا اور آسمانی نشانوں سے غالب آئے۔

واقعی بات یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ دونوں وصف تھے کہ اپنی ماموریت کے مخالفوں پر وہ غالب آئے ہیں اور آسمانی نشان دکھائے ہیں تو ہم خدا لگتی کہیں گے آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین

لیکن اگر وہ دونوں باتوں میں ناکام (فیل) ثابت ہوں تو میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ پیغام صلح کا مضمون نگار اور اس کا سٹاف اور اس کی ساری جماعت مرزا صاحب قادیانی کو چھوڑ کر خالص اسلام کی خدمت کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے دلائل قاہرہ کا نمونہ بصورت علم مناظرہ اور علم کلام ہم اپنی کتاب ناقابل مصنف مرزا میں دکھا چکے ہیں۔ باقی رہے ان کے آسمانی نشان، سو حسب بیان شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب تین نشان بہت مشہور ہیں جن کو انہوں نے خود ہی تین قوموں پر تقسیم کیا ہوا ہے۔ ۱۔ نکاح آسمانی مسلمانوں کے لئے۔ ۲۔ پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی ہندوؤں کے لئے۔ ۳۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی عیسائیوں کے لئے۔، ان تینوں آسمانی نشانوں کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اتباع مرزا اگر صداقت اور دیانت کی روشنی میں ان نشانوں کو دیکھتے تو آج قادیانی تحریک کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ جس طرح ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، کھانے کے اور ہوتے ہیں اسی طرح مرزا کے اتباع میں بھی دو وصف ہیں جن کو ضد اور تعصب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ دو وصف ایسے ہیں کہ انسان کو ہدایت کی طرف آنے میں بڑی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

ہم پہلے اس پیش گوئی کو لیتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے مسلمانوں کے حصہ میں دی ہے۔ وہ ہے ایک محترمہ خاتون کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ خاتون موصوفہ ابھی تک زندہ ہے، لیکن عرصہ ہوا مرزا صاحب چل بسے۔ اس کے متعلق اتباع مرزا نے جس قدر بور کے لڈو اور ہوائی قلعے بنائے ہیں وہ ساری پبلک کو معلوم ہیں۔ ان سب کا جواب ایک ہی ہے جو خود مرزا صاحب قادیانی نے بزبان رسالت محمدیہ ﷺ لکھا ہے ضمیمہ انجام آتھم میں آپ لکھتے ہیں: اس نکاح کی تصدیق رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمائی ہوئی ہے جہاں ارشاد ہے مسیح موعود شادی کرے گا، اس شادی سے میری یہی شادی مراد ہے جس کا انعقاد مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محمدی بیگم) سے مقدر ہے اور اس سے اولاد پیدا ہونے کا بھی ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔،

اس پیش گوئی کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ سب جانتے ہیں نہ مرزا صاحب کی شادی ہوئی (اس خاتون سے) اور نہ اولاد اس سے پیدا ہوئی جس پر یہ شعر صادق آیا

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ کا انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

دوسری پیش گوئی عیسائیوں کے متعلق ہے یعنی ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کا ۱۵ ماہ میں (۶ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مر کر جہنم میں پڑ جانا۔ سو اس کی تفصیل گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہو چکی ہے۔ تیسری پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کے متعلق ہے جو ہندوؤں کی قسمت میں دی گئی ہے۔ خدا معلوم ہندو اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم نے اس کو بھی صریح بلکہ اصرح طور پر غلط پایا ہے جس کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ: پنڈت لیکھ رام اور مرزا، میں درج ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان تین پیش گوئیوں کا حشر تو وہ ہوا جو اوپر مذکور ہے، چوتھی پیش گوئی بھی ان کے ساتھ ملا لیجئے جس کا عنوان ہے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس آخری فیصلے والے اشتہار میں جو کچھ مرقوم ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ثناء اللہ میری تکذیب کی وجہ سے مجھ سے پہلے مریگا۔، کیا ایسا ہوا؟ اس کا جواب الفضل اور پیغام صلح کو دینا چاہیے۔ بہتر ہو کہ وہ جواب دینے سے پہلے خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور کو بھی دکھا دیا جائے۔

نوٹ؛ ہم نے اس پیشگوئی کے متعلق ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کے اہلحدیث میں فریقین (قادیانی اور لاہوری) کو نوٹس دیا تھا کہ وہ اس مضمون پر ہم سے بحث کر کے کوئی قطعی فیصلہ کر لیں۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب آج تک اثبات میں نہیں آیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آریہ لوگ نیوگ پر مباحثہ کر سکتے ہیں عیسائی تثلیث پر مباحثہ کر سکتے ہیں مگر جماعت مرزائیہ کا کوئی فرد چاہے کتنا ہی قابل ہو بلکہ قابل ترین ہو مضمون آخری فیصلہ پر مجھ سے مباحثہ نہیں کرسکتا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۴۔۵)

قادیانی مسیح کا عمل

اور خلیفہ قادیانی کی تعلیم بحق موسیٰ وعیسیٰؑ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین کرام خوب واقف ہوں گے کہ قادیانی علم کلام اور علم مناظرہ پرانے طریق پر مبنی نہیں ہے، بلکہ ان کا اصول ہی یہ ہے کہ جو جی میں آیا کہہ دیا بقول استاد:

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے۔ ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا قول ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۹۴۶ء میں نقل کیا ہے کہ: جب بھی کوئی رسول کریم ﷺ کی عزت پر حملہ کرے گا تو ہم سو دفعہ ان کے موسیٰ وعیسیٰ کی عزت پر حملہ کریں گے۔ (الفضل ۱۴۔ اگست ۱۹۴۶ء)

یہ قول نقل کر کے ہم نے اعتراض کیا تھا کہ ایسا کہنا تعلیم قرآن شریف کے خلاف ہے۔ مگر خلیفہ قادیان آخر اپنے باپ کا بیٹا اور ان کا جانشین ہے، پھر ان کی روش پر کیوں نہ چلے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ بیٹا باپ سے کم درجہ ہی رہا کیونکہ بیٹے نے عیسائیوں کی تلخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلامی کے جواب میں لب کشائی کی اجازت دی ہے لیکن باپ نے تو مخالف کی طرف سے تلخ کلامی کے بغیر خود ہی تلخی کا استعمال پہلے ہی فرما دیا۔ چنانچہ آپ بلا کسی وجہ کے لکھتے ہیں کہ: مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

ناظرین کرام! اس سے بڑھ کر سنیئے ۔ مرزا جی کی ایسی بدکلامی (بحق مسیح) پر جب اعتراض ہوتا تھا تو آپ کہہ دیتے تھے کہ ہم عیسائیوں کے یسوع کو برا کہتے ہیں اور یسوع اسلامی نام نہیں ہے اسکا جواب خود انہی کے کلام سے حاصل ہوتا ہے جو یہ ہے کہ: حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح۔ ص ۶۵) غور فرمائیے یہ تین لفظ خاص اسلامی اصطلاح کے ہیں، حضرت، عیسی، علیہ السلام، یہ تینوں لفظ صاف بتا رہے ہیں کہ قادیانی علم کلام میں جہاں کہیں بقول خلیفہ (محمود)، حضرت مسیح کے حق میں بدگوئی کی جائیگی وہاں اسی اسلامی اصطلاح کا عیسی علیہ السلام مراد ہوگا۔ ہمارے جواب میں الفضل کے کسی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ تم نے خود اہلحدیث کے بعض پرچوں میں عیسائیوں کے مسیح اور اسلامی مسیح کو جدا جدا بتایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے مگر وہ تفریق فریق ثانی کے تصور پر مبنی ہے جیسے کسی عارف باللہ کا شعر ہے

أ ربّ واحد ام الف ربٍ ۔ادین اذا تقاسمت الامور

اس کی تائید حضرت یوسفؑ کے کلام سے بھی ہوتی ہے جہاں فرمایا ہے:

أأر باب متفر قون خیر ام الله الوا حد القها ر (یوسف: ۳۹)

اس قسم کی تفریق اور مقابلہ تصوری ہوتا ہے تصدیقی نہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ دونوں کلام شعر اور آیت استفہامی شکل میں ہیں جو جملہ انشائیہ ہے خبریہ نہیں ہے مگر قادیانی مسیح اور خلیفہ قادیانی کے کلام میں خبریہ جملے ہیں اور ان میں فرق سمجھنا ان لوگوں کی سمجھ سے بعید ہے جن کا قول اپنے مصنوع متبوعین کے حق میں یہ ہو

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

علاوہ اس کے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر کسی مسلمان سے ایسا فعل سرزد ہو گیا ہو کہ اس نے مسیح قرآنی اور مسیح انجیلی میں فرق کیا ہو تو مسیح موعود اور مصلح موعود کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرض یہ ہونا چاہیے تھا کہ اس کی اصلاح کرتے نہ یہ کہ خود مرتکب ہوتے اور اس ارتکاب جرم کی سند یہ پیش کرتے

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۴ نمبر ۴۰ ص ۵)

مکالمہ احمدیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اور لاہوری اخباروں میں کبھی کبھی مکالمے کے طور یا یوں کہیے کہ چھیڑ خانی کے طور پر یا بالفاظ دیگر تضیع اوقات کے لئے یا اپنے اپنے حلقہ اثر کو قابو میں رکھنے کے لئے مباہلہ اور مباحثہ کے مضامین نکلتے رہتے ہیں جن کی مثال ہماری نظر میں بنیوں کی لڑائی کی سی ہوتی ہے گذشتہ دنوں میں ہم نے کئی دفعہ دونوں جماعتوں کو مشورہ دیا تھا کہ آپس کی تو تو میں میں چھوڑ کر اور یہ بھی چھوڑ کر کہ مرزا صاحب نبی تھے یا مجدد تھے اور انہوں نے نبوت کی تعریف قائم رکھی یا بدل دی ان سب باتوں کو چھوڑ کر صرف آخری فیصلے پر ہم سے گفتگو کر لو۔

آج بھی ہم ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں جو اس ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہے کہ انکی تو تو میں میں بنیوں کی سی ہے جو بالمقابل دکانوں پر بیٹھے ہوئے توایسا تو ایسا کہہ کر جی خوش کر لیتے ہیں ناظرین الفضل کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ الفضل لکھتا ہے:

مولوی محمد علی صاحب کا عجیب طریق:

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبایعین نے کچھ عرصہ سے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین (مرزا محمود) کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں اور جب جماعت کے کسی فرد کی طرف سے اس چیلنج کی حقیقت واضح کی جاتی ہے اور اس کا محض ڈھونگ ہونا ثابت کر دیا جاتا ہے یا حضرت امیر المومنین (مرزا محمود) کی طرف سے مناظرہ اور مباہلہ پر آمادگی ظاہر کر دی جاتی ہے تو پھر مولوی صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موصوف ایک عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں پھر جب ان کے چیلنج پر ایک لمبا عرصہ گذر جاتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری طرف سے جو جواب اس چیلنج کا دیا جا چکا ہے اس کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی ہوگی، تو پھر مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں ۔ ان کے اس طریق سے یہ حقیقت واضح ہے کہ مولوی صاحب موصوف نہ دل سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ مباہلہ ۔ ہاں وہ اپنے اس چیلنج سے اپنے رفقاء اور عام پبلک کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ تو حضرت خلیفۃ المسیح سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں مگر حضرت خلیفہ ثانی ان کے مقابلہ میں کسی بات کے لئے آمادہ نہیں ۔مولوی صاحب موصوف کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ کسی اصولی بات پر فیصلہ کن مناظرہ اور مباہلہ کے لئے کبھی تیار نہیں ہوئے بلکہ وہ بعض جزوی امور پر یا ایسے امور پر جو ان کے خودتراشیدہ نتائج ہوتے ہیں اور جنہیں وہ دوسروں کے عقاید ظاہر کرتے ہیں مناظرہ اور مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ میری ان خود تراشیدہ باتوں پر یا غیر اہم جزوی امور پر تو مناظرہ اور مباہلہ کرنے کے لئے دوسرا فریق تیار نہیں ہوگا اسلئے اپنے ہم نواؤں اور رفقاء اور عام لوگوں میں میری بات بنی رہے گی اور وہ سمجھیں گے کہ مولوی صاحب بڑے دل گردہ کے مالک ہیں کہ جماعت احمدیہ کے امام سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار رہتے ہیں مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ مناظرہ و مباہلہ کے ایسے چیلنج محض مولوی صاحب موصوف کا ایک ڈھنگ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کمزور عقاید پر پردہ پڑا رہے گا ۔ (الفضل قادیان یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۴)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہم اپنے مافی الضمیر کو پھر ظاہر کرتے ہیں اور فریقین (قادیانی ولاہوری) کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے وقت کی قدر و قیمت کا احساس کریں اور الا ھم فالا ھم کے اصول پر نظر رکھتے ہوئے مرزا غلام احمد کے آخری فیصلے پر ہم سے گفتگو کریں جسکا نتیجہ اگر انکے حق میں نکلے تو ہم انکے ساتھ ہو جائیں گے ۔اگر ہمارے حق میں نکلے تو وہ ہمارے ساتھ ہو جائیں یہ مباحثہ علماء و شرفاء کی مجلس میں ہوگا جس طرح مرزا قادیانی اور آتھم کے درمیان ہوا تھا۔مزیت یہ ہوگی کہ فیصلے کیلئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم از کم سیشن جج مقرر کیا جائیگا۔احمدی دوستو!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اکتوبر ۱۹۴۶ءمطابق ۲۱ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۴ص ۳۔۴)

مکالمہ احمدیہ بابت مباحثہ باہمی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز سے مرزا محمود احمد قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے درمیان مباحثہ کی تیاریاں ہورہی ہیں۔مندرجہ ذیل مضمون بھی اس تیاری کا ایک نمونہ ہے ناظرین غور سے پڑھیں چنانچہ الفضل میں لکھا ہے:

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔کل ایک دوست نے مجھے آپ کا وہ اشتہار بھجوایا جس میں آپ نے ہمارے امام ہمام ((محمود) خلیفہ قادیان) سے مباحثہ اور مباہلہ کرنے کی تیاری کا اعلان کیا ہے میں نے اس اشتہار کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہے مگر افسوس کہ ہر مرتبہ ہی وہ زیادہ افسوس ناک ثابت ہوا۔

میں جناب کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے قبضہ میں ہر جان ہے کہ آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ آیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے مندرجہ ذیل اعلان آپ کی نظر سے نہیں گذرے۔۔الف۔ میں نے مولوی ابو العطاء صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرائط طے کرلیں۔سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ ۔ الفضل قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء،۔ب۔ جہاں تک اختلافی مسائل کا تعلق ہے میں مولوی محمد علی صاحب سے تحریری بحث اول انکار مسیح موعود، دوم نبوت مسیح موعود، سوم مسئلہ خلافت کے متعلق کرسکتا ہوں۔ (فرقان بابت اپریل ۱۹۴۳ء)۔ ج۔ اگر صرف پانچ پرچوں کی بحث ہے تو مجھے پانچ پرچے منظور ہیں تین مدعی کے دو مدعا علیہ کے۔مرزا محمود۔ (فرقان جون ۱۹۴۳ء ص ۳)۔ جناب مولوی صاحب! یہ ہر سہ تحریرات ہمارے امام ہمام (مرزا محمود) کے دست مبارک کی ہیں اور سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہوچکی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر بتلائیں کہ جب آپ ان کو پڑھ چکے ہیں تو پھر یہ اعلان کس طرح فرماتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ مجھے جواب نہیں دیتے۔ یا مسئلہ نبوت کے متعلق مجھ سے بحث پر آمادہ نہیں۔ (الفضل ۱۲۔اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اتنی تیاریوں کے باوجود مباحثہ کیوں نہیں ہوتا غالباً دونوں فریق کسی مصلحت سے پیش نہیں ہوتے ہوں گے۔وہ جانیں اوران کا کام۔لیکن ہم تو ہر وقت تیار ہیں اوراس تیاری کا اعلان ہم نے بارہا کیا ہے کہ دونوں فریق مل کر یا صرف قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) سامنے آ کر آخری فیصلہ پر ہم سے گفتگو کر لیں۔مباحثہ کا طریق اورشرائط وہی ہوں گی جو مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان تھیں۔ یا مرزا محمود احمد نے (حال ہی میں) مولوی محمد علی صاحب (لاہور) کو لکھی ہیں۔مباحثہ کا فیصلہ کرانا ہو ہائی کورٹ کا کوئی جج یا سیشن جج ہونا چاہیے۔

قادیانی اور لاہوری ممبرو! تم دونوں کے مباحثے کا نتیجہ مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں نبوت کا ثبوت ہوگا یا نہ ہوگا، جو کہ فائدہ کے لحاظ سے اتنا مفید نہیں جتنا ہمارے ساتھ تمہارا مباحثہ۔مرزا صاحب قادیانی یا تو سرے سے ہمیشہ کے لئے کاذب ثابت ہو جائیں گے یا ہمیشہ کے لئے مقبول ہوں گے۔اس لئے مرزا محمود احمد اور مولوی محمد علی لاہوری کو چاہیے کہ اس اہم کام پر توجہ کریں جس طرح شیعہ سنی کا مباحثہ نبوت محمدیہ پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتا جتنا آریہ اور مسلمان کا، اسی طرح تم دونوں کا مباحثہ چنداں ضروری نہیں۔

ضروری یہ ہے کہ تم مرزا غلام احمد کے دامن کو آلودگی سے پاک کرو اور بقول سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندر آبادی جو لاکھوں انسانوں کے لئے پتھر کی طرح رکاوٹ بن رہا ہے اس کا اٹھانا تمہارا اولین فرض ہے۔اور اگر تم نے اس خاموشی میں وقت گذار دیا تو قیامت کو کیا جواب دو گے جس کا ذکر مرزا غالب مرحوم نے اس شعر میں کیا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۳ ص ۴، ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ننگل شاہو میں مباحثہ۔ ہمارے قریب موضع ننگل شاہو میں مسئلہ حیات مسیح پر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مباحثہ ہوا۔ مرزائی مناظر مولوی اللہ دتہ جالندھری اور مسلمانوں کی طرف سے حافظ شریف سیالکوٹی تھے۔ بحمد اللہ اس کا اثر یہ ہوا کہ جولوگ اس بحث کے محرک تھے اور کچھ تذبذب سے تھے ان کے قلوب کو تسکین اور تشفی ہو گئی اور بعد اختتام مباحثہ انہوں نے قادیانی مناظر کے سامنے عقیدہ حیات مسیح پر استقامت کا اعلان کر دیا ۔ راقم: غلام رسول مجاہد از گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۳ ص ۸)

مسلمان ترقی کیوں کر کر سکتے ہیں

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ مرزا صاحب قادیانی کو نبی اور مسیح موعود ماننے اور ان کی رہنمائی میں قرآن پر عمل کرنے میں بتایا ہے۔

قرآن مجید پر عمل کرنا تو بے شک تریاق ہے لیکن مسیح موعود مرزا کی مداخلت سے غلبہ اور فتح کی بجائے شکست اور ذلت پانے کا یقین ہے کیونکہ مرزا صاحب کی ذاتی خصوصیات الہامات ربانی ہیں ان کا جو حال ہے وہ اس قابل نہیں کہ ان کو کسی ثبوت میں پیش کیا جائے۔ اسی لئے اتباع مرزا بھی جب کبھی گفتگو کے میدان میں آتے ہیں ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کر دیتے ہیں، الہامات مرزا پر بحث نہیں کر سکتے۔ ہم نے بارہا جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگایا ہے کہ وہ ہم سے آخری فیصلے پر گفتگو کر کے ان کی پیشانی کا وہ داغ دور کریں جو ۳۸ سال سے ان کے دامن صداقت پر لگ رہا ہے۔ کیا ایسے شخص کے اتباع سے کوئی قوم نجات اور ترقی پا سکتی ہے جس نے اپنی زبان اور قلم سے اپنا فیصلہ خود کر دیا ہو اور جس پر یہ شعر پورا صادق آتا ہو

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے ۔ قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

امید ہے امت مرزائیہ آئندہ کو مسلمانوں کی ترقی کی کوئی اچھی تجویز پیش کرے گی، ورنہ یہ تجویز تو ایسی ہے جس پر یہ صادق آتا ہے: ایں زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۴ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مبلغ یاجوج ماجوج کی حمایت میں

جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا لکھتے ہیں: اخبار الفضل قادیان لکھتا ہے:

سنگا پور سے ایک احمدی دوست نے حضرت امیر المومنین (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں عید الاضحیٰ کی تقریب کی کیفیت لکھتے ہوئے مکرم مولوی غلام حسین ایاز مبلغ سنگاپور کا جن مخلصانہ الفاظ میں ذکر کیا ہے ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے: مولوی صاحب نے تبلیغ احمدیت کا حق کس خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے اور اس کے لئے نہایت استقلال اور پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں۔ (الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۵)

احمدی نوجوان نے اپنی جماعت کے افراد کی تعداد بتلا کر جو بچوں کو ملا کر بھی انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے عید اضحیٰ کی نماز کے حالات اور اس کے بعد کے واقعات کو سپرد قلم کیا ہے۔ اس کے بعد مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے مولوی صاحب کی ان کوششوں کا بھی ذکر کرتا ہے جن کی بنا پر الفضل کو لکھنا پڑا کہ، مبلغ صاحب نے، نہایت استقلال اور پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں ۔ چنانچہ لکھنے والا لکھتا ہے: پیارے آقا! مکرم مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا کی ضرورت ہے ...گذشتہ سالوں میں جاپان کی حکومت کے خلاف ہونے اور جاپانیوں اور آئی۔ این۔ اے (آزاد ہند فوج) کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی وجہ سے مولوی صاحب پر بہت سختیاں کی گئیں اور خوراک کی خرابی کی وجہ سے صحت بہت گر گئی تھی۔

اب مبلغ کی پوزیشن صاف ہے جس کو میں الجبرا کے طریقہ پر ثابت کر کے دکھلانا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو: مبلغ صاحب جاپانی حکومت کیخلاف تھے اور انکے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہے۔ مبلغ صاحب۔ جاپان کے دشمن۔ جاپان کا دشمن برطانیہ، روس۔ مبلغ صاحب؛ برطانیہ روس۔ معلوم ہوا مبلغ صاحب نے روس و برطانیہ کی حمایت کی۔ روس و برطانیہ کون ہیں؟ مبلغ کے پیشوا مرزا کے نزدیک روس و برطانیہ یاجوج ماجوج ہیں۔ پس مبلغ صاحب نے یاجوج ماجوج کی حمایت میں بقول، الفضل، نہایت استقلال و پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعی میں بھی مانتا ہوں کہ مولوی صاحب نے ،تبلیغ احمدیت کا حق ، بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے ۔ کیونکہ یاجوج ماجوج کی حمایت کرنا ہی تو تبلیغ احمدیت کا حق ادا کرنا ہے۔ کیا خوب مولوی صاحب تو یاجوج ماجوج کی حمایت کریں اور تکلیفیں برداشت کریں اور قادیانی جماعت کا ترجمان ،الفضل، خوش ہو کر ان کے حق میں یہ لکھے :

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالی مولوی موصوف کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور مزید خدمات دین بجالانے کی توفیق بخشے (حوالہ مذکور)

مرزائیو! جب تمہارے نزدیک یاجوج ماجوج کی حمایت کرنا بھی، خدمات دین بجالانا ہے، تو معلوم ہوا تمہارا، دین، کیا ہے اور تمہارے اس دین کا بانی کون ہے ۔ کیا یہی تمہارا اسلام ہے جسکو زندہ کرنے کے لئے تمہارے نبی جی تشریف لائے تھے؟ خوب :

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۴ ص ۴۔۵)

اللہ تعالی کے نشانات مرزا کے حق میں

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار الفضل قادیان ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے: اللہ تعالی کی نصرت اور رحمت کے نشانات حضرت مسیح موعود کی صداقت میں ۔،، ہم امید رکھتے تھے کہ اس اہم عنوان کے ماتحت بڑے اہم واقعات ہماری نظر سے گذریں گے لیکن مضمون نگار کا سارا مضمون پڑھ جانے کے بعد بیساختہ ہمارے منہ سے نکلا

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

اصل بات یہ ہے کہ قادیانی اہل علم اس دعوی کے ثبوت میں پیش بھی کیا کر سکتے ہیں جب کہ ان کے اصل امام الزمان اس دعوی کو ثابت نہ کر سکے ساری عمر باتوں باتوں میں گذار دی انہوں نے جو نشان اپنی صداقت کا پیش کیا قدرت نے وہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نشان ان کی بطالت کا بنا دیا مثلاً ان کا آسمانی نکاح جو آسمان پر ہو چکا تھا وہ ساری عمر اس شعر کا مصداق بنا رہا وہ ساری عمر اس شعر کا مصداق بنا رہا:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا نصیب جدا مقدر جدا

آخر یہ کہتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے: من نہ کردم شما حذر بکنید

قابل مضمون نگار نے اپنے دعوی پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ مرزا نے ایک بیٹے کے مصلح موعود ہونیکی پیش گوئی کی تھی جو بالکل سچی ثابت ہوئی کہ مصلح موعود ہم میں موجود ہے۔

قادیانی نبی اوران کے اتباع میں ہم نے یہ کمال دیکھا ہے کہ جو واقعہ فریق مخالف کی دلیل ہواس پر پہلے خود قبضہ کر لیتے ہیں تا کہ فریق مخالف اپنی حیاوشرم کی وجہ سے خاموش ہو جائے لیکن ہر ایک کے متعلق ایسا خیال کرنا کہ وہ خاموش ہو جائے گا غلط ہے کیونکہ بعض کا اصول یہ ہے: بدرا بدر باید رسانید

ہم دیکھتے ہیں کہ مصلح موعود کی پیش گوئی سب سے زیادہ (اصرح طور پر) غلط ثابت ہوئی مضمون نگار نے جس پیش گوئی کو اپنے ثبوت میں پیش کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

تجھے (اے مرزا) بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا دیا جائے گا...
وہ سخت ذہین وفہم ہوگا دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔

یہ الفاظ دراصل مبارک احمد کے حق میں ہیں جس کی پیدائش پر مرزا صاحب نے پسر موعود پیدا ہونے کا اشتہار دیا تھا اور یہ الفاظ (سخت ذہین وفہیم ہوگا) اسی میں درج ہیں۔ وہ پیدا ہو کر تھوڑی سی مدت زندہ رہ کر عالم بقا کو سدھارتا ہوا مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا۔ (قادیانی اشتہار تبصرہ ماہ نومبر ۱۹۰۷ء)

اب سنیئے! مرزا کی صاف عبارت جو محمود کے مصلح موعود ہونے کی صریح نفی کرتی ہے اور تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتی ہے کہ میرے موجود ہوتے ہوئے کون ہے جو محمود کو مصلح موعود کا مصداق قرار دے سکے۔ سنیئے! اسکے الفاظ یہ ہیں: پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کریگا اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں محمود بشیر شریف کا نام ونشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کریگا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴۔۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ تین کو چار کرنے والا مصلح موعود ہونا تھا۔ یہ تینوں بیٹے جن کے نام مرزا صاحب نے خود بتا دیئے ہیں، مرزا صاحب کے موعود مصلح نہیں ہو سکتے۔ ہاں چوتھے لڑکے مبارک احمد کے متعلق مرزا صاحب کا الہام اور یقین یہاں تک تھا کہ آٹھ سال کی عمر میں اس کا نکاح بھی کر دیا۔ اس وقت مرزا صاحب کی جو قلبی حالت تھی اسے دیکھنا ہو تو ہماری کتاب تاریخ مرزا ملاحظہ کیجئے۔

ہم نے ایک رسالہ (مصلح موعود) اس کے متعلق شائع کیا ہوا ہے۔ ہمارا گمان بلکہ یقین تھا کہ اس رسالہ کو دیکھ کر قادیانی اہل قلم مصلح موعود کا نام تک نہیں لیں گے، مگر افسوس ہے کہ قادیانی اپنی عقیدت کی بنا پر جو مرزا صاحب سے ان کو حاصل ہے کسی سچی سے سچی دلیل کو بھی قبول نہیں کرتے اور یہ شعر پڑھ کر کنارہ کشی کر جاتے ہیں

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

قادیانی امت اگر ایسی نہ ہوتی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والے اشتہار کو نظر انداز نہ کرتی مگر یہ لوگ ایسے کہاں کہ سچ کو مان لیں۔ آخری فیصلے والا مضمون بالکل صاف ہے جو اس رباعی میں ادا کیا ہے

گفت مرزا مر ثناء اللہ را۔ میرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی۔ بود خود کذاب لیکن گفت راست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

قادیانی حدیث دانی۔ا

جناب مولوی محمد عبداللہ ثانی صاحب لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون الفقیہ امرتسر کے جواب میں لکھا تھا جس پر ایک روایت کی صحت کا حال اصول حدیث کے مطابق بریلوی حضرات سے دریافت کیا، اور پوچھا تھا کہ روایت مذکورہ کی سند تحریر کریں۔ اگر سند کا حال معلوم نہ ہو تو اس روایت کی وقعت اس روایت سے بڑھ کر نہ ہوگی جو قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بحوالہ فتح البیان وغیرہ بیان کرتے ہیں لو کان موسی و عیسی .. الخ

ہمارا مطلب بالکل واضح تھا کہ سند نہ ملے تو ایسی روایت قابل اعتناء نہیں جیسا کہ قادیانی روایت قابل اعتنا نہیں ، اور یہ ہمارے بریلوی حضرات کے نزدیک مسلّم ہے کہ حدیث لو کان موسی و عیسی .. الخ صحیح نہیں۔اس ہماری اصولی بحث میں ایک قادیانی ملا بھی آ گھسے۔بقول شخصے

اے ذوق کوئے یار میں گر بھیڑ بھاڑ ہو
تو بھی گھسڑ گھسیڑ کہ گھسڑم گھساڑ ہو

حق تو یہ تھا کہ اگر قادیانی ملاں صاحب تشریف لائے تھے تو اپنی تشریف آوری کا حق ادا کرتے اور اپنی پیش کردہ روایت لو کان مو سی و عیسی .. الخ کی سند پیش کرتے ،مگر وہ کیسے کر سکتے تھے۔

ہم نے موضع ورک ضلع گورداسپور نزدیک پنیاڑ کے تکیہ میں مناظرہ کے وقت مولوی اللہ دتا جالندھری کے سامنے اس حدیث کی صحیح سند پیش کرنے پر مبلغ اسّی (۸۰) روپیہ نقد میز پر رکھے تھے مگر وہ بھی اس سے قاصر رہے ۔ملا فاضل صاحب بھی حدیث تو پیش نہیں کر سکے البتہ بحکم : ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے، لکھتے ہیں :

محض کسی حدیث کی سند معلوم نہ ہونے یا کسی محدث کے ضعیف لکھ دینے سے حدیث کی وقعت اور صحت میں شبہ نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہ حدیث قرآن کریم یا دیگر احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہو۔ (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۴ کالم ۴)

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ کوئی شخص یوں ہی کہہ دے انّ فلا ناً .. کذا ب حدیث بخاری میں موجود ہے۔

چونکہ یہ روایت قرآن و حدیث صحیح کے خلاف نہیں اس واسطے یہ بھی غور کی حاجت نہیں کہ اس روایت کے راوی کون ہیں اور وہ صالح با دیانت ہیں؟ کیونکہ سند کا صحیح یا غیر صحیح ہونا کسی روایت کی وقعت کو ضائع نہیں کرتا۔

ملا صاحب ! کیا یہی حدیث دانی واصول حدیث سے واقفیت ہے جو مولوی فاضل کورس میں آپ نے پڑھی ہے اور کیا یہی وہ اصول ہیں جو آپ نے چودھویں صدی کے مسیح سے سیکھے ہیں (مرزا صاحب آنجہانی بھی ایسی بے اصول باتیں کہہ جایا کرتے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہوتا ہے ...تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہو جاتا ہے۔ الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ص ۱۳ کالم ۱۔
اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی، جو کسی خبر کا نام ہے، کبھی منسوخ ہو جاتی ہے حالانکہ مسلّمہ اصول ہے کہ نسخ خبروں میں نہیں ہوتا احکام میں ہوتا ہے مگر مرزا صاحب چونکہ انوکھے، بروزی نبی ہیں اس لئے ان کے اصول بھی اچھوتے ہونے چاہییں۔ عبداللہ ثانی) اگر آپ نے صحیح مسلم کے ابتدائی اوراق بھی دیکھے یا پڑھے ہوتے تو آپ حدیث میں سند کی وقعت ضرور یاد رکھتے۔ سنئیے اور غور سے سنئیے:

حدیث کے لئے سند کا ہونا نہائے ضروری ہے علماء حدیث نے یہاں تک لکھ دیا ہے ان الا سناد من الدین (مسلم مع نووی) اور یہ اصول قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے: یا ایھا الذین آ منوا ان جا ء کم فاسق بنبا فتبینوا ۔ایمان والو! غیر معتمد کی خبر کی تحقیق کیا کرو۔
آیت میں فاسق کی قید اس اصول کو واضح کر رہی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

کفی بالمرء کذ با ان یحد ث بکل ما سمع (حدیث مسلم)

انسان کے جھوٹ کیلئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے

اس میں بھی اس امر کی وضاحت ہے کہ نقل کے لئے منقول عنہ تک کے سلسلہ کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فاضل صاحب، نخبہ اور شرح نخبہ و تدریب الراوی کا مطالعہ فرماویں، اگر کر سکتے ہوں۔ ورنہ مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ یا مدرسہ رحمانیہ دہلی یا دیوبند میں داخل ہو کر اصول حدیث کی ایک آدھ کتاب پڑھ لیں۔
یہ وہ اصولی ٹھوکر تھی جو قادیانی مولوی فاضل کو لگی اس کے بعد وہ سوالات معہ جوابات بھی سن لیجئے جو ملا جی نے تحریر فرمائے ہیں

اول۔ کیا آپ ہر ایک ایسے بیان کو کہ جس کی سند صحیح ہو درست تسلیم کرتے ہو؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مثلاً یہ حدیث عائشہ جو بخاری و مسلم میں موجود ہے آپ اسے تسلیم کرتے ہیں: سحر رسول اللہ ﷺ الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۴
جواب۔ ہاں صاحب۔ میں ہر ایسی روایت کو جو اصول محدثین کے مطابق صحیح سند سے ثابت ہو درست تسلیم کرتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور میں آپ کی پیش کردہ روایت کو بھی جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے صحیح مانتا ہوں ہاں یہ بھی سن لیجئے کہ اس کو قرآن شریف کے خلاف کہنے والے کو ظالم یا بے وقوف جانتا ہوں میری دلیل مندرجہ ذیل قادیانی تحریر میں آپ کو مل جاوے گی ناظرین غور سے پڑھیں

حالانکہ قرآن اس کے خلاف یہ گواہی دیتا ہے

و قال الظالمون ان تتبعون الّا رجلاً مسحورا (الفرقان :۸)،

یعنی آنحضرت ﷺ کو مسحور کہنے والے ظالم ہیں۔الفضل حوالہ مذکور

یہ قادیانی ،یعنی ، اس قدر لایعنی ہے کہ ہر صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح بتانے کے لئے خاصہ آلہ ہے۔مولوی فاضل صاحب کا یہ لایعنی فقرہ ظاہر کررہا ہے کہ آپ الفاظ مذکور میں قرآنی آیت کا ترجمہ کررہے ہیں۔ہم قادیانی مولوی کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ اگر کسی معتبر مترجم قرآن مجید سے دکھا دیں تو مرزا جی کی فاتحہ کی شیرینی کے لئے پانچ پیسے انعام ہم سے حاصل کریں۔(باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۶ ص ۵۔۶)

دنیا کو فتح کرنا قادیانیوں کا نصب العین ہے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:اخبار الفضل، ۱۶ نومبر ۱۹۴۶ء میں خلیفہ قادیان کی تقریر جمعہ چھپی ہے جس میں انہوں نے صاف لفظوں میں اعلان کیا ہے کہ،

ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے۔،

ہمیں یہ فقرہ سن کر تعجب ہوا کہ قادیانی فوج ایک دفعہ تو دنیا فتح کر چکی ہے اب دوبارہ فتح کرنے کا کیا موقع ہے۔کیا قادیانی دوستوں کو یاد نہیں کہ محمد صادق جب امریکہ کو فتح کر کے آیا،تو اس کا نام فاتح امریکہ رکھا گیا۔خلیفہ قادیانی بنفس نفیس جب انگلستان فتح کر کے آیا تو اس کا نام کنکرر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) مشہور کیا گیا۔مرزا کو الہام تو ہوا تھا کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا ہے اب یہی تین بڑی سلطنتیں ہیں جو دنیا پر حاوی ہیں جن کو قادیانی جرنیل فتح کر چکے ہیں اب کون سی فتح باقی ہے جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) تو قع دلاتا ہے۔ ہم تو آج تک یہی سنتے آئے تھے کہ ابو الحسن ملا دو پازہ مر چکا ہے مگر معلوم ہوا کہ ابھی مرا نہیں بلکہ اس شعر کا مصداق ہے:

نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت
گرچہ بسا گذشت کہ نوشیرواں نماند

قادیانیو ہم اس بات کے تو قائل ہیں چاہے ہم سے قادیان کی جامع مسجد میں کہلوا لو کہ تمہیں بات بنانی خوب آتی ہے بات ایسی بناتے ہو کہ نقل اور اصل میں فرق نہیں رہتا ۔ شاعر زندہ ہوتا تو تمہاری داد دیتا جس نے کمال بلاغت سے اپنی محبوبہ کا ذکر کیا ہے

ارید لانسی ذکرھا فکانّما۔تمثل لی لیلی بکل سبیل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۴ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۷ ص ۵)

قادیانی حدیث دانی۔۲

جناب مولوی عبداللہ ثانی صاحب لکھتے ہیں: سحر کے متعلق منکرین حدیث ہمیشہ اس حدیث کو قرآن کے معارض کہتے چلے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ ہر ذرا تفصیل سے بحث کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ منکرین نبوت نے ہمیشہ بشریت اور نبوت میں منافاۃ ہی پیش کی وہ اپنا عقیدہ ہر زمانہ میں یہی پیش کرتے رہے کہ، جو بشر ہے وہ رسول نہیں ہوسکتا، اور جو رسول ہے وہ بشر نہیں ہونا چاہیے۔

اس کی فرع یہ ہے کہ رسول کو عوارض بشریہ لاحق نہیں ہو سکتے محض اس بنا پر انہوں نے چند باتیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق پیش کیں جو سورۃ فرقان کی آیات میں ہیں

۱۔ و قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ۔ (منکروں نے کہا کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے)۔۲۔ و یمشی فی الاسواق ۔ (اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے)۔۳۔ لو لا انزل علیه ملك فیکون معه نذیراً ۔(اس پر فرشتہ اترتا کہ اس کے ہمراہ نذیر ہوتا)۔

۴۔ او یلقی الیه کنز (یا اس پر خزانہ ڈالا جاتا)۔۵۔ او تکون له جنة یاکل منها ۔ (یا اس کا باغ ہوتا جس سے کھاتا)۔۶۔ و قال الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحوراً (الفرقان:۸) (اور ظالموں نے یہ بھی کہا کہ تم لوگ مسحور آدمی کی پیروی کر رہے ہو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفار کی یہ چھ بودی باتیں ذکر کرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے

انظر کیف ضر بوا لك الا مثا ل فضلوا فلا یستطیعو ن سبیلاً ۔(الاسراء ۴۸:)(اے نبی دیکھو یہ لوآپ کی شان میں کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ گمراہ ہو گئے اور راستے کی طاقت نہیں رکھتے)۔دوسرے مقام پر کفار کا یہ مقولہ اس طرح آیا ہے و اذا ذکر ت ربك فی القر آ ن و حده و لّوا علی اد با ر هم نفو راً ۔نحن اعلم بما یستمعون به اذ یستمعو ن الیك و ا ذ هم نجوی اذ یقو ل الظا لمو ن ان تتبعو ن ا لّا ر جلاً مسحوراً (الاسراء۔۴۶۔۴۷)(جب اے نبی آپ قرآن میں اکیلے خدا کا ذکر کرتے ہیں یہ لوگ پیٹھ دے کر بھاگ جاتے ہیں۔ہم جانتے ہیں کس لئے سنتے ہیں جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں (نیز) جب وہ سرگوشی کرتے ہیں اور جب وہ ظالم کہہ دیتے ہیں بھائی تم لوگ مسحور آدمی کی پیروی کرتے ہو) یہاں بھی وہی قول فرمایا ا نظر کیف ضر بوا لك الا مثا ل .. ا لآ یه ۔نتیجہ بالکل صاف ہے کہ منکر لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی عوارضات بشریہ سے ملوث نہ ہونا چاہیے اسی لئے انہوں نے اپنی فہرست میں کھانا کھانا اور بازاروں میں چلنا پھرنا بھی ذکر کیا۔

خدا تعالیٰ نے ان کے جواب میں فرمایا اے نبی! دیکھو یہ لوگ آپ کی نبوت پر کیسی بودی اور بے ہودہ باتیں پیش کرتے ہیں اور انہیں لغویات کے باعث حقانیت کے منکر ہوئے جارہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کو صحیح راستہ دکھائی نہیں دیتا۔

اس تقریر سے تو یہ امر نمایاں ہوتا ہے کہ جیسے کھانا پینا عوارضات بشری سے ہے اور وہ نبوت کے منافی نہیں اسی طرح سحر کے اثر سے بیمار ہو جانا بھی نبی کی نبوت کے منافی نہیں ہے۔نبی اگر بشر ہے (اور یقیناً ہے) تو اس کو بخار بھی ہوسکتا ہے زہر کا اثر بھی ہو سکتا ہے سحر کے اثر سے جو مرض وغیرہ پیدا ہو وہ نبی پر بھی پیدا ہوسکتی ہے اس کا ثبوت قرآن مجید میں اور جگہ بھی ملتا ہے۔حضرت موسیٰؑ نے جب جادوگروں کی سوٹیاں اور رسیاں دیکھیں تو ان کے سحر کے اثر سے موسیٰ کو خیال ہوا کہ یہ دوڑتی ہیں (فا ذا حبالهم و عصیهم یخیل الیه من سحر هم انها تسعی .(طه : ٦٦)) پھر حضرت موسیٰؑ جی میں ان سے ڈرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ مت ڈرو۔

یہ ایک معمولی بات تھی کہ موسیٰ پر بحیثیت بشر کوئی ایسا عارضہ ہو جو ہر بشر پر ہوسکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر فرعون ظالم نے اس کو بھی نبوت کے منافی خیال کیا اور انہیں لوگوں کی طرح جنہوں نے انبیاء کو اس لئے نبی نہ سمجھا کہ وہ بشر ہیں اور صاف کہہ دیا ان انتم الا بشر مثلنا۔ اسی طرح فرعون ظالم نے بھی کہہ دیا انی لا ظنك یا موسی مسحوراً (بنی اسرائیل:۱۰۱)۔(اے موسی میں تجھ کو جادو کے اثر سے متاثر خیال کرتا ہوں (اسواسطے تم نبی نہیں ہو)۔قادیانی نبی کے امتیو! بتاؤ اگر سید الرسل پر بھی بوجہ بشر ہونے کے سحر کے اثر سے وہی مرض تخیل ہوا جو موسی پر ہوا تھا اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں باسند صحیح بیان بھی کر دیا تو تمہیں اس کے مان لینے سے کون سا امر مانع ہے۔ پس حدیث رسول ﷺ کو ماننا اور اس پر اعتقاد رکھنا اہل حدیث کا سب سے بڑا فرض ہے اسی واسطے میں اس روایت کو درست تسلیم کرتا ہوں۔ (باقی)

(حاشیہ: ہم مرزا جی جیسے بے باک نہیں جو اسی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: آنکھ بند کر کے بخاری مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے ...معلوم ہوتا ہے کسی خبیث نے اپنی طرف سے اپنی باتیں ملا دی ہیں اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۸ کالم ۱۔ اگر کوئی اس کے جواب میں کہہ دے کہ معلوم ہوتا کہ کسی .....نے اس حدیث کو سمجھا ہی نہیں اور سمجھنے سے پہلے اعتراض جڑ دیا ہے، تو شائد قابل ملامت نہ ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۴ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۷ ص ۵-۶)

قادیانی حدیث دانی-۳

جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی لکھتے ہیں:

قادیانی کا سوال دوم۔ حدیث طلب العلم فریضة علی کل مسلم کو آپ صحیح مانتے ہیں یا نہیں، درآنحالیکہ امام بیہقی نے اس کے متن کو مشہور مگر اسناد کو ضعیف قرار دیا ہے۔(الفضل حوالہ مذکور)

قادیانی مولوی نے کنویں کے مینڈک کی مثل کی اچھی طرح تصدیق کی اور ثابت کر دیا کہ آپ مشکوتی ملا تو ضرور ہیں مگر آپ کو یہ پتہ نہیں کہ کتاب مخرج سے باہر اصل سند کو دیکھیں تو شاید کچھ فائدہ پہنچ سکے۔

سنیئے جناب! یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی موجود ہے اس کی شرح کا اقتباس حاشیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھ لیتے تو وہاں آپ کا یہ شبہ رفع ہو جاتا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں انی ر أیت له خمسین طر یقاً و قد جمعتها فی جزء۔ (اس کے پچاس طرق میں نے دیکھے ہیں جو ایک کتاب میں جمع کر دیئے ہیں)۔ حافظ جمال الدین کا قول منقول ہے روی من طرق تبلغ ر تبة الحسن ۔ یہ کئی طرق سے مروی ہے اور یہ حدیث حسن کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ پس یہ حدیث آپ کی روایت کی طرح بے سند نہیں بلکہ بقول سیوطی اس کی ۵۰ سندیں ہیں

سوال سوم ۔ ایسا ہی حضرت امام احمد نے جس حدیث ابی الدرداء کے متن کو مشہور فیما بین الناس قرار دیا ہے کیا اس کی کوئی صحیح اسناد آپ پیش کر سکتے ہیں۔

جواب ۔ قادیانی فاضل کو امام احمدؒ کے اس قول سے نہ جانے کیا فائدہ معلوم ہوا کہ اس کو دلیل بنا لیا حالانکہ امام کے قول لیس له اسنا د صحیح ، سے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کی ایک نہیں کئی اسناد ہیں۔ یہ الگ امر کے موصوف کے نزدیک کوئی سند صحیح نہیں ہے۔ اور آنجناب کا یہ دعوی کہ کسی حدیث کی سند نہ معلوم ہونے سے حدیث کی وقعت ضائع نہیں ہوتی ، کیا اچھا ہو آپ بھی اپنی حدیث کی کوئی سند پیش کر دیں تا کہ اس پر کلام ہو سکے۔

سوال چہارم : نیز مولوی ثناء اللہ سے مشورہ کر کے واضح کریں کہ ا صحا بی کالنجو م با یهم اقتد یتم اهتد یتم کی بھی کوئی سند موجود ہے اور آپ اس حدیث کو صحیح جانتے ہیں (الفضل مذکور)

سنئے جناب ہم جو کچھ کہیں گے علی وجہ البصیرت کہیں گے۔ ہم اندھے مقلد نہیں کہ مرزا جی الہام شائع کریں الارض والسماء معی کما ہو معک جو صریح عربیت کیخلاف بھی ہو، مگر آپ جیسے مولوی فاضل رٹ لگائے جائیں کہ خدا صرف نحو کا پابند نہیں۔ ہمیں میدان تحقیق میں کسی بزرگ سے مشورہ کی ضرورت نہیں ، میں اپنے علم کی بنا پر صاف کہتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس کی سند میں جعفر بن عبد الواحد راوی موجود ہے جو قادیانی مشین کی طرح حدیث خود بنا لیا کرتا تھا۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ و من بلا یا ہ ... ا صحا بی کا لنجو م۔

اس کی آفتوں میں سے یہ حدیث بھی ہے ا صحا بی کا لنجو م

سوال ۵ ۔ بتایئے حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل کی نسبت علمائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کا اعتقاد اور مذہب کیا ہے
جواب ۔ ان فقرات کو پڑھ کر تو معلوم ہو گیا کہ قادیانی مولوی فاضل بالکل کنویں کے مینڈک ہیں ۔ سنیئے جناب یہ حدیث موضوع ہے۔ تذکرۃ الموضوعات از علامہ طاہر فتنی حنفی میں نہایت ہی مختصر الفاظ مستور ہیں جو آپ کی تسکین کے لئے کافی ہیں: چنانچہ وہ لکھتے ہیں؛ قال شیخنا و الزرکشی لا اصل له و لا یعرف فی کتاب معتبر ہمارے استاد صاحب اور زرکشی نے فرمایا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں اور کسی معتبر کتاب میں نہیں پائی گئی۔ امام شوکانی نے بھی موضوعات میں اس کو موضوع لکھا ہے۔

سوال ۶ : یہ بھی بتایئے کہ حدیث لولاک لما خلقت الافلاک کی بھی علماء اہل حدیث کے نزدیک کچھ وقعت ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی سند پیش کیجئے (الفضل حوالہ مذکور)

جواب ۔ یہ حدیث موضوع ہے تذکرہ الموضوعات میں علامہ محمد بن طاہر بن علی فتنی حنفی لکھتے ہیں: لو لاك لما خلقت الافلاك قال الصنعانی موضوع ۔ حدیث لولاک ، صنعانی فرماتے ہیں موضوع ہے

سوال ۷ : محدثین نے لکھا ہے صلوا خلف کل برّ و فاجر حدیثی نشدہ مگر امرتسری مولوی فاضل ثنا اللہ صاحب لکھتے ہیں نماز ہر نمازی کے پیچھے جائز ہے بحکم حدیث صلوا خلف برّ و فاجر.. کیا آپ یا مولوی ثناء اللہ صاحب احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں؟ (حوالہ مذکور)

جواب ۔ گوش ہوش سے سنیئے ۔ محدثین کا یہ قول بالکل صحیح ہے کہ صلو اخلف کل بر.. یہ حدیث ثابت نہیں ۔ امام دارقطنی نے حضرت ابو ہریرہ سے بطریق مکحول روایت کی ہے مگر وہ خود ہی فرماتے ہیں مکحول لم یسمع من ابی هریرة ۔ مکحول کا سماع ابی ہریرہ سے ثابت نہیں ۔ چونکہ روایت منقطع ہے اس لئے صحیح نہیں ۔ اس کی مثال بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے میں کہہ دوں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی آنکھ میں ٹیڑھا پن تھا یعنی قدرے بھینگی تھی، تو آپ جیسے مولوی فاضل فوراً بول اٹھیں گے چونکہ عبداللہ (ثانی) نے مرزا جی کو نہیں دیکھا اسلئے یہ روایت نا قابل اعتماد ہے۔ اب رہا آپ کا یہ سوال کہ بصورت تسلیم عبارت کیوں میں اور مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار نہیں ۔ حاشا وکلا خدا ہمیں مفتری کی اقتداء سے بچائے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاضل صاحب! عبارت ہذا میں صلو خلف کل فاجر آیا ہے، مفتر نہیں آیا۔ مفتری بے ایمان ہوتا ہے بحکم انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ۔ اس لئے ہم کسی بے ایمان کو امام بنانے کیلئے تیار نہیں۔ اس کلام کو برا نہ مانئے یہی سوال آپ کی جماعت کے مفتی صاحب سے بھی ہوا تھا۔ کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگر چہ وہ پابند صوم وصلوۃ ہو نماز منع ہے۔ اس کا جواب جو مرزائی مفتی نے دیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے:

حدیث شریف میں آیا ہے صلّوا خلف کلّ برّ و فاجر اس واسطے احمدی کے پیچھے جائز ہے صلّوا خلف کلّ کا فر نہیں آیا اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں۔ (اخبار بدر ۶۔اپریل ۱۹۰۸ء ص ۹ کالم ۳)

بلکہ اس سے سخت فتوی اعلی حضرت کا سنئیے: جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو (فتاوی احمد یہ ج اص ۲۲۔ پیغام صلح لاہور ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ص ۱۱ کالم ۱)

امید ہے کہ قادیانی مولوی صاحب کا سینہ اب ٹھنڈا ہو گیا ہوگا، کیوں:

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۸۔ص ۴۔۶)

خلیفہ قادیان کا خواب غلط ہوا۔ کوئی نئی بات نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے باپ کی روش پر چلتے ہوئے خوابوں کی اشاعت کر رہے ہیں۔ جس سے مقصد ان کا آئندہ زمانہ میں بشرط زندگی نبوت کی بنیاد رکھنا ہے۔ مگر خدا کی شان ہے جو خواب دیکھتے ہیں وہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً سٹالن روسی ڈکٹیٹر کو بوڑھیا بیمار کی شکل میں دیکھا جس کی بابت اظہار کیا کہ وہ مرنے والا ہے مگر وہ آج تک اچھا بھلا پھرتا ہے۔ پیغام صلح لاہور نے پوچھا بھی تھا کہ سٹالن والا خواب کہاں گیا، مگر اخبار الفضل قادیان منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھ گیا۔

آج ہم ایک نئے خواب کا ذکر سناتے ہیں جو اس سے لطیف تر ہے۔ ہمیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں کوئی ایسا مدرسہ ہے جس میں تعلیم ہی ایسی ہوتی ہے جس کی بابت کہا گیا ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

عجیب عجیب قسم کی باتیں بتاتے ہیں پھر ان کی تاویلیں گھڑتے ہیں۔ اور اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خواب بھی اسی قسم سے ایک ہے۔

کوئی پانچ سال کا عرصہ ہوا میں (مرزا محمود احمد) نے ایک رؤیا دیکھی تھی جس کی میں نے اسوقت تک پوشیدہ رکھا ہوا تھا (گو بعض مجالس میں میں نے اشارۃً ذکر کر دیا تھا) صرف عزیزم چودھری ظفراللہ خاں صاحب کو میں نے وہ رؤیا سنائی تھی جس پر انہوں نے عزیزم چوہدری محمد انور کاہلوں کا ایک رؤیا سنایا تھا کہ یہ بھی اسی مضمون سے متعلق معلوم ہوتا ہے وہ رؤیا میں نے یہ دیکھی تھی کہ گویا میں دہلی میں ہوں اور انگریز حکومت چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں اور ہندوستانیوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے اور بڑی خوشی کے جلسے کر رہے ہیں کہ حکومت ہمارے ہاتھ میں آ گئی ہے اور ایک بہت بڑا چوک ہے اس میں کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے لوگ تقریر کر رہے ہیں اور خطابات تجویز کر رہے ہیں کہ ہندوستان نے حکومت حاصل کی ہے فلاں کو یہ رتبہ دیا جائے غرض خطابات اور عہدے تجویز کر رہے ہیں میں نے ان کی خوشیوں کو دیکھ کر کھڑے ہو کر ان میں ایک تقریر کی اور کہا کہ یہ کام کرنے کا وقت ہے خوشیاں منانے کا وقت نہیں انگریز تو صرف عارضی طور طور پر پیچھے ہٹے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر لوٹیں اور یہ سب خوشیاں بیکار ہو جائیں۔ اس لئے تقریریں نہ کرو خوشیاں نہ مناؤ تنظیم کرو اور تیاری کرو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں پر میری بات کا اثر ہوا ہے لیکن اکثروں پر نہیں ہوا اور وہ اس خوشی میں کہ ہم نے ملک پر قبضہ کر ہی لیا ہے نعرے مارتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور میدان خالی ہو گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ سامنے سے انگریزی فوج مارچ کرتی ہوئی چلی آ رہی ہے اور میں نے کہا دیکھو وہی ہوا جس سے میں ڈرتا تھا اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اب جبکہ ملک آزاد ہو چکا ہے ملک کی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے میں اپنے دل میں سوچتا ہون کہ کتنے آدمی اس موقع پر جمع کر سکتا ہوں اور میں نے خیال کیا کہ اگر ۱۵۰۰، آدمی جمع ہو جائیں تو ہم آزادی کو برقرار رکھ سکیں گے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ (الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء ص اول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزوں کے چلے کے بعد دوبارہ انگریزی فوج کا سامنے آنا اور خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا ۱۵۰۰، آدمیوں کو اس کے مقابلے کے لئے جمع کرنا بتا رہا ہے کہ یہ خواب جنگی شکست کے متعلق ہے جو آج تک انگریزوں کو نہیں ہوئی۔ یہ عارضی حکومت جو انگریزوں نے دی ہے یہ جنگی شکست نہیں ہے نہ اس کے لئے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے ۱۵۰۰، آدمی کام دے سکتے ہیں۔ دیکھیں خلیفہ کا سرکاری گزٹ الفضل اس کو کہاں چسپاں کرتا ہے۔

بظاہر تو یہ خواب سراسر غلط ہوا لیکن خلیفہ بھی آخر اسی باپ کا بیٹا ہے جس نے خواب میں خلیفہ کو تسلی دی تھی جب اس نے پوچھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا۔ اس نے جھنجھلا کر کہا تھا کہ وہی ہوگا جو میرے الہام میں ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا۔ مگر خلیفہ کو اس وقت یہ نہ سوجھی کہ وہ یہ پوچھتا کہ حضرت اب اسکے مرنے سے کیا فائدہ؟

تقدم زمانی تو بقول الفضل للمقتدم آپ کو حاصل ہو چکا۔ اب وہ طاعون سے مرے یا ہیضہ سے ہمیں کیا فائدہ؟ پھر وہ جو جواب دیتے اسے شائع کرتا تو کوئی عقدہ حل بھی ہوتا۔ اب تو بجز اس کے کیا حاصل جو مولانا ظفر علی خان جیسے مخالف بھی بطور مذاق کہہ گئے ہیں

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

مختصر یہ ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے خواب جیسے کچھ ہیں وہ اپنے والد کے الہام کے مشابہ ہیں۔ کیوں نہ ہو الولد سر لابیه

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۹ ص ۴-۵)

قادیان اور لاہور میں حلفیہ فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ ذکر اذکار قادیانی اور لاہوری اخباروں میں چل رہا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری جماعت کا امام سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندر آبادی کے مطالبہ پر حلف اٹھائے تو کئی ہزار روپیہ انعام لے جس کی تعداد ساٹھ ہزار تک پہنچ گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اخبار پیغام صلح مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۴۶ء میں مولوی محمد علی لاہوری کا اعلان نکلا ہے کہ میں مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہوں ہمارے جلسہ میں جو اخیر دسمبر میں ہو رہا ہے سیٹھ صاحب آجائیں اور ہم سے حلف لے لیں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ حلف کا یہ کام پھر کھٹائی میں پڑنے والا ہے۔ نہ سیٹھ عبد اللہ الہ سکندر آبادی لاہور آئیں اور مولوی محمد علی لاہوری قادیان جائیں گے۔

اس لئے ہم ایک معقول تجویز پیش کرتے ہیں جو دونوں فریقوں میں سنت موکدہ کے حکم میں ہے وہ یہ ہے کہ دونوں فریق امرتسر کی عیدگاہ میں آکر یہ کام کریں جہاں مرزا صاحب متوفی نے ۱۸۹۳ء میں مباہلہ کیا تھا۔

امرتسر میں آج کل دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے جس میں کسی قسم کے اجتماع کی اجازت نہیں اسلئے آنے سے پہلے صاحب ضلع سے اجازت لے لینی چاہیے غالباً اجازت مل جائے گی کیونکہ یہ اجتماع مذہبی ہوگا اس اجتماع میں جو فریق ہم سے کوئی خدمت طلب کرے گا ہم اس کو پورا کریں گے۔ ان شاء اللہ

فریقین کے حلفیہ فیصلہ کے بعد ہم ان دونوں فریقوں کو متحد کرنے اور متفق کرنے کے لئے اپنی شخصیت پیش کریں گے اور کہیں گے کہ تم دونوں آپس میں جنگ کر چکے ہو۔ اب تمہارے اتفاق کی ایک صورت ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے سامنے تم دونوں (مرزا محمود احمد، اور محمد علی لاہوری) متحد ہو کر آجاؤ اور مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر ہم سے بحث کر لو کیونکہ تمہارا باہمی جھگڑا مثل تنازع شیعہ سنی کے ہے اور ہمارے ساتھ تم لوگوں کا معاملہ کفر اور ایمان کا سا ہے۔ یعنی ہم کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے آخری فیصلے والے اشتہار میں جو دعا شائع کی تھی وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو کر اپنا جلوہ دکھا چکی ہے۔ پس آپ دونوں فریق اس دعا کی قبولیت کو تسلیم کریں یا انکار کی وجوہات بتائیں۔

نوٹ۔ ۱۹۱۲ء میں یہ مباحثہ لدھیانہ میں ہوا تھا۔ جس میں ہم نے فریق ثانی سے حسب فیصلہ ثالثان تین سو روپیہ انعام پایا تھا۔ اس مباحثے سے پہلے ہم نے اعلان کیا تھا کہ فریق ثانی اپنے خلیفہ (حکیم نورالدین) کی اجازت لے کر سامنے آئے۔

فریق ثانی نے ہمارے اس مشورے کو بایں طریق مسترد کیا کہ ہم اپنے طور پر خلیفہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا لے کر آئیں گے تم ایسا کہنے والے کون ہو۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریق ثانی کے جو افراد اس مباحثہ میں شریک کار تھے وہ بھی فیصلے سے منحرف ہو گئے اور جہلاء فرقہ مرزائیہ نے یہ عذر کیا کہ انہوں نے خلیفہ (نورالدین) کی اجازت سے یہ کام نہیں کیا۔

گذشتہ سال بھی ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مولوی محمد عمر حنفی نے کسی مرزائی سے شرطیہ مباہلہ کیا کہ اگر تم سال تک زندہ رہے تو سچے ہو کر انعام کے مستحق ہو گے۔ جوں ہی قادیان میں یہ خبر پہنچی تو وہاں سے اعلان ہوا کہ ایسا کرنے کی اجازت اس احمدی نے خلیفہ سے نہیں لی۔ اس لئے یہ فیصلہ ناطق نہیں ہو گا۔

لہذا یہ شرط ضروری ہے کہ سیٹھ عبداللہ اس مباحثے میں خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی اجازت مطبوعہ شائع کر کے ہمارے سامنے آئے اور جن علماء کو اپنا وکیل بنانا چاہے بنالے۔ اگر وہ چاہیں تو ہم بٹالہ میں جو قادیان کے قریب ہے پہنچ جائیں گے۔ ہاں یہ شرط ضروری ہو گی کہ اس مناظرہ میں سیشن جج کے درجے کا کوئی شخص منصف ہونا چاہیے۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۵ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۵۰ ص ۴)

آخر وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک قصہ مشہور ہے کہ دو بنیا دکان دار جن کی دکانیں آمنے سامنے تھیں، کسی امر میں جھگڑ رہے تھے۔ جھگڑتے جھگڑتے لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ دونوں اپنے ہاتھوں میں باٹ لئے ہوئے ایک دوسرے کو للکارتے ہوئے کہتے تھے، اتر تو سہی، آ تو سہی۔ مگر اپنی شریفانہ طبیعت کے ماتحت بازار میں اتر کر لڑتے نہیں تھے۔ ناظرین کا ہجوم تھا جو ان کی شرافت کی داد دیتا تھا۔ یہی مثال قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی ہے۔ سالہا سال سے یہ جھگڑا چلا آ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی تھے یا غیر نبی۔ اس اختلاف کا فیصلہ کبھی مناظرہ سے کبھی حلف سے کرنا چاہتے رہے، مگر وہ طے نہیں ہوتا۔

ہم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء میں اس کا ذکر کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ بتایا تھا کہ یہ حلف وقوع پذیر نہیں ہوگی کیونکہ نہ لاہوری قادیان جائیں گے اور نہ ہی قادیانی لاہور میں آئیں گے، اس لئے یہ حلف امرتسر میں ہونی چاہیے جہاں مرزا صاحب قادیانی کا مباحثہ ہوا تھا۔ یہ بھی لکھا تھا کہ اس کے بعد دونوں فریق متفق ہو کر ہم سے مباحثہ کریں۔ ہمارا مضمون مباحثہ آخری فیصلہ ہوگا۔

ہم نے سمجھا تھا کہ گذشتہ جنگ یورپ سے ان دونوں جماعتوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ مشترک دشمن کے سامنے ایک ہو جانا چاہیے جیسے برطانیہ اور روس جرمن کے مقابلے میں متحد ہو کر فتح یاب ہو گئے تھے۔ مگر ان دونوں جماعتوں نے ہمارے اس نیک مشورہ کو قبول نہیں کیا۔ کیوں قبول نہیں کیا اس کا جواب قرآن مجید میں یوں ملتا ہے جحدوا بها واستيقنت انفسهم۔ ہم اب بھی ان دونوں جماعتوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ متفق ہو کر اپنا کوئی قابل مناظر مقرر کریں جسکو دونوں جماعتوں کے امیر اپنا وکیل بنا کر بھیجیں اور اس کا ساختہ پر داختہ منظور کریں ورنہ یاد رکھیں میرا یہ تقاضا ختم نہیں ہوگا۔ قادیانی اور لاہوری ممبرو! دل کے کانوں سن رکھو

ستعلم لیلی ای دین تداینت
ایّ غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۹ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ا۔ ص ۶)

جلسہ سالانہ میں خلیفہ قادیان کی تقریر

اپنے باپ کے خلاف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ قادیانی لوگ مرزا صاحب کی تعلیم یا تو بھول گئے ہیں یا جان بوجھ کر چھپاتے ہیں۔ یہ بھی ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے الفاظ بھول گئے ہوں تو ہم سے پوچھ لیا کرو، ہمیں بتانے میں بخل نہیں ہوگا۔ مگر یہ لوگ ایسے کہاں کہ ہمارے کہنے پر عمل کریں۔ آج ہم بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) جس نے ہم کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا اور ہم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے اسے منظور کرلیا تھا اس شرط سے کہ بٹالہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر سادہ قرآن مجید لے کر ہمارے سامنے تفسیر لکھئے۔ تفسیر ایسی ہوگی کہ عربیت کے مخالف نہ ہو۔ اس کا جواب آیا تھا کہ میں عربی اتنی نہیں جانتا صرف بڑے حضرت صاحب کا کلام نقل کروں گا۔ جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ ایسا کرنا نیوگ کے مشابہ ہے۔ خیر یہ بات تو رفت گذشت ہوگئی آج ہم خلیفہ مذکور کی تقریر سے جو انہوں نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں کی ہے ایک اقتباس سناتے ہیں اس کا شروع یوں ہے:

یہ دنیا اس قدر تیزی کے ساتھ ایک تباہی کے گڑھے کی طرف جارہی ہے کہ جہاں تک دنیا داروں کی عقل کا سوال ہے اس تباہی کے گڑھے سے اسے بچانا بالکل ناممکن نظر آتا ہے انسان ترقی کی دوڑ میں اور اپنی ترقی کے شوق میں ایسی ایسی ایجادات کی طرف قدم بڑھاتا جاتا ہے کہ خود وہی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگیا ہے کہ جس چیز کو اپنی ترقی سمجھتا تھا اور جسے اپنی کامیابی خیال کرتا تھا وہ درحقیقت میری تباہی کا رستہ تھا اور میری ہلاکت کی تدبیریں تھیں۔ (الفضل قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۱)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بڑے مرزا قادیانی نے دنیا کی عمر سات ہزار سال بتائی ہوئی ہے اور اپنی بعثت ساتویں ہزار میں لکھی ہے اور یہ بھی تصریح کی ہے کہ چھٹا ہزار سخت گمراہی کا تھا یہ ساتواں ہزار جس میں ہم ہیں ہدایت کا ہے (قادیانی لیکچر سیالکوٹ)

ناظرین کرام! فرمائیے بقول مرزا صاحب قادیانی دنیا کا ساتواں ہزار سراسر ہدایت کا ہے۔ پھر اس میں بقول خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) یہ گمراہیاں اور ظلم و ستم کی کاروائیاں کیوں ہیں۔ یہ وہی مثل ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

مسیح موعود آکر چلے بھی گئے اور اپنے زمانہ کو ہدایت کا زمانہ بتا بھی گئے مگر بقول خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) دنیا تیزی کے ساتھ ایک تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خلیفہ قادیانی کی تصدیق کرتے ہیں۔ واقعی دنیا مذہب اخلاق اور معاشرت بلکہ تمدن میں بھی گمراہی اور تباہی میں دن بدن ترقی کر رہی ہے جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں بتایا ہے

پوچھا جو کل انجام ترقیء بشر۔ یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہیگا کوئی انساں میں عیب۔ ہو جائینگے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر خلیفہ قادیان (محمود احمد) کی تقریر کے ساتھ ہماری تصدیق نے مل کر ایسے کچھ پیچیدگی پیدا کر دی ہے جس کا افسوس سب جماعت مرزائیہ کو ہونا چاہیے کیونکہ اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر سیالکوٹ کی تکذیب ہوتی ہے اس لئے یہ بالکل اس کے مشابہ ہے جو منطق کی کتاب ملاحسن میں بطور چیستان کے مذکور ہے کہ کسی شخص کا یہ کہنا کہ: کلامی ھذا کاذب ۔اس کو صحیح کہتے بھی نہیں بنتی، اور غلط کہتے بھی نہیں بنتی۔

سچ تو یہ ہے کہ قادیانی مشن ایسا ہی کچھ گورکھ دھندا ہے جسکی بات یہ کہنا بجا ہے:

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا۔ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲ ص ۴-۵)

خلیفہ قادیان کی جلسہ میں آمد

جناب مولوی محمد رفیق خطیب جنڈیالہ گورو لکھتے ہیں: میں بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کئی اصحاب کی بار بار تاکید کی وجہ سے قادیان ضلع گورداسپور تواریخ مقررہ میں جلسہ دیکھنے گیا اور بتاریخ ۲۵ دسمبر ۲ بجے شام سے ۲۷ دسمبر صبح چھ بجے تک رہا اور جماعت مرزائیہ کا رنگ ڈھنگ بھی دیکھتا رہا۔مگر مجھے مرزا محمود صاحب خلیفہ جماعت مرزائیہ کو دیکھنے کا بہت شوق تھا وہاں پر جو میرے میزبان تھے انہوں نے بتایا کہ ان کی سواری جب آئے گی آپ سے کہہ دیں گے۔ چنانچہ بوقت صبح بہت سی گھنٹیوں اور موٹر کے ہارن بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو میزبان نے مجھ سے کہا کہ اب ان کی سواری آرہی ہے۔

میں دوڑ کر گھر سے باہر آیا تو عجیب منظر تھا۔گلی جو اتنی چوڑی تھی کہ موٹر تانگہ کھلا نکل سکتا تھا اس میں ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے بھاگ دوڑ ہو رہی ہے، اور گلی صاف ہو رہی ہے۔لوگ بھاگ بھاگ کر اس گلی کے کنارے پناہ تلاش کر رہے تھے۔ پھر تقریباً پندرہ سائیکلیں آئیں، ان کے پیچھے موٹر سائیکل آئے۔ان کے پیچھے ایک کار آئی اس کے بعد مرزا محمود احمد صاحب کی سواری آئی۔آپ کار میں تشریف فرما تھے ۔کار چاروں طرف سے شیشوں سے بند تھی اور پھر بھی پبلک شور مچا رہی تھی السلاعلیکم اور حضرت مرزا محمود احمد صاحب کسی کو بھی جواب نہ دیتے تھے۔اس کے پیچھے پھر دو کاریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھیں ان کے پیچھے گھوڑ سوار تھے اور ان کے پیچھے تقریباً پچیس نوجوان لاٹھیوں سے مسلح دوڑتے ہوئے جا رہے تھے مگر بہت ہی جوش میں دوڑ رہے تھے۔

پھر دوبارہ واپسی بھی اسی طرح ہوئی۔ میں نے اپنے میزبان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ جب بھی نکلتے ہیں یہی شان ہوتی ہے کیا کوئی بتلاسکتا ہے کہ یہ کیا وجہ ہے آخر یہ سواری اس طرح کیوں نکلتی ہے (اس کی اصل وجہ تو لاہوری جماعت کا پیغام صلح بتائے گا ہمارا خیال تو یہ ہے کہ آج سے پہلے کئی سو سال ایک شخص اسی طرح نکلا کرتا تھا جسکے متعلق قرآن مجید نے بتایا فخرج علی قومه فی زینته (القصص :۷۹) جسکا انجام بھی بتایا ہے فخسفنا به و بداره الارض (القصص :۸۱) فاعتبروا یااولی الابصار ۔مدیر) میں قادیان کے بازار میں جا رہا تھا کہ ایک بہت بڑا بورڈ دیکھا جس پر بطور اشتہار یہ عبارت لکھی تھی: بیس ہزار روپیہ انعام۔

(ارشاد نبوی ﷺ یبعث لهذه الامة علی رأس کل مأة من یجددلها دینها یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین بھیجے گا (از کتاب حجج الکرامة مصنفه نواب صدیق حسن)

۱۔ پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز۔ ۲۔ دوسری صدی کے مجدد حضرت امام شافعی و احمد بن حنبل۔ تیسری صدی کے مجدد ابوشرح وابوالحسن اشعری، چوتھی صدی کے مجدد ابوعبید اللہ نیشاپوری۔ پانچویں صدی کے مجدد امام غزالی۔ چھٹی صدی کے مجدد سید عبدالقادر جیلانی، ساتویں صدی کے مجدد خواجہ معین الدین اجمیری، آٹھویں صدی کے مجدد حافظ ابن حجر عسقلانی و صالح ابن عمر۔ نویں صدی کے مجدد سید محمد جون پوری (سید محمد جون پوری مجدد تھے تو قضیہ ہی ختم کیونکہ وہ مدعی مہدویت تھے چنانچہ ان کے اتباع فرقہ مہدویہ کے نام سے آج بھی حیدرآباد میں آباد ہیں مزا یہ ہے وہ بھی تحریک قادیانیہ کے اسی طرح مخالف ہیں جس طرح اور مسلمان۔ اڈیٹر) دسویں صدی کے مجدد امام سیوطی۔ گیارھویں صدی کے مجدد الف ثانی سرہندی۔ بارھویں صدی کے مجدد شاہ ولی اللہ۔ تیرھویں صدی کے مجدد سید احمد رائے بریلوی۔ چودھویں صدی....؛

نوٹ: بموجب ارشاد نبی جہاں ہر ایک صدی کے سر پر مذکورہ بالا مجددین میں سے کسی کا مجدد ہونا ثابت اور مشتہر ہے وہاں چودھویں صدی کے سر پر بھی مجدد کا آنا ضروری ہے اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس صدی کے مجدد نہیں تو کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مدعی ... پیش کرکے بیس ہزار روپئہ انعام حاصل کریں

(مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے تیرھویں صدی کے اندر ہی بزمانہ تصنیف براہین احمدیہ مجددیت کا اظہار کیا تھا جو زمانہ مجددیت کا نہیں تھا۔ چودھویں صدی کے مجدد مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی احمد رضا کیوں نہ ہوں جو اپنے نام کے ساتھ مجدد مائۃ حاضرۃ لکھا کرتے تھے بہرحال مرزا غلام احمد اپنی پیش گوئیوں اور اپنی غلط تعلیمات کی وجہ سے نہ مجدد ہیں نہ مہدی ہیں اور نہ مسیح موعود بلکہ بقول مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم اس رباعی کے مصداق ہیں

چہ گویم، باز تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ۔ وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

یکے قطاع نسل یکے امام بھنگیاں بینی ۔ مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی)

از عبداللہ الہ دین سکندر آباد

دوسرے نمبر پر یہ لکھا تھا: امتی کا اقرار۔ لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہوکر نبوت کا دعوی کرے مگر یہ نبوت آنحضرت کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جاوے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جاوے (چشمہ معرفت ص ۳۲۵)

قیمتی حوالے: لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ علی کے سوا کوئی فتی ہی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ نہ اس جیسا کوئی فتی ہے اور نہ اس جیسی کوئی تلوار چنانچہ لا نبی بعدی کا بھی یہی مفہوم ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں

قولوا انه خاتم الانبياء ولاتقولوا لا نبی بعده

یعنی کہو خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں (تکملہ مجمع البحار۔ ص ۸۵)

آپ فرماتے ہیں لو عاش ابراهيم لكان صديقا نبيا (ابن ماجہ ج ا ص ۱۱۰) (یعنی ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور نبی ہوتے)۔

يا بنی آدم اما يأتينكم رسل منكم يقصون عليكم آياتی (الاعراف: ۳۵) (اے آدم کی اولاد جب جبھی آویں تمہارے پاس میرے رسول بیان کرتے ہوئے تم پر میری آیتیں)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نبی کا لقب نہیں پایا۔

اگر نبوت اور اتباع نبی ﷺ میں لازم ملزوم کی نسبت ہے تو کیا وجہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولوگ کامل متبع تھے وہ کیوں نبی نہ ہوئے۔ لازم وملزوم میں انفکاک کیوں جائز ہوا۔ اصل یہ ہے کہ یہ باتیں سب بناوٹی ہیں ہمارا مسلک تو یہ ہے کہ ان بحثوں میں کچھ فائدہ نہیں۔ منطقی قیاس میں صغری پر بہت کچھ مدار ہوتا ہے صغری اگر ثابت نہیں ہے تو کبری بھی مفید نہیں ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اس قیاس میں بطور صغری (دلیل کا جزو اول) کے ہیں۔ اگر صغری ثابت نہیں ہے تو دلیل کسی طرح ثابت نہیں۔ اس لئے ہمارے ناظرین مرزا صاحب کے حالات پر پوری توجہ دیں گے تو ان کو ثابت ہو جائے گا کہ ان کی کوئی الہامی بات بھی سچی نہیں ہوئی تو پھر وہ ہمارے ساتھ یہ کہنے پر متفق ہو گئے

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے۔قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۳ ص ۴۔۶)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مخالفہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: دونوں جماعتیں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتی ہیں کہ ہمارا نبی مرزا کوئی نئی شریعت نہیں لایا بلکہ شریعت اسلام ہی کے پابند تھے، لیکن اگر ان کا عمل دیکھا جائے تو دونوں کا شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ آج ہم جس امر کا ذکر کرتے ہیں وہ سال ہا سال سے ان میں اختلافی چلا آرہا ہے، وہ ہے حلف کا معاملہ۔

سکندر آباد دکن کے ایک صاحب چورن فروشوں کی طرح ہمیشہ ایک انعامی اشتہار دیا کرتے ہیں۔ میرے متعلق بھی ان کا اشتہار ۲۳ سال سے جاری ہے۔ اسی طرح مولوی محمد علی لاہوری مرزائی کے متعلق بھی انعامی اشتہار چھپتا رہتا ہے مگر دل میں چونکہ یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ: لینے دینے کے سر پر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے،

اس لئے حلف کا مضمون نیا نیا بنایا جاتا ہے۔ اس سال ماہ دسمبر کے آخری ایام میں جلسہ سالانہ کے موقع پر لاہوری امیر جماعت نے اپنا حلفی مضمون پڑھ دیا۔ قادیانیوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری مطلوبہ حلف نہیں ہے۔ اسی طرح ہمارے مقابلے پر بھی یہی کہتے رہے ہیں۔ اسلئے آج ہم ذرا واضح لفظوں میں ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ قرآنی تعلیم سامنے رکھ کر حلف کا فیصلہ کریں میرے اور مولوی محمد علی کے عقیدے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت فرق ہے، مگر اس بات میں ہم دونوں متفق ہیں کہ مرزا نبی یا رسول نہیں تھے جیسا کسی شاعر نے اپنا اور دوسرے لوگوں کا عقیدہ یوں ظاہر کیا ہے

واعظِ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں ست کہ او مردم نیست

اسی طرح مولوی محمد علی، مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد یا ملہم مانیں، یہ ان کا عقیدہ ان کو مبارک رہے۔ ہم دونوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا صاحب قادیانی رسول نہیں تھے۔ اب آیئے قرآن مجید کی تعلیم دیکھئے۔ یہودیوں عیسائیوں اور عرب کے مشرکوں وغیرھم کو یک جا کر کے قرآن مجید کہتا ہے یقول الّذین کفروا لست مر سلا۔ کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔، یہ قول کل کفار کا مشترک ہے۔ ناظرین غور کریں یہ آیت کیسے صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ میرے اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے حلف کا مضمون صرف اتنا ہی ہونا چاہیے ما کان مرزا رسو ل او نبی۔ اس سے زیادہ لمبی چوڑی باتیں کرنا اور حلف کا مضمون نیا نیا تجویز کرنا نئی شریعت بنانے کے برابر ہے۔ پس سکندر آباد کا سیٹھ عبداللہ الہ دین سن لے کہ میں اس قسم کا حلف قادیان میں اٹھا چکا ہوں اور اشتہار میں شائع کر چکا ہوں، اور اب بھی ایسا حلف اٹھانے کو تیار ہوں مگر میں انعامی رقم ان سے نہیں مانگتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے کہا تھا

ما اتانی اللہ خیر مما آتاکم۔ خدانے جو مجھے دیا ہے وہ تمہارے دیئے سے اچھا ہے

اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ادھر اودھر کی لایعنی باتیں چھوڑ کر صرف یہی مضمون رکھیں ما کان مرزا رسو لًا ولا نبیا۔

بلکہ مزید حوصلہ ہو تو یہ بھی کہہ دیں

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

سکندر آبادی دوست، عبداللہ الہ دین کے سامنے یہ آیت پیش کر کے پوچھیں کہ اس کا مضمون کیا ہے۔ منکرین رسالت کا قول صرف لست مر سلاً منقول ہے۔ تم جو ادھر ادھر کی باتیں بتاتے ہو قرآن مجید کے مقابلہ میں کیوں کر صحیح تسلیم ہو سکتی ہیں۔

پس آیئے دہلی، امرتسر یا لاہور میں مجھ سے حلف لیجئے اور آپ جو رقم لائیں گے اس پر میں ہاتھ رکھ کر واپس کر دوں گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی رہی سال کی میعاد جس میں حلف اٹھانے والے کی موت حیات کا فیصلہ ہوگا ، یہ بھی تمہاری ایجاد ہے۔ سچے ہوتو قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دو۔ اور اگر اسی پر ضد ہے جس کا اظہار تم سکندر آبادی ہم دونوں کے سامنے کر رہے ہو، تو پھر یہ لکھ دو کہ سال گذر کر ایک دن بھی زیادہ ہم زندہ رہے، تو آپ جھوٹے اور ہم سچے۔ پھر کو نوا مع الصادقین آپ کو سچوں کا ساتھ دینا ہوگا۔ پس آپ اپنے اس اقرار پر اپنے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے دستخط لے کر شائع کر دیں اور اس میں کسی قسم کا ایچ پیچ نہ ہو۔ وہ پرچہ ہمارے پاس بھیج دیں۔ پس آپ جلدی کیجئے اور یہ میری دریا دلی اور استغناء قلبی ہے کہ میں روپئے آپ سے نہیں مانگتا بلکہ آپ کو مانگتا ہوں۔ سیٹھ صاحب اور ان کے ملنے جلنے والے دوست اور رشتہ دار ہمیں بتائیں کہ یہ کیا انصاف ہے کہ بعد حلف سال کے اندر مریں تو یقیناً جھوٹے، اگر سال گزر جائے تو پھر بھی ہماری سچائی کا اعتراف نہ ہو۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء جلد ۴۴ نمبر ۴ ص ۳۔۴)

(مولوی محمد علی لاہوری کے موضوع بالا پر پیغام صلح لاہور میں وقتاً فوقتاً مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ بطور نمونہ چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ بہاء

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا پیش کردہ طریق فیصلہ

(مولوی محمد علی صاحب لاہوری لکھتے ہیں) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدر آباد دکن کی جماعت کے ایک معزز رکن ہیں۔ میرے قیام حیدر آباد میں سیٹھ صاحب نے مجھ سے نفرت کا اظہار تو یہاں تک کیا کہ انہوں نے اپنے محترم دوست خان صاحب عبدالکریم بابو خان صاحب کی اس دعوت میں شامل ہونا بھی پسند نہ کیا جو میرے حیدر آباد دکن کے معززین سے تعارف کیلئے میرے معزز میزبان نے کی تھی اور جس میں سیٹھ صاحب بھی مدعو تھے۔ مگر عین اس وقت جب میں حیدر آباد سے روانہ ہو رہا تھا، تو ایک خط مجھے بھیجا جو جماعت قادیان کے آرگن الفضل میں بھی چھپوا دیا گیا ہے جسکا ماحصل یہ تھا کہ جن عقائد کا اظہار میں نے حیدر آباد دکن میں کیا وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف ہیں اور اس اختلاف کا فیصلہ یوں ہوسکتا ہے کہ میں ان الفاظ میں جو انہوں نے تجویز کئے ہیں مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤں (طویل مضمون ہے پھر لکھا ہے ..)

جہاں تک مجھ سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ ہے میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کی حدیث میں ہے؟...اس طریق فیصلہ کو منظور کرنے سے پیشتر ان دو باتوں کی ضرورت ہے

اول: یہ کہ وہ آیت قرآنی یا حدیث پیش کیجائے جس میں خدا سے فیصلہ لینے کا یہ طریق منظور ہو

دوم: یہ کہ خلیفہ صاحب قادیان ایک اعلان کریں کہ اگر میں اس طریق فیصلہ کو منظور کرلوں تو مجھ پر عذاب نہ آنے کی صورت میں وہ اوران کی ساری جماعت اپنے عقائد باطلہ سے بیزاری کا اعلان کر کے میرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔، مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ آج سے ساری جماعت قادیان اس حوالہ تلاش میں لگ جائے اور ایک ماہ تک یہ حوالہ نکال کر بھیج دے رہا گیارہ ہزار روپے کا سوال تو میں جناب سیٹھ صاحب صاحب کواور ان کی نقل کرنے والوں کو یہ مشورہ دوں گا کہ میرے سچا ثابت ہونے کی صورت میں جب جناب خلیفہ صاحب اوران کی جماعت کواس قدر ندامت اٹھانی پڑے گی تو میری طرف سے یہ اجازت ہے کہ یہ روپیہ جناب خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے البتہ اگر اس طریق فیصلہ کے لئے سیٹھ صاحب کوئی سند قرآن یا حدیث کی پیش نہ کرسکیں تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ گیارہ ہزار روپیہ بطور تاوان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کو تبلیغ کے لئے ادا کریں... (پیغام صلح لاہور ۱۴۔اپریل ۱۹۴۲ء ص ۴۔۶)

قادیانی علماء کی سراسیمگی

سیٹھ عبداللہ الہ دین نے موکد بعذاب حلف سے خدا سے فیصلہ لینے کے لے جو طریق تجویز کیا تھا اس کے جواب میں حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے سیٹھ صاحب اور تمام قادیانی علماء سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے؟

اس سوال کو آج دو ماہ سے زائد ہو گئے لیکن ادھر اودھر ہاتھ پیر مارنے کے سوائے کوئی ایسی سند قادیانی علماء یا خود سیٹھ صاحب آج تک پیش نہیں کرسکے جس سے یہ ثابت ہو کہ موکد بعذاب حلف سے ایک سال کے اندر جھوٹی حلف اٹھانے والے پر عذاب نازل ہو جاتا ہے۔(پیغام صلح لاہور ۲۴ جون ۱۹۴۲ء ص ۶)۔

سیٹھ الہ دین صاحب کا مطالبہ حلف

(مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں) بعض احباب نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اپنا مطالبہ حلف اب تک بار بار دوہراتے رہتے ہیں۔اس کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں۔ دوا فروشوں کے انعامی اشتہارات اسی طرح نکلتے رہتے ہیں،خواہ ان کی دوائی سے کوئی مرے یا جیئے۔

مجھے آج تیس سال یہ حلف اٹھائے گذر چکے کہ نہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کیا، نہ میں نے تبدیل کیا۔، اور یہی قادیانی جماعت اور ہمارے درمیان باعث ما بہ النزاع ہے۔ابھی اس قسم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلف گذشتہ سال قادیانی جماعت مانسہرہ کے مطالبہ پر اٹھائی اور اب پھر یہی حلف اٹھائی ہے اور میاں (محمود احمد) صاحب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حلف اٹھائیں کہ ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اپنا عقیدہ در بارہ حضرت مسیح موعود تبدیل کر لیا تھا اور سابقہ انکار نبوت کی تحریروں کو منسوخ قرار دے دیا تھا۔ سیٹھ صاحب کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بیس ہزار مجھے دیتے تاکہ مجھے عدالت کے ذریعہ سے طلب کرنے کی ضرورت نہ رہتی اور اس وقت ان کا یہ روپیہ اعلائے کلمۃ اللہ میں لگ جاتا مگر سیٹھ لینے سے بنتے ہیں، دینے سے نہیں۔ سردست انہیں چاہیے کہ جسطرح بیس ہزار انہوں نے مجھے دینے کا وعدہ کیا تھا اگر میں اپنے عقائد کی صحت پر حلف اٹھاؤں اب یہ اعلان کریں کہ اگر میاں (محمود احمد) صاحب اپنے عقیدہ کی صحت پر حلف اٹھائیں کہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ در بارہ نبوت تبدیل کر لیا تھا اور اپنی سابقہ تشریحات نبوت کو کہ اس سے مراد محض لغوی اور مجازی معنی ہیں جسے اصطلاح شریعت میں محدثیت کہا جاتا ہے غلط اور منسوخ قرار دیا تھا، اور خود میاں صاحب نے بھی اسی بنا پر اپنا عقیدہ ۱۹۰۱ء میں تبدیل کر لیا تھا اور ان کی جماعت کے لوگوں نے بھی تبدیل کر لیا تھا، اور حضرت (مرزا) صاحب کے انکار نبوت کے حوالوں کو منسوخ سمجھ لیا تھا تو وہ بیس ہزار روپیہ ان کو انعام دیں گے۔ خاکسار محمد علی ڈلہوزی۔ اگست ۱۹۴۵ء (پیغام صلح ۱۵۔ اگست ۱۹۴۵ء ص ۳)۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کا انعامی چیلنج

حضرت امیر مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہیں

سیٹھ عبداللہ الہ صاحب سکندر آباد خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کے غالی مرید ہیں اور خلیفہ صاحب کو خوش کرنے کے لئے حضرت امیر جماعت احمدیہ لاہور (مولوی محمد علی) کو اختلافی عقائد کے متعلق بڑے بڑے انعامی چیلنج دے کر حضرت ممدوح کے متعلق عام پبلک میں عموماً اور جماعت قادیان میں خصوصاً غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کا یہ عامیانہ پروپیگنڈہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ الفضل مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بھی ایک اشتہار: مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام، کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔: مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔، ہم نے ان کو یہ چیلنج دیا کہ آپ اپنا عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفا بیان کرو۔ ہم آپ کو اسی جلسہ میں نقد ۵ ہزار انعام دیں گے۔ اور آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالی کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرت ناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو مزید ۵۰ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر وہ سالہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سال سے چیلنج کو ٹالتے ہی رہتے ہیں اگر کوئی صاحب ان کو اس پر آمادہ کریں تو ان کو بھی اس جلسہ میں نقد ۵ ہزار روپیہ دیا جائے گا۔، اس مذکورہ اشتہار کے پیش نظر ہمارے دوست شیخ انعام الحق صاحب حیدر آباد دکن نے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو دو مکتوب لکھے جن کی نقول درج ذیل ہیں:

مکتوب نمبر ا: حیدر آباد دکن ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء بخدمت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن ۔ ..آپ کا اعلان مطبوعہ الفضل قادیان ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۶ بعنوان مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام، پیش نظر ہے۔ ہمارے امیر جماعت حضرت مولانا محمد علی نے میری درخواست پر ایسا حلف اٹھانا منظور فرمالیا ہے۔ چنانچہ حضرت ممدوح احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے آئندہ جلسہ سالانہ پر جو انشاء اللہ حسب معمول دسمبر ۱۹۴۶ء میں بمقام لاہور منعقد ہوگا ذیل کا حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں؛

میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد اور مسیح موعود ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی شخص کافر دائرہ اسلام سے خارج ہوسکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا،

بشرطیکہ آپ مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب سکندر آباد دکن کے پاس اس مضمون کی تحریر کے ساتھ جمع کرا دیں کہ وہ (یعنی عبدلکریم) حضرت مولانا محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مذکورہ بالا حلف اٹھانے کے بعد پانچ پانچ ہزار روپیہ حضرت مولانا ممدوح اور اس خط کے راقم شیخ محمد انعام الحق کو فورا ادا کر دیں اور باقی پچاس ہزار روپیہ خان بہادر موصوف ایک سال گزرنے پر حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ادا کر دیں اگر اس عرصہ میں اللہ تعالی طرف سے کوئی عبرت ناک سزا جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو حضرت ممدوح پر نہ آئے۔،

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے میں ہماری جماعت کے افراد کے علاوہ دیگر اصحاب بکثرت شریک ہوتے ہیں کافی اجتماع ہوتا ہے۔آپ بھی اس موقع پر تشریف لائیں ۔حضرت مولانا محمد علی صاحب یہی حلف قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھی اٹھانے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ آپ اپنے خلیفہ صاحب سے اس کی اجازت حاصل کرلیں اور خلیفہ (مرزا محمود) صاحب سے اس اجازت کا اعلان کرا دیں۔

از راہ کرم آپ اولین فرصت میں مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب کے پاس مطلوبہ تحریر کے ساتھ جمع کرا دیں اور خان بہادر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مجھے مطلع کریں تاکہ میں حضرت مولانا ممدوح کی خدمت اقدس میں اطلاع عرض کرسکوں ۔اس عریضہ کا حتی الامکان جلدی جواب عنایت کریں امید ہے آپ بخیریت ہوں گے ۔ نیاز کیش محمد انعام الحق مکان ۱۰۰۔اے کلاس محلّہ اعظم پورہ شرقی ملک پیٹھ حیدر آباد دکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مکتوب نمبر ۲: حیدر آباد دکن ۲۳ نومبر ۱۹۴۶ء

بخدمت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین .... ایک عشرہ سے زائد عرصہ ہوا میں نے ایک نہایت ضروری خط تحریر خدمت کیا تھا (جس کی نقل لف ہذا ہے)۔ خلاف توقع اس کا جواب اب تک موصول نہیں ہوا۔ بذریعہ رجسٹری رسید طلب یاددہانی عرض ہے از راہ کرم بواپسی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ مزید تاخیر مناسب نہ ہوگی۔ میری درخواست پر ہمارے امیر جماعت مولانا محمد علی صاحب حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ امید ہے آپ اپنے اعلان مطبوعہ الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے اولین فرصت میں مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ اور مطلوبہ عالی جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب سکندر آباد دکن کے حوالے کر کے ان کی مصدقہ اطلاع سے مجھے ممنون فرمائیں گے۔ اب جب کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب میری درخواست پر حلف کے لئے تیار ہو گئے ہیں آپ کی طرف سے کسی قسم کی گریز یا تامل کا اظہار ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ نیاز مند محمد انعام الحق

سیٹھ عبداللہ الہ دین کے مذکورہ اشتہار اور اخویم شیخ انعام الحق کے دونوں خطوط حضرت امیر نے ذیل کی سطور مدیر پیغام صلح کو بھجوائی ہیں اور ہدایت فرمائی ہے کہ وہ حضرت ممدوح کی طرف سے مذکورہ اشتہار اور دونوں خطوط کی نقول کے اندراج کے آخر میں شائع کر دی جائیں وہ سطور درج ذیل ہیں: میں ذیل کی حلف اپنے سالانہ جلسہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں جس کا مطالبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے اشتہار مندرجہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بدیں الفاظ کیا گیا ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔

اور یہی حلف میں قادیان کے سالانہ جلسہ پر بھی اٹھانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ میاں محمود احمد صاحب ایسے حلف اٹھانے کے لئے مجھے دعوت دیں اور آدھ گھنٹہ وقت اس غرض کے لئے دیں کہ میں اس امر کی تشریح کر دوں کہ ایسی حلف اٹھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ محمد علی۔

ہم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے اشتہار شیخ انعام الحق صاحب کے خطوط اور سیٹھ صاحب کے چیلنج کے متعلق حضرت امیر کے نہایت واضح ارشاد کو پیش کر کے سیٹھ صاحب مذکور کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بزدلانہ خاموشی کو ترک کر کے میدان میں نکلیں تا کہ اس حلف سے دنیا پر واضح ہو جائے کہ کون سا فریق حق پر ہے اور کون باطل پر۔ اگر اس موقعہ پر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے کسی قسم کی ایچا پیچی کر کے سامنے آنے سے گریز کیا تو اس سے یہ بات بالکل نمایاں ہو جائے گی کہ وہ آج تک مخلوق خدا کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے نہایت شرم ناک سوقیانہ اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہے ہیں جو ایک شریف انسان کی شان سے بعید ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیٹھ صاحب کے قلب اور دماغ میں دیانت اور شرافت کا شائبہ تک بھی موجود ہے تو وہ ضرور میدان میں نکل کر حلف کی شرائط کو پورا کریں گے۔ (پیغام صلح لاہور ۴ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۳)

قادیانی اور لاہوریوں میں مباحثہ اور مباہلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ بحث دونوں فریقوں میں چلی آرہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی شروع سے کیا تھا یا ۱۹۰۱ء سے کیا۔، اور یہ کہ نبوت کی تعریف پہلے کیا تھی اور پیچھے کیا بتائی؟

خدا کی شان یہ گروہ اپنے خیال میں متکلمین کہلاتا ہے مگر یہ جھگڑا ان میں ختم نہیں ہونے پاتا۔ ختم ہونا تو کجا شروع بھی نہیں ہوتا۔ کبھی مباہلہ کا جھگڑا ہے، کبھی شرائط پر بحث چلی جاتی ہے۔ کبھی حلف کا ذکر آجاتا ہے۔ سکندر آبادی سوداگر چورن فروشوں کی طرح الگ اشتہار پر اشتہار دیئے جاتے ہیں، ان کا بھی فیصلہ نہیں ہوتا۔

لالہ لاجپت رائے نے تاریخ ہند میں جینیوں کے ذکر میں لکھا ہے کہ ان کے دو گروہوں میں اس مسئلہ پر اختلاف ہوا تھا کہ کچکول جس میں روٹیوں کے ٹکڑے ڈالتے ہیں اس میں پسا ہوا نمک ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔ عرصہ تک یہ جھگڑا ختم نہ ہونے پایا۔

ہم دیکھتے ہیں قادیانی مسیح کے ان حواریوں میں بھی ایسا ہی اختلاف ہے جو ختم نہیں ہونے پاتا۔ ایک طرف دونوں جماعتوں کے امیر مولوی محمد علی اور مرزا محمود احمد مقابل ہیں۔ دوسری طرف مولوی اللہ دتا اور ابو عمر الدین مقابل ہیں۔ تیسری طرف اخبار پیغام صلح لاہور اور اخبار الفضل قادیان بھی ہاتھ جوڑی کر رہے ہیں۔ الغرض ہر روز ان کی طبع آزمائی اور زور تقریر و تحریر دیکھنے میں آتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو یہ ہوسکتی ہے جو کسی زمانہ میں معتزلہ اور اہل سنت میں جھگڑا اٹھا تھا کہ حرام کو رزق اللہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ مثلاً کوئی شخص زنا کاری یا شراب فروشی کی آمد سے ہمیشہ پیٹ پالتا رہا ہو، اس کے حق میں کہا جاسکتا ہے یا نہیں کہ اسنے خدا کا رزق کھایا۔ بہت دنوں تک یہ بحث چلتی رہی آخر فریقین تھک کر بیٹھ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں حیرت پر حیرت ہوتی ہے یہ حواریان مسیح موعود جو اپنے خیال میں کسی دوسرے فرقے کے عالموں کو علماء سوء کے سوا کسی مستحسن لفظ سے خطاب نہیں کیا کرتے یہ آپس میں کیا کہہ رہے ہیں۔ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا کہتا ہے۔ دوسرا فریق اس کو اخلاقی جرائم کا مرتکب بتاتا ہے۔ ہم الگ بیٹھے دیکھتے اور سنتے ہیں تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

مزید لطف یہ کہ ان لوگوں کی مثال وہ ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے ارشاد نبوی ہے کہ جب کسی جماعت میں بدکاریوں کی کثرت ہو جائے اور نیک لوگ ان کو منع نہ کریں تو عذاب الٰہی آتا ہے جو ان دونوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی مثال حضور ﷺ نے فرمائی ایک جہاز میں کچھ لوگ نیچے رہتے ہیں، اور کچھ اوپر۔ پینے کا پانی اوپر کی منزل میں ہے، نیچے والے اوپر کی منزل میں پانی لینے جاتے ہیں تو وہ مزاحمت کرتے ہیں۔ آخر نیچے والوں نے کہا اچھا ہم نیچے کا تختہ توڑ کر دریا سے پانی لے لیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اوپر والے اگر نیچے والوں سے صلح صفائی نہ کریں گے اور ان کو نہ روکیں گے، تو پانی جہاز میں آکر دونوں کو ڈبو دے گا۔

یہ مثال ہم نے اس لئے دی ہے کہ ان دونوں گروہوں کو سمجھائیں کہ تم اپنی لڑائی ختم کرو یا تھوڑے دنوں کے لئے ملتوی کرو، اور ہمارے ساتھ فیصلہ کرلو کہ مرزا غلام احمد اپنے آخری فیصلہ والے اشتہار کے مطابق کیا تھے؟ اگر تم لوگ ایسے ہی لڑتے رہے، اور مخالف کی طرف توجہ نہ کی تو سمجھ لینا کہ تمہارا جہاز شبے ماند شبے دیگر نمے ماند، کا مصداق ہو جائے گا۔ پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

(اہلحدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۷ فروری ۱۹۴۷ء ۸۔۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۵۔۶ ص ۴)

(قادیانی خلیفہ کی تفسیر نویسی چیلنج کے جواب میں پیغام صلح لاہور میں بھی جوابی تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں چند ایک یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ بہاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب میاں صاحب کا تفسیر نویسی پر چیلنج

(مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں) جناب میاں محمود احمد صاحب کا ذیل کا چیلنج جو اخبار الفضل ۲۳۔ اپریل میں نکلا ہے اس کی طرف مجھے ایک دوست نے توجہ دلائی ہے: میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیش گوئی (مصلح موعود) کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح ہوگی۔، اس سے پیشتر میں دو طرح پر جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو چیلنج دے چکا ہوں اور بار بار اس کو دہرا چکا ہوں۔ ایک یہ کہ وہ مسئلہ تکفیر اہل قبلہ و ختم نبوت کے بعد اجرائے نبوت پر بحث کر لیں اور ان کے اپنے مریدوں کو اس بحث میں حکم ٹھہراؤں گا۔، اور دوسرا یہ کہ جس طرح پر ہماری جماعت کے ستر آدمی یہ حلف اٹھا چکے ہیں کہ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود کے دعوی میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی ان کی جماعت کے لوگ بھی یا وہ خود بھی حلف اٹھائیں کہ ۱۹۰۱ء میں ایک غلطی کا ازالہ نکلنے پر ہم نے اس بات کو محسوس کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود اپنے دعوی میں تبدیلی کر رہے ہیں.....میاں صاحب ان دونوں مقابلوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ کوئی جواب دیتے ہیں۔، اس کی بجائے انہوں نے تفسیر نویسی کا یہ چیلنج دیا ہے جس کے متعلق پہلی بات تو یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں واقعی وعدہ دیا ہے کہ اگر وہ قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں گے تو دوسرے سب لوگ ان کے مقابلہ میں مغلوب ہوں گے؟ یا یہ صرف ان کے اپنے نفس کی تعلّی ہے...دوسری بات یہ دریافت طلب ہے کہ ان کی فتح صرف اس طرح ہوگی کہ ان کے مرید کہیں گے کہ ہمارے پیر کی تفسیر سب سے بہتر ہے یا کوئی غیر احمدی علماء جو ان کے قول کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جن سے ان کے خیال کے مطابق فہم قرآن ہی سلب کر لیا گیا ہے ہے، یہ فیصلہ کریں گے۔ یا عیسائیوں اور یہودیوں سے یہ فیصلہ لیا جائے گا۔ آخر کون جج اس کا فیصلہ کرے گا کہ میاں صاحب کو فتح ہوئی یا ان کی مقابل تفسیر لکھنے والے کو...تیسری بات یہ دریافت طلب ہے کہ لوگوں نے سارے قرآن کی تفسیریں بھی لکھی ہیں۔ میاں (محمود احمد) صاحب اگر خود ایک مکمل تفسیر شائع کر کے یہ دعوی کرتے تو زیادہ موزوں تھا پھر ان کی تفسیر کا دوسری تفسیروں سے موازنہ کرنے کے لئے کوئی رستہ کھلتا... ان تینوں باتوں کے بعد بھی ہیں جن کا جواب میاں (محمود احمد) صاحب سے ملنے کی مجھے امید نہیں۔ ان کے اس چیلنج کو کہ قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر وہ بھی لکھیں اور دوسرے لوگ بھی لکھیں۔ قبول کرتا ہوں اور سہولت کے لئے صرف ایک ہی آیت ان کے سامنے پیش کرتا ہوں و مبشرا برسو ل یاتی من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعدی اسمه احمد۔ اس آیت کا انتخاب میں نے اس لئے بھی کیا ہے کہ اس سے پیشتر جناب میاں (محمود احمد) صاحب دنیا کے علماء کو یہ چیلنج دے چکے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر کا انہیں سب سے بڑھ کر علم دیا گیا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء ص ۳)۔

حضرت امیر کی دعوت مباحثہ ومباہلہ۔ خلیفہ صاحب قادیان خاموش کیوں ہیں

خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کی یہ دیرینہ عادت ہے کہ بلند بانگ دعاوی کرتے ہیں تعلّی کرتے ہیں اور دنیا کو مقابلہ میں آنے کا چیلنج دیتے ہیں۔ لیکن جب کوئی مرد میدان ان کا چیلنج قبول کرتا ہے یا کسی مرد خدا کا آہنی قلم ان تار عنکبوت سے بنے ہوئے تعلیوں کے پردے کو چاک کرتا ہے.... تو میاں (محمود احمد) صاحب اپنے آپ کو بے نقاب دیکھ کر اتنے منفعل ہو جاتے ہیں کہ ان میں بولنے کی سکت نہیں رہتی۔ اور ان کی بھبکیاں نزلہ زکام اور کھانسی کے ٹھسکے میں بدل جاتی ہیں۔ کیونکہ عموماً چیلنج کے جواب میں الفضل کے سرورق پر یہی شائع ہوتا ہے کہ حضور (مرزا محمود احمد) کو نزلہ زکام کھانسی کی شکایت ہے۔

میاں صاحب اتنا شور مچانے کے بعد اتنی بے نمکی پیدا کرتے ہیں کہ انسان کو تعجب ہوتا ہے کہ ایک مذہبی لیڈر اتنا بزدل بھی ہوسکتا ہے۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے دنیا کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا جسے حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے قبول کیا۔ لیکن میاں صاحب کو مقابلہ میں نکلنے کی جرأت نہ ہوئی۔ محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے قبول کیا لیکن میاں صاحب خاموش رہے۔ رسالہ البیان امرتسر میں ان کے چیلنج کو قبول کیا گیا، لیکن میاں (محمود احمد) صاحب نے ایسی چپ سادھی جو انسان صرف ایک دفعہ ہی سادھتا ہے۔

ہم میاں (محمود احمد) صاحب سے استفسار کرتے ہیں کہ جب آپ میں مقابلہ میں نکلنے کی ہمت نہیں تو آپ کس برتے پر چیلنج کیا کرتے ہیں۔ اس سے تو بہتر ہے کہ آپ ایسے چیلنج نہ دیا کریں تاکہ آپ کا بھرم نہ کھلے۔ میاں صاحب صرف اپنے بھولے بھالے مریدوں پر اپنی علمی سطوت قائم رکھنے کے لئے یہ پاپڑ بیلتے ہیں لیکن درحقیقت ان میں جان نہیں ہوتی اور نہ میاں صاحب اس میدان کے مرد ہیں، ورنہ وہ چیلنج قبول کر کے ضرور میدان میں نکلیں۔ تفسیر نویسی کے چیلنج کی طرح میاں (محمود احمد) صاحب حضرت امیر (محمد علی) کو تعلّی آمیز اور غلیظ الفاظ میں مباہلہ کی دعوت دی۔ حضرت امیر نے اس دعوت کا دنداں شکن جواب دیا اور میاں (محمود احمد) صاحب کے تین جھوٹ پیش کر کے انہیں مباحثہ اور مباہلہ کی دعوت دی اور اس دعوت کو، میاں محمود احمد صاحب جواب دیں، کے عنوان سے پیغام صلح میں چوکھٹہ کے اندر بار بار شائع کیا۔ لیکن میاں (محمود احمد) صاحب کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔ صرف الفضل نے مدعی سست گواہ چست کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصداق بنتے ہوئے لکھا کہ پہلے ان الزامات کا ثبوت پیش کیجئے۔لیکن کوئی اس عقل کے دھنی سے پوچھے کہ ثبوت پیش کرنے کیلئے ہی تو دعوت مباحثہ دی جارہی ہے۔اگر ان الزامات کا کوئی ثبوت نہیں ہے تو میاں (محمود احمد) صاحب کو اس چیلنج کے قبول کرنے میں خوف کیوں ہے؟ انہیں فوراً اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیے۔ آخر میاں صاحب اس چوکھٹے کا جواب کیوں نہیں دیتے کیا۔پیغام صلح کا یہ چوکھٹہ انہیں نظر نہیں آتا؟

(پیغام صلح لاہور۔۱۳ستمبر۱۹۴۴ء ص ۳)

میاں صاحب مجھ سے مباہلہ کر لیں (خطبہ محمد علی فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۴۵ء)

میں نے میاں (محمود احمد) صاحب کو بحث کے لئے بھی بار بار بلایا اور ساری شرطوں کو چھوڑ دیا مگر وہ نہ نکلے۔مگر اب میں ان کو ایک اور چیلنج دیتا ہوں۔میں ان امور پر ان سے مباہلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کر لیا کرتا تھا۔اور نہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مریدوں میں بھی یہ چرچا ہوا کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کا اجتہاد درباره نبوت درست نہیں نکلا۔وہ نکلیں اور میرے ساتھ مباہلہ کر لیں۔

مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی خود ہو جائے گا کیونکہ وہ پہلے اس بات کا ثبوت پیش کریں گے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے فلاں فلاں جگہ یہ فرمایا ہے کہ میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا او حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مریدوں نے فلاں وقت اکٹھے ہو کر یہ کہا کہ حضرت صاحب کا اجتہاد درباره نبوت درست نہیں نکلا اور بعد میں حلف اٹھائیں کہ :ا۔حضرت صاحب نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا اور اپنی سابقہ تحریروں کو منسوخ قرار دے دیا تھا۔۲۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے جو میں لفظ نبی کی تشریح کیا کرتا تھا وہ غلط تھی۔۳۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مرید آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کا اجتہاد درباره نبوت درست نہیں نکلا۔

اور میں (محمد علی لاہوری) حلف اٹھاؤں گا :ا۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا، نہ اپنی پہلی کتابوں کو منسوخ قرار دیا۔۲۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے کہیں نہیں فرمایا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔۳۔حضرت صاحب کے مریدوں میں آپ کی زندگی میں کبھی یہ چرچا نہیں ہوا کہ حضرت صاحب کا اجتہاد درباره نبوت درست نہیں نکلا۔،،یقیناً یا میاں صاحب ان باتوں میں جھوٹے ہیں یا میں جھوٹا ہوں یہ واقعات ہیں جن میں ایک فریق ضرور جھوٹ بول رہا ہے اس لئے اگر وہ صرف مباحثہ سے ان باتوں کو ثابت کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں اور اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ان میں مباہلہ کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔(پیغام صلح لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء ص ۵)

کیا میاں محمود احمد مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ میں نے حلف اٹھائی وہ بھی حلف اٹھائیں

(مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں) دسمبر ۱۹۴۴ء کے سالانہ جلسہ قادیان پر میاں محمود احمد صاحب نے جمع شدہ مریدوں کو خوش کرنے کے لئے بڑے زور سے یہ دعوی کیا تھا کہ میں ان کے ساتھ اختلافی مسائل اور حضرت مسیح موعود کے دعوی نبوت اور تکفیر اہل قبلہ پر بحث کے لئے نہیں نکلتا حالانکہ وہ مجھے بار بار بلا چکے ہیں یہ دعوی چہ دلاور است دز دے کہ بکف چراغ دارد کا مصداق تھا مباحثہ کے لئے ہمیشہ میں انہیں بلاتا رہا۔ دعوتوں پر دعوتیں دیں۔ ایک ایک سال میں دس دس دفعہ بھی دعوت دی گئی مگر انہوں نے ہمیشہ گریز کیا اور اکثر اوقات خاموشی اختیار کی .... (پیغام صلح ۸۔اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۶۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۲ ص ۱)

مولوی محمد علی کا اعلان

میں اس بات پر جماعت قادیان کے پیشوا (مرزا محمود) سے مباحثہ کے لئے بھی تیار ہوں۔ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہوں: کیا حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ اپنی نبوت کے متعلق یا آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہونے کے متعلق تبدیل کیا تھا۔ ۱۔ ہم اور جماعت قادیان دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو نبی ہونے سے انکار کیا اور اپنا دعوی محدثیت قرار دیا۔ اور نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم قرار دیا اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو مفتری اور کذاب قرار دیا۔ اختلاف ہم میں اور جماعت قادیان کے پیشوا میں صرف یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ۱۸۹۱ء سے لے کر اپنی وفات تک اسی عقیدہ پر قائم رہے، اور جماعت قادیان کا پیشوا (مرزا محمود احمد) لکھتا ہے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا، خود نبوت کا دعوی کیا اور آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا قرار دیا۔ ۲۔ ظاہر ہے کہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی عقیدہ کا ثبوت پیشوائے قادیان کے ذمہ ہے۔ اگر وہ اس دعوی کو ثابت نہ کر سکیں تو صاف ثابت ہو گا کہ قادیان والوں کا حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنا محض افتراء ہے۔ ۳۔ میں نے بارہا جناب میاں (محمود احمد قادیانی) صاحب کو اس بات پر مباحثہ کے لئے دعوت دی ہے اور یہاں تک بھی لکھ دیا کہ میں صرف ان کی جماعت کے پانچ یا سات اصحاب ثالث ٹھہراؤں گا مگر جناب میاں صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔ ۴۔ میں نے بلکہ ہم میں سے ستر آدمیوں نے اس بات پر حلف اٹھائی کہ ہم نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت کی بیعت کی اور جس عقیدہ پر ہم نے بیعت کی تھی کہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ پر آپ کی وفات تک قائم رہے اور ۱۹۰۱ء میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنا عقیدہ دربارہ نبوت تبدیل نہیں کیا۔۵۔آج تیس سال سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہم اس بات کا مطالبہ کررہے ہیں کہ جماعت قادیان کے ستر آدمی یہ حلف اٹھائیں کہ انہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت صاحب کی بیعت آپ کے دعوی محدثیت پر ہی کی تھی اور اس وقت وہ نبوت جو آنحضرت ﷺ پر ختم سمجھتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا تھا اور اس کے بعد نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم نہیں سمجھتے تھے اور حضرت مرزا صاحب کو نبی ماننا شروع کردیا تھا کیونکہ ۱۹۰۱ء میں انہیں علم ہوگیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا ہے خود میاں صاحب (محمود) سے ایسی حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا مگر ساری جماعت قادیان تیس سال سے خاموش ہے خود میاں صاحب بھی خاموش ہیں۔۶۔ پھر میں نے آخری حجت شرعی کی طرف رجوع کیا کہ میاں صاحب اس بات پر مجھ سے مباہلہ کرلیں کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنا عقیدہ اپنی نبوت کے متعلق اور آنحضرت ﷺ پر ختم نبوت کے متعلق تبدیل کرلیا تھا مگر میاں صاحب پھر بھی خاموش رہے۔۷۔لیکن میاں صاحب کے مرید مجھ سے یہ سوال کرتے چلے جاتے ہیں کہ میں میاں صاحب سے مباہلہ کرنے کے تیار ہوں۔اور کس بات پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ تمام شکوک کو رفع کرنے کے لئے پھر اسی بات کا اعلان کرتا ہوں کہ:۸: میں اس بات پر کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا تھا یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم مانتے تھے اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو مفتری اور کذاب اور ملعون قرار دیتے تھے اور اپنا دعوی صرف محدثیت کا سمجھتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں آپ نے یہ اعلان کیا کہ نبوت آنحضرت ﷺ کے بعد جاری ہے اور خود بھی دعوی نبوت کیا۔میاں صاحب کے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار ہوں اور اس کے لئے صرف ان کے مریدوں ہی کو ثالث بنانے کے لئے بھی تیار ہوں جن میں ایک سر ظفر اللہ خان بھی ہوں گے۔۹۔ثالث بنانے سے یہ لازم نہ آئے گا کہ میاں (محمود) صاحب اپنے مریدوں کے فیصلہ کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اپنے عقیدہ سے توبہ کریں مگر لوگوں کی غلط فہمی رفع ہوجائے گی لیکن اگر میاں صاحب اس میں اپنی خفت سمجھتے ہیں تو میں اس شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اور بلا شرط ان کے ساتھ ایک مباحثہ کے لئے تیار ہوں جو خواہ مجمع عام میں ہو یا صرف بذریعہ تحریرات ہو۔باقی شرائط وہ جو چاہیں رکھ لیں میری طرف سے صرف یہی شرط ہے کہ موضوع بحث صرف اس قدر ہوگا کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا یا نہیں

۱۰۔ میاں صاحب چاہیں تو اسی موضوع پر میں مباہلہ کے لئے بھی تیار ہوں۔یہ مباہلہ وہ چاہیں تو تنہاء مجھ سے کرلیں اور چاہیں تو دونوں طرف سے ایسے لوگوں کو بھی شامل کرلیں جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور اگر وہ اب ۱۹۰۱ء کو تاریخ تبدیلی عقیدہ نہیں مانتے جیسا کہ ان کے بعض مریدوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے تو جو تاریخ اس تبدیلی کے لئے تجویز کریں میں اسی پر مباحثہ اور مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اس تحریر کا جواب میاں صاحب کے اپنے قلم سے مانگتا ہوں۔

خاکسار محمد علی (پیغام صلح لاہور ۲۱۔ اگست ۱۹۴۶ء ص ۲)

کیا یہ مطالبہ حلف ہے یا پانی بلونا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت میں یہ خاص وصف ہے کہ وہ علم مناظرہ میں گفتگو مرکز پر نہیں لاتی، ادھر اودھر کی باتوں میں وقت ضائع کر کے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول بلکہ اشک آور گیس ڈال کر انکی آنکھیں بند کر دیتی ہے۔

۱۹۲۳ء سے یہ جھگڑا چلا آرہا ہے کہ مجھ سے مطالبہ حلف کیا جا رہا ہے۔ بارہا اس کا جواب دیا گیا۔ لطف یہ کہ میں ان لفظوں میں حلف اٹھاؤں جو وہ تجویز کریں، نہ کہ خدا و رسول کے فرمودہ الفاظ میں۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء میں یہ آیت لکھی تھی یقول الذین کفروا لست مر سلاً اس سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ منکرین رسالت کا یہ مقولہ ہے کہ اے پیغمبر تو رسول نہیں ہے۔ یہ ہیں دراصل انکاری الفاظ۔ حلف اگر آئے تو انہی لفظوں پر آنی چاہیے یعنی ما کان مرزا رسو لًا ولا نبیاً۔ حلف کا لفظ لگا کر یوں فقرہ بنے گا و اللہ ما کان مرزا رسولاً و لا نبیاً و لا ملھماً صادقاً۔ بس اس سے زیادہ اور کوئی لفظ حلف اٹھانے کا نہیں ہے کیونکہ اسی کے جواب میں پیغمبر ﷺ کو حلف یوں سکھایا گیا قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم

مدیر الفضل کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی یا اس نے تجاہل سے کام لیا ہے لکھتا ہے کہ اس آیت میں کافروں کا قول نقل ہے حلف کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو علم معانی کے اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے کہ حلف تاکید حکم کے لئے ہوتا ہے بس حکم یہاں کیا ہے لست مرسلاً پر حلف لگا کر و اللہ لست مر سلاً کہنے سے حلف ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مجیب کو کہتے ہوئے یہ بھی نہیں سوجھی کہ اگر یہ مطالبہ حلف نہیں ہے تو آپ منکرین صداقت مرزا سے کیوں حلف طلب کرتے ہیں کیا آپ یا مرزائی شریعت کے بانی ہیں ۔کوئی دلیل پیش کرو جس سے یہ ثابت ہو کہ منکرین صداقت مرسلین سے مطالبہ حلف کرنا چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے البیّنة علی المدعی آپ مدعی ہیں دلیل پیش کرو ورنہ مطالبہ حلف چھوڑ دو ۔اس جماعت کی کجروی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ قادیانی نبی نے جو مضمون حلف کے ساتھ شائع کیا تھا جس کے الفاظ تھے قل ای و ربی انه لحق (اشتہار آخری فیصلہ) اس کو تو مانتے نہیں اور مخالفوں سے مطالبہ حلف کرتے ہیں ۔بس دو ہی باتیں ہیں یا تو مرزا صاحب کے بیان کو جو آخری فیصلہ کی صورت میں شائع ہوا تھا تسلیم کریں جس سے تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں یا اپنے مطالبہ حلف کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیں

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ
ور نہ خاموش کہ ایں شور وفغاں چیزے نیست

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء ۔ا

(مطالبہ حلف کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب معمار نے ایک بسیط مضمون لکھا ہے جسکا ابتدائی حصہ ذیل کی سطور سے شروع ہوتا ہے ہمارے ناظرین عموماً اور سکندر آبادی (دکن) اور حیدر آبادی (دکن) خصوصاً اس سلسلہ کو پڑھ کر رسالہ کی صورت میں شائع کر دیں تو مفید ہوگا۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

الحمدلله وحده والصلوة و السلام علی من لا نبی بعده

قادیانی تحریک کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یا یوں کہیے کہ یہی ایک خوبی اس مذہب میں ہے کہ اپنے مشن کی جو سراسر اغلاط و اباطیل کا مجموعہ ہے تبلیغ ایسے پر پیچ طریقوں سے کرتے ہیں کہ عوام تو عوام بعض خواص بھی بہک و بھٹک جائیں خود اس مذہب کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اقرار ہے کہ میں نے ایسے طریقہ سے اپنی مسیحیت کی بنیاد رکھی تھی کہ علماء اسلام اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے، انہوں نے قبول کرلیا اور پیچ میں پھنس گئے (رسالہ اربعین نمبر۲ ص ۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر بحکم ان عبادی لیس لك علیهم سلطان ۔ اکثر علماء جن میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری آج کل پیش پیش ہیں مرزا جی کے کسی داؤ میں نہ آئے۔ جب مرزا جی نے کوئی پیچ باندھا انہوں نے اسے تار تار کر کے بکھیر دیا جس سے دن بدن قادیانی رسوائی یا باصطلاح جماعت احمدیہ عزت افزائی الم نشرح ونمایاں ہوتی گئی حتی کہ تنگ آ کر مرزا جی نے مولانا صاحب کو خدا کی قسم دے کر مباحثہ کی دعوت دی کہ آپ قادیان آ کر میری پیش گوئیوں (جن پر آپ ہمیشہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں) کی پڑتال کریں میں بھی حلفیہ وعدہ کرتا ہوں کہ میری ہر ایک پیش گوئی (جسے آپ غلط ثابت کر دیں گے) کے عوض ایک سو روپیہ فی پیش گوئی دوں گا مزید برآں یہ کہ ایک لاکھ روپیہ اپنے مریدوں سے بھی دلواؤں گا۔ (خلاصہ رسالہ اعجاز احمدی۔ص ۲۳)

مرزا غلام احمد صاحب کا خیال تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب شائد قادیان آنے سے جھجکیں مگر مولانا صاحب اس فدائے حق گروہ کے امام ہیں جن نے فرائض تو فرائض معمولی سنتوں کے قیام وتر وتج کی حمایت میں بھی گھر بار لٹا دیا جانوں تک کو قربان کر دیا۔ لہذا آپ اس دعوت کو فتح ونسرت کا پیام آسمانی سمجھ کر بصد مسرت و بصد شان دلیرانہ قادیان میں تشریف لے گئے اور جاتے ہی مرزا صاحب کو اطلاع دی کہ

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں۔ ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوے کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آیئے۔ دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

مولوی ثناء اللہ صاحب کی آمد کی اس اطلاع سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کے حواس مقدسہ پر جو اثر ہوا اسکا اندازہ ان اخلاقی فقرات سے لگایئے جو مرزا صاحب قادیانی نے استعمال فرمائے کہ

آپ چوروں کی طرح آ گئے آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔

اس مسیحانہ خوش آمدید کے بعد مباحثہ پر آمادگی بایں الفاظ ظاہر کی کہ:

میں اپنے رسالہ انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کروں گا۔

(اہلحدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۷ فروری ۱۹۴۷ء ، ۸۔۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۵۔۶ ص ۱۴۔۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اولاً تو یہی سیاہ نہیں بلکہ چٹا جھوٹ ہے کہ انجام آتھم کے اندر مرزا غلام احمد صاحب کا خدا سے کوئی اس مضمون کا عہد مرقوم ہے۔ دوم گذارش ہے کہ بفرض محال کوئی ایسا عہد کیا جاچکا تھا تو پھر مرزا صاحب قادیانی اپنے اس عہد پر قائم کیوں نہ رہے کیوں انجام آتھم مرقومہ ۱۸۹۷ء کے بعد تقریباً ۵ سال بعد رسالہ اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے اندر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباحثہ کی دعوت دی

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ کرکے انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر یہ تو مرزا صاحب کی راست گوئی کا نمونہ تھا آگے ملاحظہ ہو مرزا صاحب نے اس پیالہ کو ٹالنے کی جس طرح کوشش کی اسکا مختصر نمونہ یہ ہے کہ آپ نے لکھا زبانی مباحثہ تو میں کروں گا نہیں ہاں وہ طریقہ جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ...آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دوسطر تحریر کردیں کہ یہ میرا اعتراض ہے...آپ نے منہ بالکل بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم ... تین گھنٹہ تک میں اسکا جواب دے سکتا ہوں ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاویگا (کہ مجھ مسیح موعود نبی اللہ ورسول اللہ جس کے بارے میں الہام ہو چکا ہے ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی میری زبان خدا کی زبان ہے اس پورے گھنٹہ بھر کی تقریر دل پذیر سے تمہاری) اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام یہ نہیں ہوگا کہ (زبانی بآواز بلند) پڑھ کر سناویں ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیے کہ وہ (آپ کا سوال بھی) دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ اپنا شبہ (تحریراً) پیش کرتے جاویں گے میں وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ خدا کی قسم ہے میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا۔ آپ آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر لکھ کر (ہمارے دولت خانہ میں) بھیج دیں۔ پھر (جب میں گھر میں بیٹھ کر اسپر اچھی طرح غور کرکے جواب بنالوں گا اور مشیران خوش تدبیر سے صلاح مشورہ لے چکوں گا تو جس دن مناسب سمجھوں گا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع عام کیا جاوے گا اور آپ کو بلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جاویں گے۔

(ملخص مکتوب مرزا بنام مولانا ثناء اللہ منقول از الفضل قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۳)

قارئین کرام! یہ ہے قادیانی مسیح صاحب کے بلند بانگ اور ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی انعامی دعوت کا نمونہ اور یہ ہے اس کا حشر کہ قسم کھا کر دعوت مباحثہ دی اور قسم کھا کر ہی مباحثہ سے انکار کیا نعم ما قیل: ما مواعیدها الا الاباطیل

ہمیں اس پر کسی مزید تنقیدی تبصرہ کی کوئی ضرورت نہیں یہ مکتوب بجائے خود بلند نظر اصحاب کیلئے قادیانی تصویر کے تمام خدوخال کا بے داغ آئینہ ہے یہاں پہنچ کے بے ساختہ ہماری زبان سے بہ تصرف قلیل وہ شعر نکلا جا رہا ہے جو میر قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار فاروق قادیان کا کثیر الاستعمال تھا یعنی

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم۔کبھی کج گام کو سیدھا نہ پایا

ادھر ہمارے محترم مولانا ثناء اللہ کی دریادلی ملاحظہ ہو کہ آپ نے مرزا صاحب قادیانی کی یہ تمام بے انصافی قبول کرتے ہوئے صرف اتنا لکھا کہ مجھے یہ سب منظور صرف اتنی درخواست ہے کہ مجھے کم از کم یہ اجازت تو مرحمت فرمایئے کہ میں دو تین سطر کا اعتراض آپ کے مجمع عام میں زبانی پڑھ کر سنایا کروں۔

خدا جانے مولانا صاحب کی صوت میں کون سا ایٹم بم پنہاں تھا کہ قادیانی حضرت قرآن پاک کی آیت یجعلون اصابعهم فی آذانهم من الصواعق حذر الموت کے مصداق بن کر اس آواز کے سننے سے یکسر انکاری ہو گئے۔

احمدی دوستو! تم لاکھ کان بند کرو فرمان خداوندی والله محيط بالكافرين يكاد البرق يخطف ابصارهم کا جلوہ چار دانگ عالم میں ضوء فگن ہو رہا ہے، اور ہوتا جائے گا۔ اس کے بعد کئی سال تک ادھر اودھر سے مضامین لکھے جاتے رہے یہاں تک کہ ۱۹۰۷ء میں پھر قادیان سے آواز اٹھی کہ ہمارے نبی اللہ کو اگر پرکھنا ہے تو مولوی ثناء اللہ قسم کھا کر پرکھ لے۔(الحکم قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

مگر جب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں منظوری کا اعلان شائع کیا تو مرزا صاحب نے جھٹ اپنے فرار کا پروگرام مرتب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرما کر اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء و اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ دیا:

خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں حضرت اقدس (مرزا) نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ (ثنائیہ) چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے ... یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاوے گی..اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہو گا کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے (یہ فقرہ بھی قادیانی راست بیانی کا گواہ ہے کہ مولوی صاحب کو قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کی دعوت خود دی ہے مگر یہاں لکھتے ہیں کہ، مولوی ثناء اللہ کا چیلنج مباہلہ منظور کر لیا ہے، حالانکہ نہ مولانا نے کوئی چیلنج دیا نہ مباہلہ کا لفظ بولا) اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں درج ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افتراء ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ اشتہار قسم کے ساتھ یہ لکھ دیں کہ میں نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افتراء ہے اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاذبین ان اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ دعوت تو دی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، مرزا جی کے کاذب ہونے پر قسم کھا لیں، مگر ادھر سے آمادگی دیکھ کر اسے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر ٹال دیا۔ اور وہ بھی اس پر تزویر رنگ میں کہ یہ مباہلہ چند روز بعد ہو۔ یعنی اس کا نام مباہلہ رکھ دیا جس میں دونوں فریقوں کا داخل و شامل ہونا لازم ہے۔

کہاں یک طرفہ حلف اور کہاں مباہلہ؟ اس کی تہ میں راز یہ ہے کہ قادیانی حضرت نے اسکا نام مباہلہ رکھ کر کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد تک اسلئے اسے ملتوی کیا کہ وہ اس کتاب کے صفحہ ۶۸ پر لکھ چکے تھے کہ:

میں کافی مقدار دیکھنے کے بعد مباہلہ کی رسم کو اپنی طرف سے ختم کر چکا ہوں

(اہلحدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان سے ایک سوال

جناب خلیفہ صاحب! الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۴۶ء میں آپ کی مجلس علم وعرفان کے تحت جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں آپ نے فن لینڈ کے مسلمانوں کے سوال اور ہندو اخبارات کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

ہمارے مذہب میں تو اس سوال کا جواب موجود ہے ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جب چھ چھ ماہ کے دن رات ہوں گے تو روزہ کسطرح رکھا جائے اور نماز کس طرح ادا کی جائے تو آپ نے فرمایا اقدروا له قدره یعنی اس صورت میں وقت کا اندازہ کرلو۔ (الفضل مذکور۔ص ۲)

آپ کی اس عبارت سے جو آپ نے بحوالہ حدیث بیان کی ہے، صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی علامات سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں دن رات چھ چھ ماہ کے ہوں گے اور نماز روزہ اندازے سے کیا جائے گا، حالانکہ آپ کے عقیدے کے مطابق مسیح موعود آکر چلے بھی گئے، مگر ہم بڑے بڑے لوگوں سے سنتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ میں دن رات صرف ۲۴ گھنٹے کے ہوتے تھے اور نماز روزہ وقت کے اندازے سے نہیں بلکہ سورج کے حساب سے ادا کئے جاتے تھے ۔امید ہے کہ آپ اس سوال کا تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں گے۔

نوٹ: یہ سوال بذریعہ ڈاک خلیفہ قادیان کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔

راقم: حافظ محمد ابراہیم کمیرپوری مقام بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۸ ص ۴)

قادیانی حلف کی ابتداء و انتہاء۔۳

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

برادران! یہ ہے آپ کے، صادق مسیح، کی مقدس کاروائیاں کہ ۶ جولائی ۱۹۰۶ء کو جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کتاب حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۶۷۔۶۸ لکھ رہے تھے (یہ تاریخ کتاب مذکور کے ص ۶۸ پر مرقوم ہے) تو اپنی طرف سے رسم مباہلہ کو ختم، کرنے کا اعلان کر دیا مگر ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ کو دعوت حلف دی اور خود ہ اسکا نام مباہلہ رکھ کر، یہ مباہلہ، کرنے پر آمادہ و تیار ہو گئے اور حقیقۃ الوحی میں کئے ہوئے وعدہ کو مخفی ہوا کے برابر بھی وقعت نہ دی۔

اس پر مستزاد یہ کہ، یہ مباہلہ، پر آمادگی بھی بڑا دکھاوا اور محض دھوکا تھا کیونکہ مباہلہ کا انعقاد حقیقۃ الوحی کی اشاعت وقرأت کے بعد قرار دیا گیا تھا اور اس میں پہلے ہی سے، رسم مباہلہ ختم، کا اعلان موجود تھا۔ اب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بعد ملاحظہ کتاب مذکور مرزا صاحب قادیانی کو بلاتے کہ میں نے اس کتاب کو پڑھ لیا ہے، آپ مباہلہ کے لئے آیئے، تو ادھر سے جواب گھڑا گھڑایا پاتے کہ دیکھو یہ مولوی ایسے اور ویسے ہیں۔ان کو نظر نہ آیا کہ جس کتاب کے پڑھنے کا دعوی ہے اس کے صفحہ ۶۷ پر میں قطعی عہد لکھ چکا ہوں کہ رسم مباہلہ ختم: بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

حاصل یہ کہ ایک طرح سے مرزا جی نے بھول بھلیوں کے انداز کے ساتھ مولوی صاحب موصوف سے جان چھڑالی۔ مگر آخر وہ اور ان کے مشیر ومعاون جو اس کھیل میں تقریباً سب کے سب باکمال اداکار تھے، اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ حقیقت میں یہ سب چالیں کسی کام کی نہیں، الٹا دن بدن مزید رسوائی کا موجب ثابت ہوں گی اس لئے انہوں نے مولوی صاحب کو پھانسنے کے لئے ایک نیا دام بچھایا جو بفضل خدا بحکم: خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد، احمدیت کے حق میں وبال جان اور بلائے بے درماں بن کر رہ گیا۔

وہ یہ ہے کہ مرزا جی صاحب نے مذکورہ بالا اعلان التوائے مباہلہ کے نو دس دن بعد ہی ایک مضمون تجویز کیا جسے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو تحریر کر کے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیج دیا، جو اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ پر بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، شائع کیا گیا۔

یہ اس، مباہلہ، کو ٹالنے کی ایک موثر ومکمل تجویز سمجھی گئی جیسا کہ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو حقیقۃ الوحی طبع ہوئی، تو مولانا ثناء اللہ صاحب نے مورخہ ۳ جون کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام پر ایک خط روانہ کیا جس میں لکھا کہ حسب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعدہ مندرجہ اخبار بدر۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ بھیج دیں تا کہ میں اسے پڑھنے کے بعد آپ کے مجوزہ مباہلہ کی تیاری کروں۔

اس کا جواب یہ ملا کہ: مشیت ایزدی نے (اب) آپ کو دوسری راہ سے پکڑا اور حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا (مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی) کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اسواسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا اب آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ (اخبار بدر۱۳ جون ۱۹۰۷ء ص۲)

معزز ناظرین! یہ درگت اس مباہلہ کی بناء گئی ہے جو بڑے طمطراق سے لمبی چوڑی ڈینگوں کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔

مختصر یہ کہ یک طرفہ حلف کو مباہلہ کی بھول بھلیوں میں گم کر دیا اور مباہلہ کو قادیانی، مشیت ایزدی، ایسے وعدہ خور دیوتا کی بھنیٹ چڑھا دیا۔

اب آیئے ہم آپ کو اس نئے فیصلے کی زیارت کرائیں جو بنام آخری فیصلہ مشہور ہے اس میں مرزا صاحب نے بظاہر خداتعالی کو مخاطب کر کے یہ دعا مانگی کہ:

بسم الله الر حمن الر حیم نحمده ونصلی علی رسوله الکر یم
یستنبؤنك احق هو قل ای ور بی انه لحق

اے میرے مالک اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اگر مولوی ثناء اللہ حق پر نہیں تو میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر طاعون ہیضہ وغیرہ امراض سے۔

اشتہار مرزا قادیانی مورخہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

یہ دعا جیسی کچھ ہے عیاں راچہ بیان۔ صاف صاف ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا مرزا قادیانی دونوں میں سے جو کاذب ہے، طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے پہلے مر جائے۔

جس دن مرزا غلام احمد صاحب نے اس دعا کا مسودہ تجویز کیا، اسی دن الہام بھی اتار لیا کہ اجیب دعوة الداع یعنی دعا قبول ہوگئی۔ اس قبولیت دعا پر اندرونی شہادت یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ابتداء میں ہی اس پر قرآن مجید کی آیت یستنبؤنك احق هو قل ای و ر بی انه لحق (یعنی سوال کریں گے تجھ سے کہ کیا یہ حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہہ ہاں خدا کی قسم یہ سچ ہے) تحریر کر کے اسے حق موکد بقسم لکھا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ ضرور ہی سچ سچ واقع ہو کر رہنے والا فیصلہ ہے اور ہو کر رہے گا۔

چنانچہ جب تک مرزا غلام احمد صاحب زندہ رہے احمدی اصحاب اسے فیصلہ کن قرار دیتے رہے، بلکہ شرطیں بھی لگائی گئیں کہ اگر مرزا صاحب پہلے مرجائیں تو ہم مرزائیت چھوڑ دیں گے (مفصل دیکھو رسالہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ ص ۷) مگر جوں ہی کہ حسب فیصلہ خود مرزا صاحب قادیانی ہیضہ کی بیماری سے فوت ہوئے (ملاحظہ ہو رسالہ حیات ناصر صفحہ ۱۴ جو مرزا صاحب قادیانی کے خسر کا خودنوشت ہے) جس پر کہا گیا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر ۔ کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

وہیں مرزائی مرزائی جماعت نے پلٹا کھایا کہ یہ فیصلہ ہوا بھی نہیں، مولوی ثناء اللہ نے تو اسے مانا ہی نہیں، کبھی کہا ہوا کیا یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کی بھی کئی دعائیں قبول نہ ہوئی تھیں (مقولہ فرشتہ مرزا مولوی محمد احسن مندرجہ رسالہ ریویو نمبر ۱۷، ۱۹۰۷ء ص ۲۳۸) (حدیث میں ہے کہ مسیح ابن مریم کے ساتھ فرشتے اتریں گے مرزا صاحب نے کہا کہ ایک فرشتہ محمد احسن ہے۔ اسپر لطف یہ کہ میاں محمود احمد نے اس محمد احسن کو مرتد لکھا ہے، معمار) کبھی یہ کہا کہ چونکہ حضرت کی یہ دعا خدا قبول کر چکا تھا اسلئے وہ وعید کی پیشگوئی ہوگئی (جس میں عندالمرزا التواء جائز ہے) چونکہ وعید کی پیش گوئی میں اصلی غرض اصلاح ہوتی ہے اسلئے وہ اسی رنگ میں پوری ہوئی خدا نے اسے (ثناء اللہ کو) ڈھیل دے دی ،مگر الہام منسوخ نہیں ہوئے، وہ تو جب تک یہ مرتا نہیں اس کے ساتھ ہیں (مفہوم رسالہ صادقوں کی روشنی مصنفہ میاں محمود احمد۔ ص ۴۱)

کبھی یہ عذر بنایا کہ، حضرت اقدس طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء پر حسب ایماء الٰہی قائم نہیں رہے۔ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ...یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا رجوع کر لیا تھا۔ قول منشی صادق حسین احمدی مختار اوٹاوہ مندرجہ اخبار بدر ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء۔

غرضیکہ بے چارے عجیب مصیبت میں پھنسے ہوئے بوکھلائے اور گھبرائے ہوئے پھر رہے ہیں مگر دوکان چل چکی ہے، ہزاروں لاکھوں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں، ماننے والے بھی بیسیوں اقسام کے صنعتی تجارتی ملازمتی ناطہ داری وغیرہ مفاد کے جکڑ بندوں میں جکڑ ہوئے ہیں، اس لئے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ سر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اڑائے جاتے ہیں، لاکھ سمجھاؤ دلائل سے قائل کرو ان کی ایک ہی اڑ ہے:

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۸ ص ۶)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۴

منشی محمد عبداللہ معمار سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

ادھر مولانا ثناء اللہ صاحب بھی قسم کھا کر پیچھے لگے ہوئے ہیں جب دیکھو آئے دن اخبار میں مرزائیوں کی دونوں پارٹوں کو للکارتے نظر آتے ہیں، مگر مرزائی اصحاب ۱۹۱۲ء کے بعد سے جب کہ لدھیانہ کے اندر فیصلہ ثالثی کی رو سے مبلغ تین صد روپئہ کے سنہری پونڈ مولانا ثناء اللہ صاحب کو بطور جرمانہ و ہرجانہ انعام دے بیٹھے ہیں اس بحث کی طرف رخ کرتے ہوئے کپکپائے جاتے ہیں۔

مگر تا بکے، لوگ بھی تنگ کر رہے ہیں کہ آخر یہ ہوا کیا؟ میاں محمود احمد خود لکھتے ہیں کہ:

آج کل ہمارے بعض دوست گھبراتے ہیں محمد حسین بٹالوی، ثناء اللہ امرتسری عبدالحکیم (پٹیالوی) وغیرہ پر کیوں عذاب نازل نہیں ہوتا۔ (الفضل قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۱۴ء)

میاں محمود احمد صاحب بظاہر اس کا جواب بھی دیتے ہیں کہ ان کی زندگی سے احمدیت کو بڑا فائدہ ہو رہا ہے مگر اندرونی کیفیت یہ ہے کہ: کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

میاں محمود صاحب اس قدر مضطرب و بے چین ہیں کہ کہیں خواب میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نظر آئیں تو آپ کا پہلا سوال ہی یہ ہوتا ہے کہ:

ثناء اللہ کا کیا انجام ہوگا۔ (الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۴ء ص ۶)

میاں محمود احمد صاحب پر کیا منحصر ہے خود قادیانی مسیح صاحب جو دعوی کرتے تھے کہ مجھے کن فیکون کی طاقت اور مارنے جلانے کے اختیارات عطا کئے گئے ہیں، مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھوں اس قدر نالاں تھے کہ ایک دفعہ ایک بڑے معزز احمدی سید عبدالجبار سابق شاہ سوات نے لکھا کہ: حضرت! میری بہن پر جن آتا ہے جن کا نام کیکاؤس ہے۔ وہ اپنے آپ کو احمدی بتلاتا ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کو ہماری طرف سے کہنا کہ: ایک عورت کے سر کیوں چڑھے ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو مولوی ثناء اللہ یا محمد حسین بٹالوی کے سر چڑھو۔ (اخبار الفضل ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء ص ۵)

مختصر یہ کہ قادیانی حضرات اس آخری فیصلہ والے مضمون سے اس قدر تنگ آئے ہوئے ہیں کہ انہیں کسی کروٹ چین نہیں آتا گویا وہ زبان حال سے کہتے ہیں

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

گو منہ سے لاکھ باتیں بنائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ حق و دیانت کے تقاضا کی رو سے وہ اپنے آپ کو علمی اور دلائل کی دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ کئی سالوں سے لگاتار اس اثر کو مٹانے اور بین شکست کو چھپانے کیلئے نئی بھول بھلیاں تعمیر کر رہے ہیں۔ آئے دن اخبارات و اشتہارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے حضرت کے کذب پر قسم کھائے ہم ان کو پانچ دس بیس بائیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

ادھر ہمارے مکرم و مخدوم حضرت مولانا ثناء اللہ کو بھی لدہانہ کا انعام حاصل کر کے مرزائی مال کھانے کی گویا چاٹ لگ گئی کہ وہ ہر وقت تاک میں رہتے ہیں کہ جوں ہی شکار زد پر آئے ایک ہی حملہ میں دبوچ لیں۔

مگر قادیانی اصحاب بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے پورے چوکس کامل چوکنے رہتے ہیں۔ پھنسنے میں نہیں آتے۔ ادھر کا بھلاوا دے کر اودھر نکل جاتے ہیں، اور اودھر سے لگے چھپے ادھر آ رخ دکھاتے ہیں۔ انعام بھی ڈبل ہے۔ کاش کہ یہ انعام مرزا محمود احمد صاحب کی جیب سے نکلتا تو بخدا لطف آ جاتا، مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس کام کیلئے انہوں نے ایک بھولے بھالے حیدر آبادی بزرگ کو آگے کر رکھا ہے۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی صاحب کئی سال سے مذکورہ بالا انعامی اشتہار شائع کر رہے ہیں مگر رنگ وہی بھول بھلیوں کا ہے یعنی لینے دینے کی نوبت ہی نہ آئے۔

ابتداء اس نئے کھیل کی یوں ہوئی کہ ۱۹۲۳ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب حیدر آبادیوں کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے مجالس وعظ میں قادیانی مشن کا تذکرہ ہوتا رہا، تو قادیانی افراد نے اپنی کمزوری اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے فولادی دلائل سے چھٹکارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ پا سکنے کا احساس کرتے ہوئے سنت مرزا پر عمل کی ٹھانی اور پبلک کا رخ پھیرنے کیلئے یہ چال چلی کہ سیٹھ صاحب مذکور کے نام سے متذکرہ بالا اشتہار چھاپ کر تقسیم کیا کہ:
مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب قادیانی کے کاذب ہونے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات پر قسم کھائے اور مدت ایک سال کے اندر درصورت اپنے کاذب ہونے کے عذاب کی موت مانگے تو ہم ان کو مبلغ دس ہزار روپیہ دیں گے۔
مولوی صاحب نے وہیں سکندر آباد میں اس کا جواب دیا کہ چونکہ روپیہ لینے کی صورت میں خطرہ ہے کہ یہ جماعت پروپا گنڈہ کرے گی کہ مولوی صاحب نے روپیہ کے لالچ میں جھوٹی قسم کھائی ہے، اس لئے میں بغیر روپیہ لینے کے قسم کھانے پر آمادہ ہوں مگر اس طرح سے کہ اس حلف کا کوئی فائدہ بھی نکلے۔ یہ تو صریح ظلم ہے کہ حلف اٹھانے کے بعد اگر میں سال کے اندر مر جاؤں تو مجھے جھوٹا مشہور کر کے چار دانگ عالم میں ڈھول پیٹا جاوے اور سال گذار کر زندہ رہوں تو پھر بھی یہ لوگ مجھے صادق مان کر میرے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ نہ کریں۔ پس یہ حلف اسی صورت میں فیصلہ کن اور مفید ہو سکتی ہے کہ خلیفہ قادیان مع اپنی انجمن احمدیہ کے ممبروں کے ایک دستخطی تحریر مجھے لکھ دیں کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھا کر سال تک زندہ رہا تو ہم سب لوگ خلیفہ قادیان سے لے کر سیٹھ عبد اللہ تک مرزائیت کو چھوڑ کر سیدھے سادھے مسلمان ہو جائیں گے۔ مفہوم وملخص

مولوی صاحب کا یہ مطالبہ ایسا منصفانہ اور معقول تھا کہ کوئی شریف الطبع صحیح الدماغ انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور انکے دونوں ماموں جو ابھی قادیانی چالوں میں مشاق نہ تھے اس کو مان گئے اور فریقین کے درمیان معاہدات تحریر کئے گئے جو سکندر آباد کے احباب نے قادیانی حلف کی حقیقت، رسالہ کی شکل میں چھاپ دیئے وہ معاہدات درج ذیل ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۶ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مولوی محمد علی صاحب موصوف جماعت احمدیہ لاہور کے صدر ہیں آپ نے مسلمانوں سے ایک سوال کیا ہے کہ آپ لوگ مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں وہ نماز پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے۔ اسلام سے ان کو بڑی ہمدردی تھی وغیرہ (اخبار پیغام صلح ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء ص ۴)

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: ممکن ہے دوسرے مسلمان اس سوال کا جواب کسی اور طرح سے دیں، میں اپنا جواب مختصر لفظوں میں دیتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی میں یہ برائی تھی جس کی وجہ سے میں ان سے رنجیدہ ہوں وہ جوبات خدا کے نام سے بشکل الہام کہتے تھے وہ جھوٹی ثابت ہوتی تھی تفصیل کیلئے میری کتاب الہامات مرزا ملاحظہ ہو اس لئے موصوف آیت قرآنیہ کے ماتحت آ گئے یا کم ازکم میں ان کو اس آیت کے ماتحت سمجھتا ہوں انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ ۔

میرا یہ جواب اگر کسی کو تلخ محسوس ہو، تو اس میں میرا قصور نہیں کیونکہ آپ کے پوچھنے پر یہ جواب دیا گیا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۰ ص ۴)

(پیغام ۲۶ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۴ پر: مرزا صاحب کی برائی کے عنوان سے شائع ہوا:

۷ مارچ ۱۹۴۷ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:

مرزا صاحب میں یہ برائی تھی... تو اس میں میرا قصور نہیں۔

مولوی صاحب کی تلخ نوائی کا شکریہ اگر وہ غور کریں تو جو آیت انہوں نے پیش کی ہے وہ حضرت مرزا صاحب کی بجائے خود ان کے مناسب حال ہے کیونکہ اس میں آیات اللہ پر ایمان نہ لانے والوں کو جھوٹے اور مفتری قرار دیا گیا ہے نہ کہ آیات اللہ پیش کرنے والوں کو۔ اس سے پہلی آیات میں ہے قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون کہتے ہیں کہ تو مفتری ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔ پس وہ خود سوچ لیں کہ آیات اللہ کا مکذب کون ہے اور کون آیات اللہ پیش کرنے والے کو مفتری قرار دیتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب میں مولوی صاحب کو یہ برائی نظر آئی ہے کہ ان کے الہامات جھوٹے ثابت ہوئے حالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکہ یہی الہامات ہیں جن سے سینکڑوں اور ہزاروں انسانوں کے ایمان اللہ تعالیٰ کی ہستی پر تازہ ہو گئے اور خدا تعالیٰ اپنے تازہ نشانوں کے ساتھ دنیا پر ظاہر گیا۔مولوی صاحب کو یہ الہامات جھوٹے نظر آئیں تو اس میں مرزا صاحب کی برائی یا قصور نہیں یہ ان کی اپنی طبیعت کا خاصہ ہے ۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روئد و در شور بوم وخس)۔

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء ۔۵

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں :

معاہدہ من جانب احمدی فریق

ا۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد ہیں اور مسیح موعود اور مہدی ہیں اور نبی ہیں۔ ۲۔ یہ عقیدہ احمدیوں کا ہے اس بارہ میں احمدیوں کے بڑے جناب مرزا محمود احمد صاحب ہے اور وہ مرزا صاحب کی صداقت کے بارہ میں منسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔ ۳۔ اگر یہ خلیفہ قادیان اس موافق دعا کرنے کے لئے راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوے جھوٹے سمجھے جاویں گے اور احمدیوں کی طرف سے عبداللہ الہ دین صاحب جی ایم ابراہیم صاحب اور الہ دین ابراہیم صاحب احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہوجانے کیلئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔۴۔ اگر یہ خلیفہ قادیان اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے کے لئے راضی ہوجائیں اور ان کے مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب بھی قبول کریں تو ایک سال تک نتیجہ کا انتظار کریں اگر مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان وفات پائیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب حیات رہے تو مرزا صاحب کو جھوٹے سمجھ کر تینوں احمدی جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہوجانے کیلئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں ۔المرقوم ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء

دستخط عبداللہ الہ دین ، دستخط جی ایم ابراہیم ، دستخط الہ دین ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاہدہ من جانب محمدی فریق

۱۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح موعود اور نہ مہدی اور نہ نبی ہیں۔۲۔ یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہے اور اس بارہ میں غیر احمدیوں کے بڑے، جماعت اہل حدیث کے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ہیں اور وہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے بارہ میں منسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔

۳۔ اگر ے مولانا ثناء اللہ صاحب اس موافق قسم کے دعا کرنے کو راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوے سچے سمجھے جائیں گے اور غیر احمدیوں کی طرف سے خاں صاحب احمد الہ دین غلام حسین الہ دین اور قاسم علی الہ دین غیر احمدیت سے توبہ کرکے احمدی ہو جانے کیلئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔۴۔ اگر یہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے پر راضی ہوں اور ان کے مخالف مرزا محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) بھی راضی ہو جائیں تو ایک سال تک نتیجہ انتظار کریں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب وفات پائیں اور مرزا محمود احمد صاحب حیات رہیں تو مرزا صاحب کو سچے سمجھ کر ہم تینوں غیر احمدی بھائی جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں غیر احمدیت سے توبہ کرکے احمدی ہو جانے کیلئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۵۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسی قسم نہ کھائیں تو تینوں بھائی ایک سال میں جتنے چاہیں اتنے عالموں کو مرزا محمود احمد صاحب کے مقابلہ میں کھڑا کر دیں گے اور ان کو قسم کھلائیں گے اگر ہم تینوں بھائی کسی کو کھڑا نہ کرسکیں تو خدا کی قسم کے ساتھ احمدی ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔المرقوم ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء

دستخط خان صاحب احمد الہ دین، دستخط غلام حسن الہ دین، دستخط قاسم علی الہ دین

مسلمہ و مرتب کردہ حلف نامہ فریقین

برائے مولوی ثناء اللہ صاحب جس پر مولوی صاحب نے دستخط کر دیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپئہ والا بھی بغور پڑھا مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان ویقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد امام وقت مسیح موعود و امتی نبی ہونے کے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء و دھوکہ وفریب اور غلط تاویلات کی بناپر ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسیٰؑ وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور ہنوز اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں اور وہی آخرہی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں۔ اور مہدی علیہ السلام کا ابھی ظہور نہیں ہوا جب ہوگا تو وہ امام مہدی حسب ضرورت تلوار اور جہاد سے بھی کام لیں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں، نہ مہدی ہیں، نہ مسیح موعود ہیں، نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں میں ان کو مفتری اور دجال سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ اعتقاد خداتعالی کے نزدیک جھوٹے اور قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد اپنے دعووں میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر خدا ذوالجلال خدا تو تمام روے زمین کا مالک واحد ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو قہار و غالب ومنعم حقیقی ہے تو علیم وقدیرو سمیع وبصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد وہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہوتا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے مجھے یہ سزا ملی۔ آمین آمین

(اس پر مولانا نے ذیل کی عبارت اور بھی چڑھائی کہ) سال تمام ہو کر بھی میں زندہ رہا تو سچا سمجھا جاؤں گا خلیفہ قادیان اسکا اقرار کرے کہ بعد سال قادیانی مذہب سے تائب ہو کر بحکم خداوندی کونوا مع الصادقین میرے ساتھ قادیانی مذہب کی تردید کریں۔ مفصل یہ بات میں پبلک جلسہ میں اور اشتہار ۶ فروری ۱۹۲۳ء میں ظاہر کر چکا ہوں، دستخط بقلم خود

ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلف نامہ تحریر کردہ علمائے کرام حیدرآباد دکن جو ۶ مارچ ۱۹۲۳ء کو لکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہم مقران خداتعالی کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا بالاتفاق اظہار کرتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں جس عیسی بن مریم اور حضرت مہدی موعود کے آنے کا تذکرہ ہے اس کے لحاظ سے ہم حلفیہ لکھتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔ اس بارہ میں مرزا غلام احمد کے جتنے دعوے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء دھوکا اور فریب اور غلط تاویلات کی بناپر ہیں اور وہ مسیح موعود اور مہدی موعود اور چودھویں صدی کے مجدد اور امام وقت امتی نبی ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسی وفات نہیں پائے بلکہ وہ آسمان پر اٹھالئے گے ہیں اور ہنوز زندہ موجود ہیں اور وہی قبل قیامت آسمان سے اتریں گے اگر مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خداتعالی کے نزدیک سچے ہیں تو اے قادر ذوالجلال خدا تمام زمین و آسمان کا مالک اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے اور تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو ہی قہار جبار اور غالب اور منعم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر اور سمیعو بصیر ہے پس ہم سب تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ایسی موت وارد کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو اور یہ کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی ومحفوظ نہ رہے تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ ہم ناحق پر تھے اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہے تھے جس کی پاداش میں خداتعالی کی طرف سے ہم سب کو یہ سزا ملی ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی رہا تو ہم سب تیر پاس سچے، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد جو ہماری قسم کے مدمقابل ہیں جیسا کہ ہمارا دعوی ہے جھوٹے مفتری کافر دجال وخارج از اسلام ہیں۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۰ ص ۴۔۵)

بہائی اور مرزائی۔ ۱

خوب گذرے گی جب مل بیٹھیں گے فرزانے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہماری پرانی تحقیق ہے کہ یہ دونوں گروہ (یعنی بہائی اور مرزائی) قرآن مجید کو گو زبانی طور الہامی مانتے ہیں، مگر دراصل قرآن مجید سے وہی برتاؤ کرتے ہیں جو اخوان یوسف نے کیا تھا، یعنی قرآن مجید کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو قرآن بھیجنے والے کے صریح خلاف ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں گروہوں کو اپنے مطلب سے غرض ہے قرآن کی فہم و تفہیم سے مقصد نہیں۔ ہمیں سخت رنج ہوتا ہے جب ان لوگوں کی تحریریں دیکھتے ہیں کہ جھوٹے مدعیان کے دعووں کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ قرآن شریف کی تفسیر ایسی کرتے ہیں جسکے لئے قرآن کی زبان عربی متحمل نہیں ہوتی۔ پھر ایسی تفسیر کا نام معارف اور نکات قرآنی رکھتے ہیں۔

زمانہ گذشتہ میں مسلمانوں میں کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں ہوا ہوگا جس نے ایسے غلط دعاوی کئے ہوں جیسے انہوں نے کئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ جو صاحب اسکے متعلق مکمل بصیرت حاصل کرنا چاہیں وہ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی تفسیر اور ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری مرزائی کی تفسیریں دیکھیں یا انکی تردید میں ہمارے جواب کا انتظار کریں۔ لطف یہ ہے کہ دونوں مفسر ہمیں معاف فرمائیں اگر سچائی سے کام لیتے ہوئے ہم کہیں کہ اگر امام مالک کا زمانہ ہوتا تو ایسی تفسیریں لکھنے کی وجہ سے امام موصوف آپ کو سزا دلواتے کیونکہ ان کا قول ہے کہ عربی نہ جاننے والا شخص اگر قرآن مجید کی تفسیر کرے گا میں اس کو سزا دوں گا۔ (اتقان سیوطی)

یہ دونوں گروہ نبوت جدیدہ کے قائل ہیں مرزائی مرزا قادیانی کی نبوت اور بہائی شیخ بہاء اللہ کی رسالت کے معتقد ہیں۔ قادیانی قرآن مجید کو منسوخ نہیں کہتے بلکہ معمول مانتے ہیں اور بہائی قرآن مجید کو منسوخ اور اپنی کتاب اقدس کو اسکا ناسخ مانتے ہیں۔ آج جس مضمون پر ہم نے قلم اٹھایا ہے وہ مضمون خاتم النبیین کا ہے۔

بہائی رسالہ پیامبر بابت مارچ ۱۹۴۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں خاتم الرسل نہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ رسول صاحب شریعت جدیدہ ہوتا ہے اور نبی اس کی شریعت کا مطیع ہوتا ہے۔ اے کاش کہ اڈیٹر صاحب ہمیں صرف اتنا بتا دیتے کہ منطقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح میں رسول اور نبی میں کون سی نسبت ہے۔ یعنی تساوی ہے یا تبائن عموم خصوص مطلق ہے یا عموم خصوص من وجہ، تا کہ اس نسبت پر ہم بھی غور کر لیتے ۔ ہاں آپ کے مضمون سے بعد غور وخوض تباین معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ لکھتے ہیں ؛

پس رسول مطاع ہوتا ہے اور نبی مطیع۔ رسول اور نبی میں یہ فرق کس قدر نمایاں ہے۔ (پیامبر۔ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۵)

اور متبائن کا قانون سب جانتے ہیں کہ

لا یجتمعان قط مثلاً الانسان لیس بحجر و الحجر لیس بانسان۔

حالانکہ بعض پیغمبروں کے حق میں یہ دونوں وصف ملتے ہیں حضرت اسماعیل کے حق میں ہے رسولاً نبیاً۔ اور حضرت ابراہیم کے صحیفے کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے صحف ابراھیم و موسی

اور آپ نے بالفاظ قرآن مجید حضرت ابراہیم کو صدیقا نبیا خود تسلیم کیا بلکہ آنحضرت ﷺ کو بھی بحکم قرآن شریف رسول النبی تسلیم کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رسول اور نبی میں تبائن کی نسبت نہیں ہے جو آپ کے کلام سے مفہوم ہوتی ہے۔ دوسری نسبت یعنی عموم خصوص مطلق سو وہ بھی نہیں ہے کیونکہ آپ نے رسول کو مطاع اور نبی کو مطیع کہا ہے گو یا نبی بمنزلہ امتی کے ہے اور رسول بحیثیت شارع کے ہے۔ یا بالفاظ دیگر رسول بادشاہ ہے اور نبی اس کا وزیر ہے۔ جیسے حضرت ہارون تھے اس لئے حضرت موسیٰ کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے جب واپس آئے تو قوم کی گمراہی کی وجہ سے حضرت ہارون پر عتاب فرمایا۔ پس بقول آپ کے رسول اور نبی میں چونکہ مطیع اور مطاع کی نسبت ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول نبی نہیں اور نبی رسول نہیں ۔ حالانکہ دونوں کا مادہ اجتماعی قرآن مجید میں جمع نظر آتا ہے پھر بتائیے ان میں نسبت کیا ہوئی۔ ہم سے پوچھیں تو ہم نسبت تساوی کہیں گے اور جن لوگوں نے ان میں کوئی اور نست بتائی ہے اسکو ہم آپ کے مقابلے کیلئے پیش نہیں کریں گے اور جن دو مفہوموں میں نسبت تساوی ہوتی ہے ان میں سے ایک کا رفع ہونا دوسرے کے رفع کو مستلزم ہوتا ہے مثلاً کہا جائے کہ حجر ناطق ہے اس کا مفہوم صاف ہے کہ حجر انسان نہیں ہے پس آیت خاتم النبیین خاتم الرسول کی قوت میں ہے لاریب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ گے چل کر بہائی مضمون نگار نے کمال علمی دکھایا ہے جس پر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ باوجود اہل علم کہلانے کے مصادرہ علی المطلوب کی قباحت بھی نہیں جانتے یعنی متنازعہ امر کو دلیل میں پیش کر دیتے ہیں چنانچہ پیامبر کا نامہ نگار لکھتا ہے:

سورہ اعراف اور قرآن کی دوسری سورتوں میں بار بار واضح طور پر اعلان فرمایا کہ رسول صاحب شریعت آتے رہیں گے ۔(پیامبر مذکور۔ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ہم منتظر تھے اور اب بھی ہیں کہ ہمیں وہ آیت بتائی جائے جس سے بعد رسالت محمد یہ رسولوں کے آنے کا ثبوت ملتا ہو پس مضمون نگار ثبوت دیں یا اس کو مصادرہ علی المطلوب تسلیم کریں۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۳ ص ۳۔۴)

قادیانی مشن کی ابتداء اور انتہاء۔ ۶

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے تینوں بھائی صاحبان کے مابین یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اگر علماء غیر احمدی میں سے چند علماء مندرجہ بالا حلف نامہ پر دستخط کر دیں گے تو اس کے مقابل مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان دوسرے حلف نامہ پر جسکا مسودہ علیحدہ ہے دستخط کر دیں گے اس حلف نامہ کا نتیجہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غیر احمدی علماء دستخط کنندہ کل علماء میعاد کے اندر فوت ہو جاویں گے تو عبداللہ الہ دین صاحب کے تینوں بھائی احمدی ہو جائیں گے اور اگر کل فوت نہ ہوں یا مرزا محمود احمد صاحب میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین صاحب اور انکے دونوں ماموں احمدیت سے توبہ کریں گے اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی بھی فوت نہ ہو یا فریق غیر احمدی میں سے کل فوت ہوں اور ایک بھی بچا رہے تب بھی عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے تائب ہو جائیں۔ اس معاہدہ کی بنیاد پر ہم سب اس معاہدہ کے شرائط کے تحت اس حلف نامہ پر بخوشی دستخط کرتے ہیں لیکن اس حلف نامہ کے دستخط کا نفاذ اس تاریخ سے کیا جائے گا جس روز مرزا محمود احمد صاحب کا دستخط شدہ حلف نامہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام حسین الہ دین صاحب کے قبضہ میں آجائے گا اور جس کی میعاد تاریخ ہذا سے زائد سے زائد ایک ماہ ہوگی۔ المرقوم ۲۶ مارچ ۱۸۲۲ء

دستخط۔ مولوی عبدالحی واعظ حیدر آبادی مولوی حکیم مقصود علی خان صاحب مہتمم شفا خانہ یونانی، مولوی خدا داد خان صاحب، مولوی مناظر احسن گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ، مولوی ابوالفداء نور محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی، مولوی تاج الدین شاہ قادری، سید عبدالرؤف دہلوی، محمد عبد الغفور حیدر آبادی، محمد عبد القدیر قادری صدیقی پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ وشعبہ دینیات مولانا محمد عبدالرحمٰن حیدر آبادی، مولوی محمد عمر حیدر آبادی، سید محمد بادشاہ الحسینی القادرئی واعظ مکہ مسجد حیدر آباد، ی سید حسین رائے بریلوی، سید ابراہیم مددگار پروفیسر جامع عثمانیہ، سید مصطفیٰ قادری مولوی نظام الدین قادری، مولوی عبداللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

حلف نامہ مسلّمہ ومرتب کردہ فریقین برائے حلف میاں محمود احمد (جس پر اس نے دستخط نہ کئے)

بسم الله الر حمن الر حيم۔ نحمده ونصلى على رسو له الكر يم۔

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین صاحب کا چیلنج انعامی دس ہزار والا بھی بغور پڑھا۔ میں نہایت وثوق اور ایمان اور یقین سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت مسیح موعود اور امتی نبی ہونے کے ہیں وہ سب درست اور صحیح ہیں اور حضرت عیسیٰ وفات پاگئے ہیں اور وبجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے نہیں گئے ہیں اور نہ اس جسم خاکی کے ساتھ وہ آسمان پر موجود ہیں اور نہ وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے میرا پکا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعود اور مہدی مسعود و امتی نبی ہیں اوران کے سب دعاوی و دلائل کتاب اللہ وصحیح احادیث کے ماتحت ہیں۔

اگر میرے یہ عقاید خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف وصحیح احادیث کے خلاف ہیں اور درحقیقت مرزا غلام احمد صاحب اپنے تمام دعووں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تو تمام روئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کا مالک واحد اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل تو قہار و غالب و منعم حقیقی ہے تو علیم و سمیع وبصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت دے تا کہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین آمین

معمار: افسوس ہے کہ میاں محمود نے اس حلف نامہ پر دستخط نہ کئے اور ایک اور ہی حلف نامہ تحریر کر دیا جو یہ ہے: خلیفہ قایان کا تحریر کردہ حلف نامہ:

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اللہ تعالی کو حاضر ناظر جان کر اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تمام مخلوق کا نیک اور بد اسکے اختیار میں ہے اور وہ جسکو چاہے ترقی دے اور جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے مارے مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کہتا ہوں اور اس پر مجھے کامل یقین ہے میرے نزدیک وہ اپنے دعوی میں سچے راست باز تھے اور خدا تعالی کی وحی کے مہبط تھے اور اس کے مامور اور مرسل تھے اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں یا اخفاء سے کام لیتا ہوں تو اللہ کا غضب مجھ پر نازل ہو اور وہ کوئی عبرت ناک سزا مجھے دے۔ اے خدا تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ان پر حق کھول دے اور سچائی کے قبول کرنے کے لئے ان کے دلوں کو فراخ کر دے۔

دستخط خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ خلیفہ قادیان نے جو الفاظ تحریر کئے ہیں وہ طے شدہ اور مسلّمہ فریقین معاہدہ کے مطابق نہیں ایک تو اس میں عذاب میعادی ایک سال ندارد، دوم یہ کہ بصورت مولوی ثناء اللہ صاحب کے میعاد ایک سال کے اندر نہ مرنے کے مرزائیت سے تائب ہو جانا وغیرہ۔

حالانکہ یہی امور سیٹھ عبداللہ الہ دین کے چیلنج کی روح رواں اور انہی پر تمام نزاعوں کے خاتمہ کا انحصار رکھا گیا تھا اب سوال یہ کہ خلیفہ نے اس معاہدہ پر دستخط کیوں نہ کئے؟

اگر یہ معاہدہ خلاف شرع تھا یا اسکا مسودہ غیر معقول اور غلط و باطل شرائط پر مبنی تھا جو مذہبی اور دینی نزاع کے معاملات میں فیصلہ کن نہ ٹھہرایا جا سکتا تھا تو کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ صاحب نے صاف الفاظ کے اندر اس کو واضح نہ کیا بلکہ گول مول ہی رہنے دیا اس کا جواب صاف ہے کہ خلیفی صاحب دراصل اس قسم کے انعامی چیلنجوں کو محض بھول بھلیاں اور دفع الوقتی جانتے ہوئے عمداً ان کی ترویج وتشہیر کو اپنے باطل مذہب کی اشاعت کے لئے موثر ومفید طریق سمجھتے ہیں پس وہ نہ تو اس کو اپنے مذہب کے صدق وکذب کا معیار مان سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو واضح الفاظ میں غلط کہہ سکتے ہیں

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

الحاصل خلیفہ صاحب نے طے شدہ معاہدہ کی پابندی نہیں کی اب ایمان و دیانت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سیٹھ عبداللہ صاحب اور ان کے ماموں صاحبان جو خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر دستخط کر چکے تھے کہ اگر خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) نے اس معاہدہ کو تسلیم نہ کیا تو ہم مرزائی مذہب چھوڑ دیں گے اپنے اس وعدہ حلفیہ کو پورا کرتے مگر مرزائی اور دیانت داری ضدان مفترقان

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے نہ صرف قرآن مجید کی آیات مثل ان العھد کان عنہ مسؤلا سے ہی کھلم کھلا بغاوت کر کے اپنے دستخطی اور مسلمہ حلفی معاہدہ کی پابندی نہ کی بلکہ اس معاہدہ سے واقف حال ہزارہا بندگان خدا سے بھی حیا نہ کرتے ہوئے اپنی اس اشتہار بازی کو آج تک جاری کر رکھا ہے اس کے جواب میں ادھر سے مولانا ثناء اللہ صاحب بھی غافل نہیں بلکہ مسلسل جوابات دیتے رہے ہیں جن کی مختصر سی فہرست درج ذیل ہے:

۱۹۲۱ء قادیان کے اسلامی جلسہ میں حلف اٹھائی جس کا ذکر خود قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں بایں الفاظ درج ہے کہ: میں (ثناء اللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔۔۔۱۹۲۲ء۔ اخبار اہل حدیث میں دو دفعہ بجواب اشتہار سیٹھ عبداللہ مضمون لکھا (رسالہ: حلف کی حقیقت۔ص ۵)۔۱۹۲۳ء سکندر آباد میں متعدد بار ہزاروں کے بھرے جلسوں میں قسم کھائی نیز فریقین کے طے شدہ معاہدہ کے مطابق قسم کھائی اور اس پر دستخط کئے جیسا کہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے نیز ۶ فروری ۱۹۲۳ء کو اس مضمون کا ایک اشتہار بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع کیا۔۱۹۲۶ء۔۲۔اپریل کوایک اشتہار دیا جس کی سرخی ہی یہ تھی: خدا کی قسم ۱۹۳۴ء اخبار اہل حدیث ۲۶ جنوری میں مضمون لکھا نیز ۱۲ اپریل کو ایک مفصل و مدلل اشتہار شائع کیا جو محمد یہ پاکٹ بک طبع دوم کے صفحہ ۶۳۸ تا ۶۴۴ پر ہم نے درج کر دیا ہوا ہے۔۱۹۴۰ء اخبار اہل حدیث امرتسر ۹ فروری میں مضمون لکھا۔ دیکھو رسالہ حلف کی حقیقت طبع دوم صفحہ ۲۔۸۔، نیز ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء کو اشتہار، خدا کی قسم، شائع کیا۔ دیکھو: رسالہ حلف کی حقیقت صفحہ ۳۳۔۳۶۔،۱۹۴۴ء۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ستمبر ، و ۲۹ ستمبر پھر ۲۷۔ اکتوبر کو مضمون لکھا جسے سکندر آبادی جماعت نے بصورت اشتہار بھی شائع کیا۔۔۱۹۴۵ء۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اکتوبر پھر ۲۰۔اکتوبر میں مضمون لکھا۔۔ ۱۹۴۶ء۔اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری یکم فروری یکم مارچ ۲۴ مئی میں متعدد مضامین لکھے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اب بھی تیار ہیں۔اگر چہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ہمیشہ سے ہی یہ روش اختیار کئے ہوئے ہیں جس کی رو سے فیصلہ کی نوبت ہی نہ آئے محض چورن فروشوں کی طرح لفاظی سے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ نام مشہور کرر ہے ہیں یہاں تک کہ قسم کھا ۱۹۲۳ء میں جو معاہدہ کیا تھا اس پر بھی قائم نہ رہے تاہم مولانا ثناء اللہ اب بھی اس پر آمادہ وہ تیار ہیں کہ ۱۹۲۳ء کے اسی طے شدہ معاہدہ پر از سرنو فیصلہ ہو جاوے کہ سیٹھ صاحب اس معاہدہ پر میاں محمود احمد صاحب کے دستخط کرا دیں۔(اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۴۔۵)

بہائی اور مرزائی۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

صوبہ یوپی کے صدر مقام الہ آباد کے نزدیک دونوں دریا (گنگا جمنا) مل جاتے ، ہیں پھر تھوڑی دور جا کر اپنی اپنی راہ لے لیتے ہیں۔اسی طرح قادیانی اور بہائی اجزاء رسالت میں متفق ہو کر آگے چل کر جدا ہو جاتے ہیں۔ بہائی مستقل رسالت کے قائل ہوگئے ہیں اور قادیانی طفیلی رسالت کے۔یعنی بہائی کہتے ہیں کہ رسول صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریعت مستقلہ ہوتا ہے اور نبی شریعت سابقہ کا تابع ہوتا ہے۔ چنانچہ بالفاظ بہائی مضمون نگار نبی اور رسول کی تعریف (جامع مانع حدود) ہم پہلے نقل کر چکے ہیں کہ رسول مطاع ہوتا ہے اور نبی مطیع ان دونوں تعریفوں کے علاوہ بہائی مضمون نگار نے رسول کریم ﷺ اور حضرت اسماعیلؑ وغیرہ کو نبی اور رسول دونوں کا مصداق تسلیم کیا ہے اس لئے ہم لکھ چکے ہیں کہ ان دونوں میں نسبت تساوی کی ہے قابل بہائی مضمون نگار اگر کوئی اور نسبت مقرر کریں گے تو ہم اس پر بھی غور کریں گے۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں: قرآن مجید صاف صاف بتا تا ہے کہ خدا نے دو زمانے مقرر فرمائے ہیں ایک دور نبوت جو آدم سے چل کر حضرت خاتم النبیین پر ختم ہوا اور دوسرا دور خداوندی جسے قرآن مجید (اجل اللہ) الیوم الموعود، الیوم الآخر الطامۃ الکبری، القیامۃ، الساعۃ وغیرہ الفاظ سے ذکر فرمایا ہے تمام نبی نبوت کرتے تھے یعنی آنے والے یوم موعود کی خبر دیتے تھے اور سب امتوں کو اس دور آخر کیلئے تیار کرتے تھے اور سب رسول یہی کام کرتے تھے رسالت یعنی احکام الٰہی کا پہنچانا بھی ان کا فرض تھا جو ان کے ذریعے اپنے اپنے وقت پر خلق کو دیئے جاتے تھے پس رسول شریعت جدیدہ لاتے تھے اور یوم آخر کی بشارت بھی دیتے تھے۔

اسلئے، رسول نبی، کہلاتے تھے اور رسول کے تابع جو نبی تھے وہ نئے احکام شریعت تو نہ لاتے تھے پرانی ہی شریعت کے مطیع ہوتے تھے ہاں یوم آخر کی خبر دیتے رہتے تھے اسلئے وہ صرف نبی رہ گئے اور صرف نبی کہلائے جب انکے سلسلہ کا خاتمہ آنحضرت ﷺ کے ظہور سے ہوگیا کیونکہ یوم آخر کی بشارات دینے والوں میں آنحضرت ﷺ آخری وجود مبارک ہیں آپکے بعد نبی کوئی نہیں بلکہ خود، ظہور یوم آخر ہے (پیامبر مارچ ۱۹۴۷ء ص ۷)

ناظرین کرام: اس اقتباس کو غور سے پڑھیں تو ان دونوں مفہوموں یعنی نبی اور رسول میں کوئی صاف نسبت معلوم نہیں ہوتی۔ ہاں اگر معلوم ہوتی ہے تو تباین کی ہوتی ہے کیونکہ رسول بشرط شیء کا درجہ ہے اور نبی بشرط لاشیء۔

بشرط شیء سے مراد جدید شریعت ہے اور بشرط لاشیء سے مراد عدم شریعت جدیدہ ہے۔

یہ آپ کا اختلاف بیان بتا رہا ہے کہ آپ سوچ سمجھ کر نہیں لکھتے یہاں تک بھی آپ خیال نہیں رکھتے کہ ہمارا قول دعوی ہی دعوی ہے یا دلیل بھئی اس کے اندر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قادیانی اور بہائی دونوں اس وصف میں کیسے متحد ہیں کہ اپنے بیان دعوی کو بیان دلیل سمجھ لیتے ہیں بھلا غور کیجئے جتنا کلام ہم نے نقل کیا ہے یہ دعوی ہے یا دلیل ہے یا مصادرہ علی المطلوب ہے۔

ان دونوں فریقوں کی عادت مستمرہ ہے کہ بیان دعوی اور بیان دلیل میں فرق نہیں کرتے۔ دعوی کو ایسی شکل میں بیان کرتے ہیں گویا مبرھن ہے یا مسلّمہ خصم ہے حالانکہ دونوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا پس جب نبی اور رسول میں صحیح نسبت بتائیں گے تو ہم آگے چلیں گے۔ (اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء ص ۳)

قادیانی مجدد کے دلائل صدق یا کذب

قد تبیّن الرشّد من الغیّ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۷ء میں مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: مجدد وقت کی صداقت کے نشانات۔

مضمون کیا ہے، بالکل لفاظی اور زبان درازی، صداقت سے عاری، قادیانی مجدد کی خدمت گذاری۔ لے دے کے صرف اتنی بات بتائی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ثابت کیا ہے کہ عیسائی لوگ جس مسیح کو خدا بناتے ہیں وہ فوت ہو چکا ہے۔ واقعی یہ بڑا کام ہے جو قادیانی مسیح نے کیا مگر واقعات کی روشنی میں یہ کام اس شعر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جو کسی مرید نے اپنے پیر و مرشد کے حق میں کہا ہوا ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

او سیدھے سادھے لوگو! او بیخبری میں پھنسے لوگو! مسیح کی موت کی شہادت تو عیسائیوں کی انجیل بھی دے رہی ہے جس میں لکھا ہے مسیح نے چلا کر جان دے دی، پھر تمہارے مجدد نے کیا تیر مارا جو انجیل کی تصدیق کر دی۔

اور سنو! تمہارے مجدد سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم نے اپنی تفسیر میں وفات مسیح کا مسئلہ مفصل لکھا ہوا ہے۔ اسی سے تمہارے مجدد نے فائدہ حاصل کیا۔ تصدیق چاہتے ہو تو مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کی کتاب دیکھو جس میں تسلیم کیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح کا مسئلہ سب سے پہلے سرسید نے لکھا ہے۔ تمہارے مجدد نے انہی کی کاسہ لیسی کی ہے۔تم خواہ مخواہ اس کو کارنامہ مجدد بتاتے ہو۔اگر اتنے سے کوئی مجدد ہوجاتا ہے تو سرسید احمد خان مجدد ہونے چاہییں۔
دوسرا کام یہ بتایا ہے کہ آریہ سماج ہمارے مجدد کے سامنے مغلوب ہوگئی کیونکہ آریہ سماج کا ایک پروفیسر آکر ہمارے جلسہ میں آنحضرت علیہ السلام کی شان میں تعریف آمیز تقریر کرگیا بس آریہ سماج مٹ گئی اور ہمارے مجدد کا الہام صحیح ہوگیا کہ آریہ سماج مٹ جائے گی۔،اس مضمون نگار (بھولے میاں) کو اتنی بھی خبر نہیں کہ بہت عرصہ ہوا آریہ سماج میں ایسے لوگ بھی ہو چکے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کی تحریک مجددیت سے پہلے اسلام کی مدح کر چکے ہیں۔اعتبار نہ ہو تو لالہ لاجپت رائے کے والد مہتہ جی کی تحریریں دیکھئے اور ان کی باتیں سنیئے۔
لالہ لاجپت رائے ۱۹۰۹ء میں جب گرفتار کر کے مانڈلے بھیجے گئے تھے تو ان کے والد مہتہ جی نے اپنے دوست محمد عمر سے کہا تھا کہ میں نے آیت کریمہ لا الٰہ الّا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ایک لاکھ دفعہ پڑھائی تھی تو میرا بیٹا چھوٹ کر آ گیا۔کیا یہ بھی آپ کے مجدد کی برکت تھی۔، میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ تمہارے مجدد کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے شیخ عبیداللہ نومسلم مرحوم کی کتاب تحفۃ الہند سوگنا بڑھ کر مفید اسلام ثابت ہوئی ہے۔
براہین احمدیہ میں تو سودخوار بنیئے کی بہی کی طرح جو سود در سود کے حساب سے بھری ہو اور کچھ بھی نہیں۔ ہماری بات کو محض مخالف رائے نہ سمجھئے بلکہ ہماری کتاب ناقابل مصنف مرزا سامنے رکھئے اگر ہمت ہو جواب دیجئے۔ناظرین کرام! میں آپ کے ذریعہ ان لوگوں کے سامنے تین کتابیں پیش کر کے پوچھتا ہوں تو بتاؤ تمہارے مجدد اعظم نے ان کا کیا جواب دیا۔عیسائیوں کی کتاب: عدم ضرورت قرآن، سوامی دیانند کی کتاب: ستیارتھ پرکاش، اور آریوں کی کتاب: رنگیلا رسول۔،یہ تینوں کتابیں اسلام کے حق میں کس قدر زہریلی ہیں تمہارے مجدد صاحب نے ان کا کوئی جواب دلوایا یا مفت لاکھوں کا چندہ جمع کر کے کھا گے اور ڈکار بھی نہیں لیا۔میرے الفاظ تلخ معلوم ہوں تو معاف فرمایئے گا کیونکہ واقعات اس سے بھی زیادہ تلخ ہیں۔آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجدد صاحب نے مسلمانوں کی نہ صرف جیبوں پر ہاتھ مارا بلکہ ان کے عقاید صحیحہ کو بھی بدل دیا جس کا نمونہ یہ ہے آپ خود بھی آریوں کے سامنے زانوئے ادب طے کر کے قدامت دنیا کے قائل ہو گئے جس کی بنا پر مولوی اسحاق قادیانی نے ایک مستقل کتاب لکھ دی جس کا جواب ہم نے کتاب اصول آریہ میں دیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کے مجدد صاحب اسلام اور توحید و سنت کے حق میں چنگیز خان بادشاہ سے کم نہیں رہے جن کی بابت مولوی سعد اللہ مرحوم خوب کہہ گئے ہیں

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل یکے امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۴ص ۳۔۴)

ولایتی مرزائی کا چیلنج منظور

اخبارات میں میاں مشتاق احمد باجوہ احمدی امام لندن کا مسیحیوں کے نام چیلنج شائع ہوا ہے جو یوں ہے: یسوع ہند میں آیا اور منزل بہ منزل کشمیر پہنچا قرآن نے چودہ صدیاں پیشتر اعلان کر دیا تھا کہ یسوع مصلوب نہ ہوا تھا۔ امام صاحب نے یہ تحدی مسیحی جماعت سے کی کہ مجھ سے اس موضوع پر مناظرہ کرلو۔ اگر چہ محفل میں کئی انگریز پادری بھی تھے مگر کسی نے یہ چیلنج قبول نہ کیا۔ (اخبارات سول و پاکستان ۱۴ مارچ)

نہ لینا کوئی سودا مول بازار محبت کا
بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

مرزائیوں کو اپنی شکست کا احساس ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے ہندوستان میں اس دعوی کا نام لینا چھوڑ دیا ہے اور مولوی محمد عبد اللہ وکیل سابق احمدی نے مقبرہ احمدیت نامی رسالہ لکھ کر ان کے چھکے چھڑا دیئے ہیں اب وہ مرغ بسمل کی مانند لندن میں جا کر آخری ہچکیاں لینے لگے ہیں انگلستان کے انگریز پادری بچارے نہ عربی سے واقف نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامیات و مرزائیات کے ماہر۔ ، دنیائے اسلام کا کوئی فرد مرزائیوں کے اس عقیدہ کونہیں مانتا کہ یسوع مسیح مصلوب تو ہوئے یہاں تک کہ صلیب دینے والوں نے انہیں مردہ سمجھ لیا مگر ان میں دم باقی تھا اور وہ یوں قبر سے نکل آئے

مرزائیوں کے اس مناظرہ کا مقام لاہور ہے جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے جس صوبہ میں کہ مرزائیت کا صدر مقام ہے اور اسلام اور مرزائیت دونوں بخوبی کو جاننے والے غیر مرزائی مسلمان بھی وہاں رہتے ہیں۔ پس ہم ولایتی مرزائی امام کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں ہماری طرف سے پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان پیش ہوں گے۔

اگر لندنی مرزائی امام کو جرأت ہو تو اسے منظور کر کیلا ہو آ جائیں ورنہ کسی دوسرے ذمہ دار قادیانی کو مقرر کیا جائے۔ چونکہ یہ موضوع بارہا زیر بحث آچکا ہے لہذا اس جھگڑے کو چکانے کے لئے فریقین کی تراضی سے تین ثالث مقرر کئے جائیں جو طرفین کے بیانات سننے کے بعد تحریری فیصلہ دیں اور فیصلہ پر ثالثوں کے علاوہ ہر دو مناظر صاحبان کے بھی دستخط ہوں۔ اور فیصلہ کو مناسب تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیا جائے جس کا خرچ دونوں فریق مساوی طور پر برداشت کریں۔ جواب آنے پر شرائط مناظرہ کی باقی تفصیلات طے کر لی جائیں گی۔ ایم کے خان اڈیٹر المائدہ لاہور ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں ؛ فریقین جو خدمت ہم سے لینا چاہیں گے ہم حاضر ہیں لیکن کیا اڈیٹر صاحب المائدہ یہ یقین کرتے ہیں کہ مرزائیوں سے اس طرح جھگڑا مٹ جائے گا۔ نہیں۔ جھگڑا مٹانے کی صورت یہی ہے کہ فریق ثانی، خلیفہ کے قانونی دستخط شائع کر دے۔ (اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء ۱۴ ص ۶)

بہائی اور مرزائی۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ دونوں گروہ قرآن مجید کے ساتھ وہی برتاؤ کرتے ہیں جو برادران یوسف نے یوسف کے ساتھ کیا تھا خدا جانے ایسا کرنے میں وہ کیا فائدہ سوچتے ہیں اس سے تو بہتر یہ ہے کہ اپنی اپنی کتاب سے جو چاہیں ثابت کریں اپنے مقتداؤں کو رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنائیں یا خدا بنائیں ہم خاس موشی سے سنیں گے لیکن ہم سے یہ گوارا نہیں ہوسکتا کہ ہماری پاک کتاب پر ہاتھ صاف کریں اور ہم خاموش بیٹھے رہیں۔ بہائی رسالہ کا مضمون مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو: خدا نے سب نبیوں سے عہد واثق لیا کہ تمہیں جو کتاب وحکمت ہمنے دی ہے پھر تمہارے پاس رسول آئے گا جو تمہاری نبوتوں یعنی پیش گوئیوں کا مصداق ہوگا جو اپنے ظہور سے تمہاری خبروں کو واقعہ بنا کر سچا کردے گا تو اسپر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا (از پیامبر مارچ ص ۷)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں مضمون نگار نے اس میں کیا کچھ کمال دکھایا ہے مصدِّق اور مصداق میں فرق نہیں سمجھا اور غالباً وہ سمجھ نہیں سکتا قرآن میں رسول کو مصدِّق قرار دیا ہے مصداق نہیں قرار دیا کیا کسی سے یہ مخفی ہے کہ امت محمدیہ انبیاء سابقین کی مصدق تو ہے مگر مصداق نہیں ہے۔ اس فرق کو جو نہ سمجھے وہ جو چاہے کہے سچ ہے من جھل شیئاً عاداہ ۔ یہی حال قادیانیوں کا ہے۔ قادیانی نبی نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے: اسمه احمد کا مصداق میں ہوں۔ حالانکہ اپنا نام غلام احمد بتاتا ہے اور اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ: مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے سوا غلام احمد قادیانی دنیا میں کسی کا نام نہیں۔

کیا خوب! غلام اور قادیانی کی نسبت کو ملا کر جزء علم بنایا گیا پھر یہ دعوی کیا گیا کہ اس کا نام دنیا میں کوئی نہیں ہے کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے سوا مولوی ثناء اللہ امرتسری دنیا میں کوئی نہیں۔ اس قسم کی لچھیدار باتوں میں کون پھنستے ہیں الّا من سفه نفسه حقیقت میں ان لوگوں نے قرآن مجید کو ذریعہ کامیابی سمجھا ہوا ہے ورنہ دل میں تصدیق رکھنے والے ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ پس آیت موصوف کے معنی سنیئے

خدا نے نبیوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں جب تم کو کتاب اور حکمت دے چکوں، اسکے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہاری تعلیم اور کتاب کی تصدیق کرے تم سب مل کر اس کے دین کی اشاعت کرنا اس کی تفسیر قرآن مجید میں یوں فرمائی اذ ارسلنا الیهم اثنین فکذ بو هما فعززنا بثالث فقا لوا انّا الیکم مر سلو ن (سورہ یٰس:۱۴)۔ (جب کافروں نے دو رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے تیسرا رسول بھیجا ان سب نے کہا ہم تمہاری طرف رسول ہوکر آئے ہیں)۔ یہ ہے لتومنن کے معنی۔ اتنا ہے کہ جب کسی رسول کی زندگی میں دوسرا رسول آجائے تو پہلا رسول اس کے ساتھ مل کر تبلیغ رسالت کرے تفرقہ اور جدائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کبھی خیال بھی نہ کرے چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا اگر بہائی نامہ نگار اور قادیانی نبی ان آیتوں کو دانستہ بگاڑیں تو ان کا بھیجنے والا خود سمجھ لے گا

لاتحسبن الله غافلاً عما یعمل الظالمون ،

پس بہائی نامہ نگار کے مضمون کا دارمدار اتنے فقرے پر ہے کہ وہ بتائیں کہ رسول اور نبی میں منطق کی چار نسبتوں میں سے کون سی نسبت ہے۔ بہائی مضمون نگار کے مضمون سے کبھی عموم خصوص مطلق کی نسبت معلوم ہوتی ہے کبھی تبائن کی کبھی تساوی کی۔ اسواسطے پہلے وہ ان دونوں لفظوں میں نسبت بتائے اور قرآن مجید سے اس کا ثبوت دے ہم سے پوچھے تو ہم ان دونوں کی نسبت تساوی کہتے ہیں جس میں ایک کی نفی کرنے سے دوسرے کی نفی ہوجاتی ہے جیسے الحجر لیس بانسان والحجر لیس بناطق پس اگر آپ کچھ لکھیں تو پہلے نسبت بتائیں اور قرآن مجید سے مدلل کریں پھر جو چاہیں لکھیں اس بات کو دونوں فریق ذہن سے نکال دیں کہ دریا کنوئین سے بڑا نہیں ہوتا فافہم ۔ گرزعشقت خبرے است بگوا ے واعظ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۵ ص ۳)

مرزا صاحب کا ارشاد دعا کے متعلق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہوری احمدی راوی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا:

دعا کی اہمیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہوجاتا ہے۔ اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے، اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں سے آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں جب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کیئے ضروری ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ مارچ۔ص ا)

اہل حدیث: واقعی جو کچھ مرزا صاحب نے فرمایا صحیح ہے ایسی ہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل اور زبان دونوں کے اتفاق سے کی گئی ہو اس سنہری مقولہ کی تائید میں ہم بھی مرزا صاحب متوفی کا ایک مقولہ پیش کرتے ہیں جو یہ ہے

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے میرے متعلق آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ اس کا نام انہوں نے آخری فیصلہ رکھا ہے اسکے بعد آپ کا ارشاد بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں شائع ہوا: ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ رات کو الہام ہوا اجیب دعوة الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: کیا پیغام صلح کا قابل مضمون نگار مرزا صاحب کے ان دونوں سنہری فقروں کی تصدیق کرے گا کوئی وجہ نہیں کہ نہ کرے ورنہ کہا جائے گا افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرو ن ببعض۔ احمدی جماعتوں کی دونوں قسموں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک وقت آئے گا جب یہ دونوں فقرے منقولہ از پیغام اور منقو لہ از بدر مرزا صاحب کے ہاتھ میں دے کر کہا جائے گا اقرأ کتا بك کفی بنفسك الیو م علیك حسیباً آپ لوگ اس دن کیا جواب دیں گے ذرا سوچ لیجئے ایسا جواب ہو کہ خدا کو پسند آجائے اگر غلط جواب دیا میں تو چلّا کر شکایت کرونگا جسکا ذکر اس شعر میں ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۵ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔ ۷

جناب منشی محمد عبداللہ معمار صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اب اس کے بعد بھی اگر انہوں نے فیصلہ نہ کیا تو یہ زبردست دلیل ہوگی مذہب احمدیہ کے جھوٹے ہونے کی۔ احمدیہ جماعت کے لمبے چوڑے مبالغہ آمیز دعاوی کو ملحوظ رکھ کر میاں محمود احمد صاحب اور ان کی پارٹی کے افراد کو ضرور ہی اس عہد شکنی کے سیاہ داغ کو صاف کرنا چاہیے ان کا مذہب و ایمان تو یہ ہے کہ جو انہوں نے شائع کر رکھا ہے کہ: ہمارا ایمان ہے کہ اگر ایک ادنیٰ سا احمدی بھی تمام دنیا کے مقابلہ پر ...حضرت (مرزا) صاحب کی صداقت کے اظہار کی غرض سے میدان مباہلہ میں قدم رکھے گا تو خدا تعالیٰ حضرت کی حقیت کی خاطر اپنے احمدی بندے کو سلامت رکھے گا اور اس کے مقابلہ میں ایک جہان کو ہلاک کر دے گا۔ (اعلام مولوی غلام رسول صحابی مرزا بجواب مولوی محمد علی لاہوری احمدی مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۶)

اسی طرح خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے جب مرزا محمود احمد صاحب کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے یہ شرط پیش کی کہ درصورت مباہلہ کا اثر تمہارے خلاف ہونے کے تم کو احمدیت سے توبہ کرنی ہوگی تو میاں صاحب نے لکھا کہ: اس امر میں کیا شک ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کے دعوی پر مباہلہ اور اثر مباہلہ کا ہمارے خلاف ظاہر ہو تو پھر حضرت مرزا صاحب کا دعوی خود بخود باطل ہو جاتا ہے...پس آپ کی شرط معقول ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۸ جنوری ۱۹۱۸ء)

مذکورہ بالا ہر دو حوالے ظاہر کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ اور میاں محمود احمد صاحب کا سیٹھ عبداللہ الہ دین والے مسلّمہ اور طے شدہ تحریری طریق فیصلہ سے منہ موڑ کر مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ سے جی چرانا خاص وجوہات کی بنا پر ہے

بے خودی بے سبب نہیں غالب ۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اگر یہ عذر کیا جاوے کہ یہ اعلانات صرف مباہلہ سے خاص ہیں اور سکندر آبادی حلف، مباہلہ نہیں ہے تو اس سے یہ صاف ثابت ہوگیا کہ ۱۹۰۷ء میں ثنائی حلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا نام جو قادیان کے مسیح موعود اور نبی صاحب نے مباہلہ رکھا تھا وہ صریح جھوٹ تھا ماسوا اس کے اگر صرف مباہلہ ہی فیصلہ کن ہے اور یہ حلف یوں ہی ہے تو پھر میاں صاحب نے اس کی تبلیغ و تشہیر کی اجازت سیٹھ صاحب کو کیوں دے رکھی ہے کیوں مخلوق خدا کو دھوکہ دیا جاتا ہے

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ناظرین کرام! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سکندر آبادی اشتہار محض قادیانی بھول بھلیاں ہیں جن کے چکر میں لوگوں کے ایمان گھولائے جا رہے ہیں ورنہ میاں محمود احمد صاحب اس کو تسلیم کر کے اسپر دستخط کر دیتے مگر انہوں نے نہ صرف دستخط ہی نہ کئے بلکہ جب سیٹھ عبداللہ صاحب نے دستخطوں کے لئے درخواست کی تو میاں صاحب نے ان کو ایک مضمون بصورت مکتوب لکھ کر دیا وھو ہذا:

مکرمی سیٹھ صاحب السلام علیکم۔ یہ حلف لکھ کر میں بھیجتا ہوں حلف (یہ اسی حلف کا ذکر ہے جو خلاف معاہدہ میاں صاحب نے اپنے خود ساختہ الفاظ میں لکھ کر سیٹھ صاحب کو دی تھی جسے ہم سابقاً درج کر آئے ہیں۔معمار) سے صرف اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو دھوکا نہیں دیتا اور جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے مباہلہ ہوتا ہے (معلوم ہوا کہ یہ حلف مباہلہ نہیں ہے۔معمار) پس آپ یہ میری حلف لوگوں کے سامنے رکھدیں اور ان سے کہہ دیں کہ اگر وہ پورا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر مباہلہ کریں اور اس کے لئے ہم یہاں سے بھی آدمی بھیج سکتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو بھی اجازت دے سکتے ہیں جس طرح وہ چاہیں گے کر دیں گے اور اگر دہلی میں آ کر مباہلہ کرنا چاہیں تو میں خود وہاں جا کر ان لوگوں سے بشرطیکہ وہ اس حیثیت کے ہوں کہ اون کی ہلاکت حیدر آباد پر عام اثر کرنے والی ہو اور وہ اہل حدیث اور حنفی سب جماعتوں میں سے ہوں مباہلہ کر سکتا ہوں۔خاکسار مرزا محمود احمد۔ (دیکھو رسالہ: حلف کی حقیقت۔ص ۱۸)

یہ سطور مظہر ہیں کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین کا انعامی اشتہار محض دکھاوا اور قطعاً غیر فیصلہ کن محض قادیانی دھوکا ہے۔ بفرض محال سیٹھ صاحب کبھی پھنس بھی جائیں جیسا کہ ۱۹۲۳ء میں اسے منظور کر کے پھنس گئے تھے تو اپنے تمام حلفیہ وعدوں پر مثل سابق دھار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مار کر ہر گز ترک مرزائیت نہ کریں گے۔

خلیفہ قادیانی کی غلط روی:

حضرات غور فرمائیے کہ میاں محمود احمد باوجود اس طریق فیصلہ کو معیار نہ ماننے کے بھی اس کی اشاعت پر خوش ہیں بلکہ اس کی اجازت دے رکھی ہے۔ چنانچہ چند ہی روز ہوئے کہ حیدر آباد کے ایک صاحب محمد مسعود علی نے خلیفہ جی سے چند سوال کئے جن کا جواب مرزا محمود احمد نے دیا جو الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۲ پر شائع ہوئے وہ یہ ہے

سوال ۱: کیا سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب یہ انعامی چیلنج جناب کے حکم کی تعمیل میں دے رہے ہیں۔، جواب: نہیں

۲۔ اگر نمبر ایک کا جواب نفی میں ہے تو بتائیں کہ انہوں نے یہ انعامی چیلنج دینے کی اجازت جناب سے با قاعدہ حاصل کر لی ہے۔، جواب: ہاں

۔اگر نمبر ۲ کا جواب نفی ہے تو پھر بتائیں کہ آپ ان کے انعامی چیلنجوں کو شرعی اور اخلاقی اور قانونی حیثیت سے جائز سمجھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔ ، جواب: جب مولوی صاحب بار بار مقابلہ کا چیلنج دے رہے ہیں تو انہیں چیلنج دینا بھی جائز ہے۔

مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ خلیفہ قادیانی صاحب نے سکندر آبادی چیلنج کی اجازت محض اس لئے دے رکھی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی معقول اور مدلل تحریرات کی طرف سے لوگوں کا رخ پھیر کر انہیں بھول بھلیوں میں پھنسا یا جائے وہاں یہ بھی کھل گیا کہ اس گروہ کے چھوٹے بڑے سب اکاذیب و مغالطات کے مجموعے ہیں دیکھئے سائل پوچھتا ہے کہ اس انعامی چیلنج کی شرعی و اخلاقی حیثیت کیا ہے اب میاں صاحب جس صورت میں اس کو مذہبی اور ایمانی معاملہ میں فیصلہ کن نہیں سمجھتے تو حق یہ تھا کہ وہ اسے صاف الفاظ میں ٹھکراتے نہ کہ جائز و پسندیدہ قرار دیتے دیکھئے جب خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۹۱۷ء میں خلیفہ صاحب کو اسی قسم کا چیلنج دیا کہ: اجمیر شریف میں آستانہ غریب نواز کی مسجد میں مرزا صاحب میرے ساتھ کھڑے ہوں میں صرف یہ کہوں گا کہ اے خدا ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے اس کو اسی وقت ہلاک کر دے۔

تو میاں صاحب نے اس کے جواب میں علی الاعلان لکھا کہ: یہ طریق فیصلہ کہاں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایجاد کیا گیا۔اس قسم کا مقابلہ کسی ولی کسی بزرگ کسی نبی کے طریق عمل سے ثابت ہے؟ ...خواجہ صاحب نے جو طریق فیصلہ پیش کیا ہے وہ خلاف شریعت خلاف عقل اور یک طرفہ ہے اس لئے ایک مسلمان جسے خدا نے عقل سلیم دی ہو اسے ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء۔ص ۵۔۷۔باقی)۔

(اہل حدیث ۱۸۔۲۵۔اپریل ۱۹۴۷ء جلد ۴۴ نمبر ۱۶۔۱۷اص ۴۔۵)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۸

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں :اب خدا را خلیفہ صاحب خود ہی کہیں کہ عبداللہ الہ دین والا انعامی فیصلہ کس نبی کی سنت ہے۔قرآن کے کس پارے، حدیث کی کس کتاب میں لکھا ہے کہ آپ نے اس پر جواز و پسندیدگی کا اظہار کر دیا۔

نیز یہ بھی فرمایئے کہ جب آپ خود لکھ چکے ہیں کہ:

ہم قرآن میں یہی لکھا پاتے ہیں کہ عذاب کا لانا کسی انسان کے اختیار میں نہیں پس جب کسی انسان کے اختیار میں یہ بات ہی نہیں تو اپنی طرف سے اس کے متعلق قواعد بنانے (جیسے عبداللہ الہ دین صاحب نے ، حلف موکد بعذاب وہ بھی میعادی ایک سال وغیرہ قواعد بنا رکھے ہیں۔معمار) اور غیبی تصر فات کا دعوی کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے ... ہمارے رسول کریم سے بڑھ کر کون ... ہوسکتا ہے..کفار مطالبہ کرتے تھے کہ ہم پر فوراً عذاب آجاوے مگر آپ کو حکم ہوتا ہے کہ ان سے کہیں عذاب دینا میرے اختیار میں نہیں ...کیا کوئی انسان ہے جس کیلئے اللہ تعالی ، رسول کریم ﷺ سے زیادہ غیرت دکھائے گا جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرے لئے اللہ تعالی اس سے زیادہ غیرت دکھائے گا (اورضرور ہی مولوی ثناء اللہ کو میری دی ہوئی قسم جو ہرگز ہرگز مباہلہ نہیں ہے کے مطابق سال کے اندر اندر فوت کر دے گا ۔معمار) ...وہ تقدم علی الرسول کرتا ہے اور گستاخ ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ۔

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۶ ملخص بلفظہ)

تو اب جناب خلیفہ صاحب قادیانی خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ سیٹھ عبداللہ صاحب کا یہ انعامی چیلنج موکد بعذاب حلف ، ایک سال کے اندر اندر موت وغیرہ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شائع کرنا اور بار بار دنیا میں پھیلانا اور اسے خود آپ کا جائز اور پسندیدہ لکھنا کس طرح شرعاً و اخلاقاً درست قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیا سیٹھ صاحب یا خود آپ سال کے اندر مار دینے کا خدا سے ٹھیکہ لے چکے ہیں؟

بھلا جو چیز خدا کے صادق نبیوں کو نہ دی گئی وہ کسی جھوٹے پروپاگنڈے اور اس کے امام کو کب مل سکتی ہے پس خلیفہ قادیانی کے قول ہی سے ثابت ہوگیا سکندر آبادی انعامی چیلنج، تقدم علی الرسول، انتہائی گستاخی اور خروج از ایمان و اسلام، کی بنیادوں پر مبنی ہے اور اسے شرعاً و اخلاقاً جائز کہنے والا بھی اسی مد میں داخل و شامل ہے فللہ الحمد

ممکن ہے اس کے جواب میں کہا جائے، آنحضرت ﷺ نے بحکم خدا مباہلہ کی میعاد ایک سال مقرر کی تھی۔، جواباً عرض ہے کہ اول تو یہ ہے ہی غلط۔ حدیث میں صاف مرقوم ہے کہ حاضر الوقت مباہلہ کرنے والے اسی وقت ہلاک ہو جاتے ہیں اور انکی بقیہ قوم سبکی سب سال کے اندر اندر ہلاک ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا صاحب قادیانی نے بھی یہی لکھا ہے: آنحضرت ﷺ نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھی ہے ہاں یہ سچ ہے کہ آنجناب ﷺ نے خدا تعالی سے وحی پا کر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباہلین پر وارد ہونے والا فرمایا ہے۔ (اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۳)

گو مرزا صاحب کا یہ فقرہ، انتہائی میعاد ایک برس، بالکل جھوٹ ہے جو کسی حدیث میں نہیں ہے، حدیث میں یہ ہے کہ باقی قوم سال کے اندر تباہ ہو جاتی ہے تاہم مرزا جی کو اتنا تو مسلّم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مباہلہ کا اثر فوری بتایا تھا و ھو المطلو ب

دوسری گذارش یہ ہے کہ سیٹھ عبد اللہ صاحب والا فیصلہ تو خود میاں محمود احمد کے نزدیک بھی غیر از مباہلہ ہے پس ایسے چیلنج کو جو خود قادیانی تحریرات کی رو سے ہی سنت اللہ اور سنت حضور ﷺ کے خلاف ہے، شرعاً و اخلاقاً، جائز کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔

مکرر یہ کہ جب سیٹھ عبد اللہ والا فیصلہ خلیفہ قادیانی صاحب کے روبرو دستخطوں کے لئے پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے قبول نہ کیا بلکہ یہ لکھا کہ، حلف سے صرف اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا اور جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے مباہلہ ہوتا ہے

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ اس قسم کی حلف معیار صدق و کذب نہیں حالانکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ صاحب کے چیلنج کا مفہوم ہی یہی ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھانے کے بعد سال کے اندر فوت ہوگئے تو یہ انکے عقاید کے غلط ہونے اور احمدیت کے صحیح ہونے کی دلیل ہوگی چنانچہ خود سیٹھ صاحب نے ۱۹۲۳ء میں اس مضمون کو معاہدے کی شکل میں تحریر کر کے اس پر دستخط بھی کر دیئے تھے جو خلیفہ صاحب کے نزدیک (جیسا کہ ہم سابقاً آپ کی تحریرات سے ثابت کر آئے ہیں) بھی غلط ہے پھر انہوں نے جائز کیوں قرار دیا:

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ باقی

(اہل حدیث ۱۸-۲۵-اپریل ۱۹۴۷ء جلد ۴۴ نمبر ۱۶-۱۷ اص ۷-۸)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء-۹

جناب منشی محمد عبد اللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی بھول بھلیاں

ناظرین! آپ اس رسالہ میں قادیانی اکابر کی کئی ایک دورنگیاں ملاحظہ فرما چکے ہیں بالخصوص خلیفہ قادیانی صاحب کی یہ روش کہ کہیں تو اس قسم کے فیصلوں کو، خلاف شریعت، اور خروج از اسلام، لکھا ہے اور کہیں شرعاً و اخلاقاً جائز، اب اور سنیں کہ ایک جگہ یہی خلیفہ صاحب، پسندیدہ، کی بجائے، بے معنی، اور، جائز، کی بجائے، ناجائز، ٹھہرا کر بھی اسے گول مول کر گئے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نومبر ۱۹۴۵ء کو سندھ کے علاقہ تھرپارکر کے ایک موضع گزی میں جماعت احناف اور جماعت احمدیہ کا مناظرہ ہوا جس میں یہ خاکسار بھی مدعو تھا۔ اختتام مناظرہ پر مرزائیوں نے پبلک کا رخ پھیرنے کے لئے اپنے مدمقابل مولوی محمد عمر صاحب حنفی ساکن شیخوپورہ کو حلف موکد بعذاب میعادہ ایک سالہ انعامی پانچ صد روپئہ کا چیلنج دیا۔ مولوی محمد عمر نے اسے منظور کرلیا تو مرزائیوں نے اسی چیلنج سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب والا میں تھوڑا سا تغیر کر کے پیش کر دیا جسے مولوی محمد عمر صاحب نے بعینہ مان کر اس کے مطابق قسم کھالی اور مبلغ پانچ صد روپئہ وصول کرلیا۔ اس کے بعد جماعت مرزائیہ سندھ نے اس حلف نامہ کو قادیان بھیجا کہ اسے الفضل اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ جب یہ حلف نامہ قادیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچا تو اسے اخبار میں درج کرنے سے پہلے خلیفہ صاحب کے سامنے پیش کیا گیا خلیفہ صاحب نے اس پر لکھا کہ: جماعت علماء اس پر غور کرے مجھے تو اس قسم کی قسمیں دینا نہایت بے معنی لگتا ہے۔ خلیفہ جی کے اس انداز تبصرہ اور حکم کے ماتحت سات قادیانی علماء کی کمیٹی نے اس پر یہ فیصلہ دیا کہ: سید احمد علی (احمدی مناظر سندھ) نے جن حوالجات کی بنا پر حلف دیا ہے اور جن حوالہ جات کو اپنے فعل کی تائید میں پیش کیا ہے ...مولوی صاحب نے ان کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔

اس فیصلہ کے بعد پھر دوبارہ یہ معاملہ مرزا محمود احمد صاحب کے روبرو پیش کیا گیا تو انہوں نے لکھا: میں تو ایسے مطالبہ حلف کو جائز نہیں سمجھتا۔ شرائط حلف تو درست ہیں (جو ان سات مولویوں نے تجویز کئے تھے جن کو میں نے بخوف طوالت نقل نہیں کیا۔ معمار) لیکن یہ امر بھی تو واضح ہے کہ شرائط کا وجود صرف بہت بڑا اہل شخص شخص ہی ثابت کرسکتا ہے اس لئے امام یا جماعت مسلّمہ اس کا فیصلہ کرنے کی اہل ہے نہ کہ ایک مبلغ۔

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں: میاں صاحب باوجود اس قسم کی حلفوں کو ، نہایت بے معنی ، اور ، نہ جائز ، قرار دینے کے پھر دورخی اختیار کر گئے ہیں کہ اس کے بعد لکھ دیا ، امام یا مسلّمہ جماعت اس کا فیلہ کرنے کی اہل ہے۔ گویا یہی بے معنی اور ناجائز قسمیں اگر امام یا جماعت مسلّمہ کرے تو پھر یہ قابل قبول اور فیصلہ کن مانی جائیں گی۔ حالانکہ ہم سابقاً میاں صاحب کے صریح اور واضح اعلانات درج کر آئے ہیں جن میں سوائے مباہلہ کے اس قسم کی تمام حلفوں اور ف طریق فیصلوں کو خلاف شرع ، تقدم علی الرسول ، گستاخی ، خروج از اسلام قرار دے کر خواجہ حسن نظامی کے مقابلہ پر باوجود خود امام وقت اور خلیفۃ المسیح القادیان ہونے کے اسے غیر فیصلہ کن لکھ چکے ہیں۔

بالغ نظر اصحاب جناب خلیفہ صاحب کی اس دورخی سہ رخی پر شائد یہ کہیں کہ

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

مگر ہمارے نزدیک یہ سہ رخی چھوڑ سو رخی بھی باعث تعجب نہیں بلکہ جناب خلیفہ صاحب معذور ہیں جناب ڈاکٹر شاہ نواز صاحب احمدی قادیان کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء میں لکھتے ہیں: حضرت (مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد) صاحب کا (مرض) مراق گوموروثی نہ تھا مگر منتقل ہوا ہے میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو یہ مرض ورثہ میں نہیں ملی مگر جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے فرمایا مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔(ص ۱۱ ریویو مذکور)

ناظرین! مراق وہ نامراد مرض ہے کہ جسے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اپنی بیاض میں جنون کا ایک شعبہ لکھا۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۹ ص ۴-۵)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱۰

جناب مولوی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں: سیٹھ عبداللہ الہ دین کا انعامی چیلنج سراسر دھوکا اور محض نام آوری کا ذریعہ ہے جو خود خلیفہ قادیان اور جماعت احمدیہ کے نزدیک مذہب کے معاملہ معیار صدق وکذب نہیں بن سکتا بلکہ صریح خروج از اسلام کے مترادف ہے اور احمدی اصحاب نے جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں حق کے بالمقابل والغوا فیہ کی تازہ کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے

اسی طرح خلیفہ قادیان کا اس بارے میں دورخی اختیار کرنا بھی یا تو، مراق، کی برکت ہے جو عمداً وارادۃً اختیار کی گئی ہے کہ اگر کبھی یہ معاملہ طے ہو کر قسما قسمی ہو بھی گئی تو بصورت وفات ثنائی اسے یہ کہہ کر فیصلہ کن بنالیں گے کہ ہم نے سیٹھ صاحب کو اس کی اجازت دے رکھی تھی پس یہ ہماری مسلمہ تھی لوگو! مولوی ثناء اللہ کے عقاید غلط و باطل تھے دیکھ لو وہ ہمارے بالمقابل ہلاک ہو گیا حضرت مرزا صاحب نے جو فیصلہ شائع کیا تھا کہ ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرے گا خدا کے فعل نے اس کی تفسیر کھول دی کہ اس کا بھی یہی مطلب تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں اس کے مقابلہ پر ثناء اللہ مر جائے گا۔لیکن اگر مولوی صاحب محفوظ وسلامت رہے تو بھی نقد جواب موجود ہے کہ ہم نے تو پہلے ہی اس قسم کے حلفوں کو غیر شرعی خلاف سنت انبیاء سخت درجے کی گستاخی اسلام سے نکل جانے کے برابر بے معنی ناجائز اور کیا کیا کچھ کہہ رکھا ہے۔ پس مولوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ صاحب کو اس قسم کی حلف اٹھا کر اسے فیصلہ کن ماننا ہی اس کی موت ہے۔ عام جماعت احمدیہ نے لوگوں کے طعنوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے سیٹھ عبداللہ کے مسلمہ اور دستخط شدہ معاہدہ کو بھی ٹھکرا دیا یا محض اس لئے کہ اسلام کا احترام قائم ہوجائے حضور علیہ السلام کی سنت پر تقدم نہ کیا جائے پس ہم اس احیاء اسلام کی وجہ سے زندہ ہیں اور حضرت کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا یہی مفہوم تھا کہ ثناء اللہ دینی لحاظ سے مر جائے گا مگر میرا سلسلہ دن بدن بڑھتا جائے گا وغیرہ وغیرہ

معزز ناظرین کرام! قادیان والوں کی انہی خارق عادت کارروائیوں کو زیر نظر رکھ کر حضرت مجدد زمان مولانا محمد ثناء اللہ صاحب ہمیشہ اس معاملہ میں یہ شرط پیش کیا کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ کے ماتحت ایک دفعہ چھوڑ لاکھوں دفعہ حلف مجھ سے لے لو کہ:

خدا کی قسم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جھوٹے تھے۔

جیسا کہ بارہا مولوی صاحب نے یہ قسم کھائی ہے لیکن اگر مرزائی اصحاب اپنے تجویز کردہ طریق پر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر خلیفہ قادیانی اینچ پینچ چھوڑ کر صاف دستخطی تحریر دے کہ اس قسم کے بعد ایک سال گذار کر مولانا ثناء اللہ زندہ رہے تو خلیفہ صاحب بمعہ سیٹھ عبداللہ و دیگر ممبران انجمن احمدیہ قادیان کے مرزا صاحب کو جھوٹا مان لیں گے:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

گو میں اس قسم کے حلفوں کا قائل نہیں تاہم میرے بلکہ کل اہل علم وعقل کے نزدیک مولانا ثناء اللہ کا یہ مطالبہ قادیانی پہلوتہیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت ضروری نہایت ہی معقول ہے۔ دیکھئے ۱۹۲۳ء (مقام حیدرآباد دکن) میں باوجود طے ہوجانے اور متفقہ طور پر تسلیم کئے جانے کے بھی یہ معاملہ حلف بے ڈکار ہضم کیا گیا اسی طرح حال ہی میں سندھ (متعلقہ مولوی محمد عمر حنفی) والے حلف جو اس رنگ کی تھی اور خود قادیانیوں کی مرتبہ و مجوزہ تھی منعقد کئے جانے اور روپئہ ادا کردیئے جانے کے بعد عین اس وقت کہ کہ مقررہ میعاد ایک سال قریب الاختتام ہو چکی تھی مسترد و مردود کر دی گئی پس ہم بصد عزائم پختہ تہیہ کر چکے ہیں کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جتنی جی چاہے قسمیں لے لیویں مگر اس شرط کے ساتھ جو اوپر درج ہو چکی ہے۔ اگر انہیں منظور ہے تو شوق سے جہاں چاہیں قسم اٹھوالیویں ہم اس کام کیلئے مولانا موصوف کو سکندرآباد میں ہی لے آویں گے تا کہ والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حیدر آباد کن کی موجودگی میں یہ معاملہ طے ہوکر اور بھی مستند اور معتبر ہو جاوے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش: بالآخر میں اپنے مخدوم ومکرم استاد حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض گذار ہوں کہ آپ خوب جانتے ہیں کہ قادیانیوں نے یہ حلف کا بکھیڑا محض اس لئے ڈال رکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلمہ اور خدا کے مقبولہ، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، جس کی رو سے آپ کی فتح اور مرزا جی کا کذب روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ احمدیت پاش اثرات کو مٹایا جائے۔

پس آپ خدائے پاک کی اس بخشی ہوئی فتح ونصرت اور عطا فرمائے ہوئے انعام کی بصد ہزار شکر قدر فرمائیں کہ موجودہ حلف کے معاملے میں ایسی محتاط روش اختیار کریں جو اس، الٰہی فیصلے ، کی ناسخ نہ بنائی جا سکے۔ گووہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو مٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ تو واقع ہو ہی چکا ہے پھر بھی آپ ...؟ رہیں میرا خیال ہے کہ ایک شرط بھی لازمی ٹھہرائی جائے کہ خلیفہ قادیان اپنی تحریر میں یہ بھی تصریح کرے کہ اس حلف کو آخری فیصلہ پر اثر انداز نہ قرار دیا جائے گا بلکہ درصورتِ اختلاف کے سابقہ فیصلہ ہی مسلم رہے گا کیونکہ وہ بانی مذہب کا مسلمہ ہے جسے خدا قبول بھی کر چکا ہے و آخر دعوا ناان الحمد للہ رب العالمین۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی، ۲ و ۸ رجب ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۴-۵)

عیسائی اور مرزائی مناظرہ

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اخبار پیغام صلح وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں اور عیسائیوں میں اس مضمون پر مباحثہ ہونے والا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح صلیب کی موت سے بچ کر کشمیر میں آ گئے اور وہاں طبعی موت سے مر کر دفن ہوئے مرزائی اس کے مدعی ہوں گے اور عیسائی اس سے منکر[

مناظرہ اگر ہوا تو دلچسپ ہوگا مگر ہمیں خیال گذرتا ہے جسے ہم مرزائیوں کی ہمدردی کی نیت سے ظاہر کر دیتے ہیں۔ ۱۸۹۳ء میں جو مباحثہ مرزا صاحب کا ڈپٹی آتھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی سے ہوا تھا اس کا انجام جو ہوا (اس میں مرزائیوں کو بہت شرمندگی اٹھانی پڑی تھی کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی) انصاف یہ ہے کہ

لہذا ہمیں خطرہ ہے کہ اس مباحثے میں بھی ان لوگوں کو شرمندگی حاصل نہ ہو۔ اس لئے ہم ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ عیسائیوں سے ایسا مباحثہ نہ کریں۔ ہمارے ساتھ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر مباحثہ کرلیں جو بہت حد تک دونوں فریقوں میں فیصلہ کن ہے۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ہمارے اس مباحثے میں دونوں فریق قادیانی لاہوری بلکہ تیسرا فریق شیخی لاہوری (یعنی شیخ غلام محمد اور اس کے اتباع) سامنے آئیں، اور فیصلے کیلئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم سے کم سیشن جج کی لیاقت کا کوئی منصف ہونا چاہیے جو سارے بیانات تحریری سن کر فیصلہ کرے۔ جو فیصلہ وہ کرے وہ منظور ہوگا۔ بہتر ہے کہ دونوں فریق بلکہ سارے احمدی مل کر اس پتھر کو راستے سے اٹھائیں جسکی بابت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی نے بھی تسلیم کیا ہوا ہے کہ: مولوی ثناءاللہ لاکھوں کیلئے سدراہ بن رہے ہیں۔ پس

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(اہلحدیث ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۲ و ۸ رجب ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۸)

بطش قدیر بر انوار و کبیر

امت مرزائیہ کے دو گروہوں لاہوری اور قادیانی نے پارہ عم کی تفسیر اپنے اپنے مذاق کے مطابق لکھی ہے۔ تفسیر کیا ہے پوری تحریف قرآن ہے۔ لاہوری تفسیر کا نام انوار القرآن ہے اور قادیانی تفسیر کا نام تفسیر کبیر ہے۔ اس کا جواب بطش قدیر برانوار و کبیر ہو گیا ہے ملکی فضا صاف ہونے پر شائع کیا جائے گا۔ ناظرین دیکھیں گے کہ یہ لوگ قرآن پر ایمان رکھتے یا استہزاء کرتے ہیں عاملهم الله بماهم اهله

(اہل حدیث امرتسر ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۸)

امیر جماعت احمدی لاہوری متوجہ ہوں

ڈاکٹر محمد حسن سیالکوٹی لکھتے ہیں: اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے اگر سری نگر والی قبر یوز آسف کی کھود کر دیکھی جاوے تو کئی نشانات ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے جس سے ثبوت مل جاوے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ جناب کا فرمان بسر وچشم منظور۔ بندہ بھی قبر کی کھدائی کا خرچہ کا حصہ دینے کو تیار ہے
جناب حدیث صحیح کو تو مانتے ہوں ضرور آپ نے مقام حدیث اور بعض کتب حدیث تصنیف فرمائی ہیں لہذا سنئے حدیث صحیح ہے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن خزیمہ ابن حسان اور دارقطنی ... نے صحیح کہا۔ یوز آسف والی قبر کا مردہ ویسے کا ویسے صحیح سلامت ہوا اور مردے کے ہاتھ اور پاؤں پر زخموں کے نشان ظاہر ہوئے تو مردہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں ورنہ آپ لوگ بمعہ مسیح موعود جھوٹے۔
دوسری عرض ایک اور ہے قادیانی جماعت کہتی ہے کہ مرزا صاحب نبی رسول بلکہ نبیوں سے بڑھ کر تھے۔ لہذا ان کی قبر بھی کھود کر دیکھی جاوے۔ اگر ان کا جسم مبارک زمین نے نہ کھایا ہوگا، تو ہم لوگ اور آپ لوگ لاہوری مرزائی آپ کی نبوت کے فوراً قائل ہو جائیں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قرآن مجید کی آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ کا وہی مطلب سمجھیں گے جو مرزا صاحب نے بتایا ہوا ہے یعنی حضرت عیسیٰ سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر مرے آ کر کشمیر میں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۳۔۲۴۔۲۵ ص ۳)

علماء ربانی اور مرزا صاحب قادیانی

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:
مرزا صاحب قادیانی نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا اس کو پرکھنے اور جانچنے کے لئے منجملہ دیگر حقائق اور دلائل کے یہ حدیث بھی پیش ہوئی کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے زبان حقیقت ترجمان سے حلفاً فرمایا ہے کہ مسیح موعود مقام روحا سے احرام باندھ کر فریضہ حج بجالائے گا (صحیح مسلم باب جواز التمتع فی الحج والقران۔ ص ۴۰۸)
چونکہ مرزا اس اہم اور ضروری رکن سے یکسر محروم رہے یعنی حج کی توفیق آپ کو نہیں ملی لہذا دعوی مسیحیت میں صادق نہیں اس سلسلہ میں میں علمائے ربانی نے مرزا کی زندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہی محض مومنانہ فراست سے وجدانی طور پر جو پیشگوئی فرمائی وہ درج ذیل ہے:

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی: آپ نے ۱۳۱۲ھ میں کتاب تائید الاسلام لکھی جس میں صاف پیش گوئی فرمائی۔ میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کو نصیب نہیں، میری اس پیش گوئی کو سب یاد رکھیں (تائید الاسلام ص ۱۳۶)۔ یاد رہے کہ سن وفات مرزا ۱۳۲۶ھ ہے یعنی پیش گوئی مذکورۃ الصدر وفات مرزا سے چودہ سال قبل کی ہے۔

مولانا ابوالحسن پنج گراہی سیالکوٹ: آپ نے مرزا صاحب کی حیات میں کتاب بجلی آسمانی برسر دجال قادیانی، پنجابی نظم میں لکھی جسکا ذکر مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی میں موجود ہے اس میں صفحہ ۸۳ پر مندرجہ ذیل اشعار بطور پیش گوئی موجود ہیں

مرزا بالکل حج نہ کردا نہ ایہہ مکے جاوے
نہ ایہہ حکم ضروری لازم فرض العین اداوے
اللہ چاہے مرزا بالکل حج نہ بالکل کرسی
خبر مطابق اللہ چاہے ہو نصرانی مرسی
ہے ایہہ پیش گوئی میری نال الہام الٰہی
اللہ چاہے سچی ہوسی یاد رکھن مرزائی

علامہ فہیم مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی:

آپ نے مرزا صاحب کے عین حیات میں ہی لکھ دیا تھا: وہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی جگہ جو قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی۔ (الخبر الصحیح عن قبر المسیح ص ۲۱)

ناظرین کرام! خدا را غور فرمائیں کہ باوجود اس کے کہ علماء حق کو مرزا صاحب کی طرح نبوت یا خوابی خدا ہونے کا قطعی کوئی دعویٰ نہیں ہے پھر بھی کتاب و سنت کی روشنی میں جو پیش گوئی بحق مرزا فرمائی وہ حرف بحرف پوری ہوئی کہ مرزا صاحب آخری دم تک زیارت کعبہ سے محروم رہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا۔ نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بخلاف اس کے مرزا صاحب نے باوجود بڑے بڑے بلند دعاوی کے جو پیش گوئیاں کیں ان کا جوحشر ہوا وہ الہامات مرزا، اور فاتح قادیان مولانا امرتسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے والوں سے مخفی نہیں اللہ تعالیٰ حضرات علماء حق کو جزائے خیر دے جن کی دور رس نگاہ اور مساعی جمیلہ سینکڑوں قلوب کی تسکین وتشفی کا باعث ہو رہی ہیں۔

جزاہ اللہ خیرا عنی و عن سائر المسلمین

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۳۔۲۴۔۲۵ ص ۳۔۴)

مذہب کی اشاعت

کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً

مولوی حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی لکھتے ہیں

مذہب نیکی دیانت داری راست گوئی اور ایثار کا نام ہے جس مذہب میں جھوٹ اور فریب دہی ہو وہ حقیقت میں لا مذہبی اور دھوکا بازی ہے لوگ اسلام کی تعلیم سے واقف ہو کر اور اس کی خوبیاں معلوم کر کے اس کی طرف کھنچ آتے ہیں اور اپنی زندگی امن سے گذارتے ہیں۔ بعض ہوشیار آدمی عوام الناس کو مذہب کے نام پر دھوکا دے کر دام تزویر میں پھنسا کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں۔ ایسے فریب باز اور غلط گو مبلغین کو معلوم ہونا چاہیے کہ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ کام آتی ہے بلکہ خود جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ میں نے اپنے سفروں میں دیکھا کہ بعض جماعتوں کے مبلغین عوام الناس کو اپنے اور ان کے مذاق کے مطابق جھوٹی یا ضعیف حدیثیں سنا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو دام فریب میں لے آتے ہیں اور ان کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ مغالطہ دہی خود زبان حال سے ان کا کچا چٹھا ظاہر کر دیتی ہے۔ مثلاً ریویو آف ریلی جنز کے کسی رسالہ میں مفتی محمد صادق آف قادیان لکھتے ہیں:

گذشتہ فروری میں جب مولوی محمد علی صاحب بمبئی گئے اور سیٹھ آدم صاحب کے مکان پر ملنے گئے تو اثناء گفتگو میں مولوی صاحب نے فرمایا، اس پر سیٹھ صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ یہ جو مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب کہ میری امت کے لوگ یہود ونصاریٰ کے مشابہ ہو جائیں گے اور ان کے بہت سے فرقے ہوں گے اس وقت ۷۳ فرقوں میں سے ایک فرقہ صحیح راستہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ہو کر ناجی ہوگا کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا ہوگا اور باقی سب فرقے ناری (جہنمی) ہوں گے کیا آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں مولوی صاحب نے اقرار کیا کہ بے شک یہ حدیث صحیح ہے۔الخ

بے شک اس حدیث کا اکثر حصہ صحیح ہے لیکن وہ بھی ان الفاظ میں نہیں جس طرح کہ یہاں ذکر ہوا ہے اور یہ لفظ، کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا ہوگا اور باقی سب فرقے ناری جہنمی ہوں گے، بالکل کسی حدیث کا ترجمہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی حدیث ہے۔ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو مذہبی مبلغ کہلاتے ہیں کس طرح مغالطہ دہی سے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرزائی بنا لیتے ہیں۔بمبئی کے ایک بھولے بھالے مسلمان کو اسی طرح دام تزویر میں پھنسایا گیا خدا کی پناہ! ہم مرزائی مبلغین سے پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی صحیح حدیث ان الفاظ میں ان کی کسی کتاب میں موجود ہو جس میں یہ لکھا ہو: کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا فرقہ ہوگا، تو مہربانی فرما کر اسکا حوالہ دیں ورنہ خدا سے دریں اور حدیث کے اس شدید عتاب کو پیش نظر رکھیں کہ فرمایا حضورﷺ نے من کذب علیّ متعمداً فلیتبوّا مقعده من النار۔اور عوام الناس کو غلط حدیثیں بنا کر سنانے سے بچیں۔دعا ہے خدا تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے۔والسلام

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۶۔۲۷۔۲۸ ص ۵)

پیغامِ صلح کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآنی تعلیم ہے ان یرو سبیل الرشد لا یتخذوه سبیلاً یعنی گمراہ لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہیں کرتے۔پیغام صلح لاہور مرزائی اخبار کو ہم نے مشورہ دیا تھا کہ عیسائیوں سے مناظرہ کرنے کی بابت تم نے جو تجویز کی ہے ایسا نہ کرو کیونکہ اس سے پہلے بڑے مرزا صاحب عیسائیوں سے مناظرہ کر کے شرمندہ ہو چکے ہیں۔انہوں نے کہا تھا کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاوے گا مگر واقعہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ میعاد گذار کر بہت مدت تک زندہ رہا۔

پیغام صلح اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ شیطانی آواز ہے جو اہل حدیث نے اٹھائی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ شیطانی آواز وہ ہوتی ہے جو جھوٹ ہو۔ سچی آواز کو شیطانی کہنا بحکم قرآن مجید خود شیطانی آواز ہے۔

پیغام صلح ہمیں بتائے اور اپنی بات پر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے دستخط کرا دیوے یا ہماری بات کو کسی منصف کے پاس پیش کر کے پوچھ لے کہ مرزا صاحب نے نہیں کہا تھا اور ان کی کتاب جنگ مقدس میں نہیں لکھا کہ عبداللہ آتھم پندرہ مہینے میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا، اگر لکھا ہے اور یقیناً لکھا ہے تو یہ شیطانی آواز ہے یا پیغام صلح کی۔ اس فیصلے کیلئے میں مولوی محمد علی صاحب کو منصف مانتا ہوں

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۹۔۳۰۔۳۱ ص ۶)

(متفرقات میں مینجر کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء کے مشترکہ پرچے کے بعد ۱۸ جولائی کا پرچہ شائع ہوا تھا جس پر تین نمبر مرقوم ہیں۔ درمیان میں کوئی پرچہ شائع نہیں ہوا۔ بہاء)

....

باب الاسلام سندھ سے

نازش ملت مورخ اہل حدیث ڈاکٹر بہاء الدین کو خراج تحسین

(تحریر: مولانا عبدالرحمٰن ثاقب۔ سکھر)

عقیدہ ختم نبوت اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے جس کے متعلق چودہ سو سال سے کبھی بھی اختلاف آراء نہیں ہوا۔ جھوٹے مدعیان ضرور پیدا ہوتے رہے اور امت مسلمہ نے یک زبان ہو کر ان کو خارج از اسلام قرار دیا اور اس طرح سے گلشن اسلام کو پژمردہ ہونے سے محفوظ رکھا۔ مسلمانوں میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے اور ان میں آپس میں زبردست مباحثے، مجادلے اور مناظرے ہوئے لیکن رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے میں کبھی بھی اختلاف نہیں ہوا۔ بلکہ سب نے خاتم النبیین کے معنی یہی کئے کہ لا نبی بعدی آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ و انه سیکو ن فی امتی کذا بو ن ثلاثو ن کلھم یز عم انه نبی و انا خا تم النبیین لا نبی بعدی ۔(ابی داود۔ کتاب الفتن) میری امت میں تیس کذاب نمودار ہوں گے ہرایک کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی (آنے والا) نہیں ۔، چنانچہ اس پیشین گوئی کے مطابق آنحضرت ﷺ کے بعد مختلف مقامات اور مختلف زمانوں میں کئی لوگوں نے دعوی نبوت کیا۔ مسیلمہ کذاب ،اسود عنسی ،سجاح بنت حارث ،مختار ثقفی ، میمون ،قداح ،طلحہ بن خویلد ، ابن مقنع ،سلیمان قرمطی ، بابک خرمی اور عیسی بن مہرو یہ مشہور دجال اور کذاب گذرے ہیں ۔

اللہ تعالی نے حجۃ الوداع کے موقع پر اعلان فرمایا تھا: الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعتی و ر ضیت لکم ا لاسلا م د ینا (الما ئدۃ) آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کرلیا۔ اس پر شاہد عدل ہے۔ اس کے معنی بالکل صاف اور واضح ہیں جن میں کوئی دشواری یا ابہا نہیں ہے۔ جو ہدایت یا پیغام جناب محمد عربی ﷺ کے ذریعہ دنیا کو دیا گیا بفحوائے نص قرآنی من کل الوجوہ مکمل ہے جس کے بعد کسی مزید ہدایت یا پیغام کی حاجت باقی نہیں ہے۔ پس الیو م اکملت لکم دینکم عقیدہ ختم نبوت پر نص قطعی الدلالت ہے۔ قرآن مجید خاتم الکتب یعنی آخری کتاب اور حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں۔ آپ پر ہر قسم کی نبوت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ فرمان الہی ہے ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خاتم النبیین و کا ن الله بکل شیء علیما (الاحزا ب : ۴۰) محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

ھو الذی ارسل رسو له بالھد ی و دین الحق لیظھره علی الدین کله و لو کر ہ المشرکو ن ۔ (الصف : ۹) اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگر چہ مشرکین اس بات کو نا پسند ہی کریں۔ و ما ارسلنا ك ا لا کا فةً للناس بشیراً و نذ یرا ...

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هو الذی ارسل رسو له با لهد ی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و کفی با لله شهیداً (الفتح : ۲۸) اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے سب ادیان پر غالب کر دے اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ ان آیات سے ظاہر ہے کہ یہ دین تمام ادیان سے آخر میں ان سب کے لئے ناسخ بن کر آیا ہے اس کے بعد اب کوئی دین یا شریعت نہیں آئے گی۔ ... یہودی مذہب میں ایسا کوئی اعلان نہیں کہ نبوت ختم ہوگئی اور ہمارے ہاں اس کا صاف اعلان موجود ہے۔ اللہ تعالی نے ہمارے دین اسلام کو یہ خصوصیت عطا فرمائی اور دین کے ختم محکم اور کامل ہونے کا آخری طور پر اعلان فرما دیا کہ اب دین و شریعت مکمل ہو چکے ہیں۔ اب اس میں کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کی گنجائش اور ضرورت باقی نہیں رہی۔ یہ تکمیل دین کا اعلان ہی ختم نبوت کا اعلان ہے۔ دین میں ترمیم و تنسیخ انبیاء کرام کے ذریعہ سے ہوتی تھی اب جب دین مکمل ہوگیا تو قیامت تک اس میں کسی قسم کی ترمیم کی ضرورت نہ رہی تو نبی آنے کا مقصد پورا ہو گیا اور آپ ﷺ نے ان الفاظ میں اعلان فرما دیا کہ انا آ خر ا لا نبیاء و انتم آ خر ا لا مم (سنن ابن ماجہ) میں سب نبیوں کے آخر میں آنیوالا ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں آنے والے ہو۔

مرزا غلام احمد بھارتی ریاست پنجاب کے قصبہ قادیان ضلع گورداسپور میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ یہ موقع شناس اور جاہ طلب شخص تھا۔ اس نے بتدریج مختلف دعاوی کئے۔ مجدد، مہدی، مسیح، ظلی و بروزی نبی، پھر مستقل صاحب شریعت نبی بن گیا۔ اس کو پیش گوئیاں کرنے کا بڑا شوق تھا۔ جب پیشین گوئی جھوٹی ثابت ہوتی تو ڈھٹائی سے اس کی تاویل کرنے لگ جاتا۔ قرآنی آیات میں تحریفات کرتا اور ان میں من چاہی تفسیر و تاویل کرتا تھا۔ اللہ تعالی نے اس کو علمائے حق کے مقابلہ میں ہمیشہ ذلیل و رسوا کیا۔

مرزا غلام احمد سود الله و جهه نے ۱۸۹۱ء (۱۳۰۸ھ) میں مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا تو سرخیل اہل حدیث مولانا محمد حسین بٹالوی میدان عمل میں اترے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد کے عقائد کی روشنی میں ایک استفتاء مرتب کر کے اپنے عالی قدر استاد میاں نذیر حسین محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کیا۔ میاں صاحب سے فتوی حاصل کر کے مولانا محمد حسین بٹالوی نے ہندوستان کے بیشتر علمی مراکز کا سفر کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت کے مشہور ومعروف دوسو علماء سے اس پر تائیدی دستخط حاصل کئے۔ اور ۱۸۹۲ء میں اسے علماء اسلام کے متفقہ فتویٰ تکفیر مرزا کے طور پر جاری فرمایا۔ مولانا محمد حسین کا یہ بھی اعزاز ہے کہ انہوں نے مرزا قادیانی سے سب سے پہلا مباحثہ کیا جو لدھیانہ میں ۱۲ روز تک جاری رہا۔ اس سے پہلے مولانا لاہور میں مرزا قادیانی کے مرید اول حکیم نورالدین سے بھی مناظرہ کر چکے تھے جس میں حکیم صاحب اتنے لاچار ہوگئے تھے کہ مناظرہ درمیان میں چھوڑ کر میدان سے فرار ہوگئے تھے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ وہ شخصیت ہیں جنہیں مسلمانوں کی طرف سے فاتح قادیان کا خطاب دیا گیا۔ مولانا امرتسری نے اپنی زندگی میں جس طرح مرزائیت کی تردید کی اس طرح کی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے تحریری، تقریری، مباحثوں مناظروں میں مرزا اور اس کے بعد اس کے مریدوں کا ہر میدان میں للکارا اور شکستوں سے دوچار کیا۔ آپ کے مقابلہ میں مرزا قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلے کا اشتہار شائع کیا جس میں خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔ اس کے بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی چل بسا، جب کہ مولانا ثناءاللہ امرتسری ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں فوت ہوئے۔

مشہور سیرت نگار قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے مرزا قادیانی کے رد میں دو کتابیں لکھیں۔ پہلی کتاب غایت المرام ۱۸۹۳ء میں چھپی۔ دوسری کتاب اس کے پانچ سال بعد تائید الاسلام ۱۸۹۸ء میں طبع ہوئی۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی آپ کی کسی کتاب کا جواب نہ دے سکا۔

مولانا محمد بشیر سہسوانی ایک ممتاز عالم دین اور کئی کتب کے مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے مقرر اور مناظر بھی تھے۔ ۱۸۹۱ء میں میں مرزا قادیانی نے دہلی جاکر اپنی مسیحیت کا ڈنڈورہ پیٹا اور مناظرے کے چیلنج کئے تو مولانا سہسوانی نے بھوپال سے دہلی آکر مرزا قادیانی سے گفتگو کی۔ مناظرے کا موضوع حیات وممات مسیح تھا۔ جب مولانا محمد بشیر سہسوانی کی گرفت مضبوط ہوئی تو مرزا صاحب اس تحریری مناظرے کو نامکمل چھوڑ کر دہلی سے فرار ہوگئے۔ مولانا صوفی عبدالحق غزنوی ایک بلند پایہ صوفی مشرب اہل حدیث عالم تھے۔ آپ نے ۱۸۹۱ء میں لاہور میں مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے مریدوں سے مباہلہ کیا اور پھر ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں خود مرزا صاحب سے مباہلہ کیا۔ مرزا قادیانی ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہو گیا جب کہ مولانا عبد الحق غزنوی کی نو برس بعد ۱۹۱۷ء میں وفات ہوئی۔ یہ واحد مباہلہ ہے جو مرزا نے کسی مسلمان عالم سے اپنی زندگی میں کیا تھا۔ علامہ محمد ابراہیم میر ممتاز عالم دین، مفسر قرآن، زوردار مقرر، بڑے محقق، وسیع المطالعہ، اور رد قادیانیت میں درجن بھر سے زائد کتابوں کے مصنف تھے۔ آپ کی مشہور تصنیف شہادۃ القرآن ہے جس میں حیات عیسی پر بحث کی گئی ہے اور مرزائیوں کے دلائل اور اعتراضات کا رد کیا گیا ہے۔ مولانا محمد حنیف ندوی وہ پہلے اہل علم واہل قلم ہیں جنہوں نے پاکستان میں ہفت روزہ الاعتصام میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری ممتاز علماء اہل حدیث میں سے ایک ہیں۔ آپ بڑے صاحب علم و فضل اور تحقیقی میدان میں یدطولی رکھتے تھے۔ خصوصاً قادیانیت پر تو آپ کو خصوصی دسترس حاصل تھی جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب پاکستان کی قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی بحث چل رہی تھی اس وقت آپ ہی کے مرتب کردہ سوالات نے قادیانی سربراہ مرزا ناصر احمد کو مشکل میں ڈالا، اور وہ لاجواب ہو کر ذلیل و رسوا ہوا۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر بلند پایہ خطیب اور ممتاز مصنف اور صحافی تھے۔ آپ نے عربی زبان میں القادیانیة لکھی جو عرب کے بڑے بڑے اہل علم کے مطالعہ میں آئی۔ اسکے اردو، فارسی اور انگریزی ترجمے بھی ہوئے اور دنیا بھر میں وسیع پیمانے پر اس کی اشاعت ہوئی۔

ان بزرگوں کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل علی گڑھی، مولانا عبداللہ شاہجہان پوری، مولانا عبدالمجید دہلوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالواحد غزنوی، مولانا رحیم بخش چینیانوالی مسجد لاہور، منشی الٰہی بخش لاہوری، منشی سعداللہ لدھیانوی، مولوی محمد حسن رئیس لدھیانہ، حافظ عبدالعزیز رحیم آبادی، مولانا شمس الحق عظیم آبادی، مولا محمد منیر خان آف بنارس، حافظ محمد یوسف امرتسری، مولانا ابوالحسن سیالکوٹی آف، حافظ گوہر دین آف ورک، مولانا محمد امین امرتسری، سید عبدالرحیم مکھوی، شاہ محمد شریف گھڑیالوی، مولانا عبداللہ ثانی امرتسری، مولانا عبدالعزیز آف قلعہ میہاں سنگھ، مولانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمد شفیع آف قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ، حکیم محمد الدین امرتسری، حافظ محمد لکھوی، مولانا عبدالرحمٰن محی الدین لکھوی، صوفی عبدالحق کوٹلوی سرہندی، مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی، مولانا نور احمد لکھوی، مولانا محمد علی بھوپڑی، مولانا محمد داود غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سلفی گوجرانوالہ، علامہ محمد یوسف آف کلکتہ، حافظ عبداللہ محدث روپڑی، منشی محمد عبداللہ معمار، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری، محدث دیارسندھ سید بدیع الدین شاہ راشدی، مولانا نور حسین گرجاکھی، مولانا حافظ عبد القادر روپڑی، مولانا محمد رفیق پسروری، مولانا محمد صدیق کرپالوی، مولانا عبدالحکیم نصیر آبادی، مولانا محمد بکنوی، مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری اور دیگر علماء اہل حدیث کی مساعی جمیلہ بھی ردقادیانیت کی تاریخ کا حسین باب ہیں۔

نازش ملت ممتاز مورخ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کا اصل نام ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر ہے۔ آپ جماعت کے معروف عالم دین اور مبلغ مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ مولانا عبداللہ گورداسپوری مرحوم، مفسر قرآن محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے تلمیذ اور فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے خاص مرزائیت کے رد میں تیار کردہ مبلغ تھے جن کی ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب اور مسلک حق کے فروغ واشاعت میں گزری۔ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر بہاء الدین واقعتاً الو لد سر لا بیه، اور نمونہ سلف ثابت ہوئے ہیں جنہیں دیار غیر میں بیٹھ کر ختم نبوت اور ردقادیانیت کے حوالہ سے ایک شاندار انسائکلو پیڈیا مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

نازش ملت اور مورخ اہل حدیث ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی خدمات جلیلہ کو جس قدر خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے۔ موصوف نے جس طرح دیار غیر (برطانیہ) میں بیٹھ کر تاریخ اہل حدیث، اور ۷۵ جلدوں میں تحریک ختم نبوت مرتب کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

سرزمین سندھ جسے باب الاسلام بھی کہا جاتا ہے اور اس سرزمین کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین عظام رحمھم اللہ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے اور اس سرزمین پر بہت سے محدثین بھی پیدا ہوئے جنہوں نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگیاں خدمت حدیث میں گزار دیں۔ اس سرزمین کے احباب جماعت نے ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کرنے کا فیصلہ کیا اور مرکزی جمیعت اہل حدیث سکھر کے تحت ۱۸۔فروری ۲۰۱۹ء بروز پیر سالانہ قرآن وسنت کانفرنس کے موقع پر آپ کو سندھ کا روایتی تحفہ اجرک، ٹوپی اور شیلڈ پیش کی۔آپکے صاحبزادے محترم محمد سہیل اظہر گورداسپوری صاحب سکھر تشریف لائے۔سب سے پہلے حاجی عبدالحنان بندھانی نے اجرک پیش کی۔اس کے بعد راقم الحروف (عبد الرحمان ثاقب) نے سندھی ٹوپی پیش کی۔آخر میں قاری یاسین حیدر، قاری سیف اللہ عابد امیر ضلع خانیوال، خاکسار عبدالرحمٰن ثاقب، مولانا محمد عثمان امیر ضلع سکھر، شیخ ضیاء الرحمٰن سیٹھی، رانا عبدالحفیظ، حاجی عبدالحنان بندھانی، مولانا جاوید خان شیروانی نے مل کر ڈاکٹر بہاء الدین کے اعزاز میں شیلڈ پیش کی جو کہ آپ کے صاحبزادے محمد سہیل اظہر نے وصول کی۔راقم الحروف نے اس موقع پر ڈاکٹر صاحب کے اس عظیم انسائکلو پیڈیا کے بارے میں سامعین کو آگاہ کیا اور بتایا کہ اہل حدیث کے اس نامور سپوت نے تحریک ختم نبوت مرتب کر کے ایک تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر ہم سب ان کے مشکور اوران کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور اخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔آمین

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین۔ ۸۔اپریل ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "